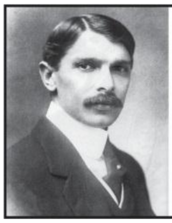

باب نمبر 2

تحریکِ پاکستان اور پاکستان کا قیام

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	تحریک پاکستان کا پس منظر	42	21	1956ء کے آئین کی اہم خصوصیات	92
2	تحریکِ علی گڑھ اور سر سید احمد خان	44	22	ریاستوں اور قبائلی علاقوں کا پاکستان سے الحاق	94
3	تقسیم بنگال 1905ء	47	23	ایوب خان کا دور، 1969-1958	98
4	شملہ وفد 1906ء، مسلم لیگ کا قیام 1906ء	48	24	بنیادی جمہوریتوں کا نظام 1959ء	100
5	منٹو مارلے اصلاحات 1909ء/ میثاق لکھنو 1916ء	50	25	مسلم عائلی قوانین 1961ء، 1962ء کے آئین کی خصوصیات	104
6	تحریکِ خلافت 1919ء	52	26	صدارتی انتخابات 1965ء	108
7	نہرو رپورٹ 1928ء، قائد اعظمؒ کے چودہ نکات 1929ء	55	27	پاکستان، بھارت جنگ 1965ء	110
8	علامہ محمد اقبالؒ کا خطبہ الہ آباد 1930ء	57	28	معاشی ترقی	114
9	1935ء کا آئین اور صوبائی خود مختاری / قراردادِ لاہور 1940ء	58	29	جنرل ایوب خان کے دور کے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے	116
10	کرپس مشن 1942ء	62	30	یحییٰ خان کا دور حکومت 71-1969ء	118
11	شملہ کانفرنس اور انتخابات	64	31	لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء	120
12	کابینہ مشن پلان 1946ء	66	32	1970ء کے عام انتخابات	123
13	عبوری حکومت کا قیام	68	33	مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کا قیام، مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب	125
14	3 جون 1947ء کا منصوبہ	70	-	اہم ترین معلومات	130
15	قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیام پاکستان میں کردار	73	-	کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات	134
16	ابتدائی مسائل	77	-	مشقی سوالات	137
17	پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات اور کارنامے	83	-	سیلف ٹیسٹ	141
18	پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خان کی خدمات اور کارنامے	86	-	-	-
19	قراردادِ مقاصد	88	-	-	-
20	ریاست کا استحکام اور آئین کی تیاری 56-1947ء، پاکستان میں دستور سازی کے مراحل	91	-	-	-

www.ilmkidunya.com

تحریک پاکستان کا پس منظر (BACKGROUND OF PAKSTAN MOVEMENT)

تفصیلی سوالات

س 1: تحریک پاکستان کا پس منظر بیان کریں۔ (K.B)

ج: **تحریک پاکستان کا پس منظر**

تحریک پاکستان اس تحریک کو کہتے ہیں جو برطانوی ہند میں مسلمانوں نے ایک آزاد وطن کے حصول کے لیے چلائی جس کے نتیجے میں پاکستان قائم ہوا۔ تحریک پاکستان اصل میں مسلمانوں کے قومی تشخص اور مذہبی ثقافت کے تحفظ کی وہ تاریخی جدوجہد تھی جس کا بنیادی مقصد مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ اور بحیثیت قوم ان کی شناخت کو منوانا تھا۔ جس کے لیے الگ مملکت کا قیام از حد ضروری تھا۔ تحریک پاکستان کے پس منظر کو جاننے کے لیے اسلام اور مسلمانوں کی برصغیر میں آمد اور ان کے عروج وزوال کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔ جس کی تفصیل ذیل میں پیش کی گئی ہے۔

مسلمانوں کی آمد:

برصغیر میں اسلام کا تذکرہ ہمیشہ مسلمانوں کی آمد کے ساتھ آتا ہے کیوں کہ برصغیر میں اسلام کی پہلی باقاعدہ آمد محمد بن قاسم کے حوالے سے مشہور ہے برصغیر میں مسلمانوں کی آمد 712ء میں محمد قاسم کی فتح سندھ سے شروع ہوئی۔

مسلم حکومت کے زوال کا آثار:

مغلیہ خاندان کے ان زبردست بادشاہوں میں اورنگزیب عالمگیر آخری بادشاہ تھا۔ اورنگزیب 49 سال تک حکمران رہا لیکن اس کے بعد کوئی بھی ایسا شخص نہ تھا جو مغلیہ سلطنت کو سنبھال سکتا۔ اورنگزیب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے راجپوتوں، سکھوؤں، مرہٹوں اور تمام غیر مسلم اقوام کے ساتھ زیادہ اچھا سلوک نہ کیا جس کی وجہ سے مغل تنہا ہوتے گئے۔ اورنگزیب کے جانشین سلطنت کو نہ سنبھال سکے مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کی وفات (1707ء) کے بعد مسلم حکومت میں زوال کے آثار نمودار ہوئے۔

مسلمانوں کے استقلال کی تحریک:

چند ہی سال بعد حضرت شاہ ولی اللہؒ کی شکل میں ایک مصلح اور مجدّد منظر پر آجانے سے برصغیر میں اسلام کے احیا اور مسلمانوں کے استقلال کی پرزور تحریک کا آغاز ہوا۔ علمی محاذ پر شاہ ولی اللہؒ کے صاحبزادگان اور ان کی اولاد اور پھر ان کی شاگرد سرگرمِ عمل رہے۔

انگریزوں کا اثرورسوخ:

برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کو 1600 میں ملکہ الزبتھ اول کے عہد میں ہندوستان سے تجارت کا پروانہ ملا۔ آہستہ آہستہ سیاسی سطح پر انگریزوں نے تجارتی ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام پہ اپنا اثرورسوخ خوب بڑھایا۔

جنگِ پلاسی میں ناکامی:

بنگال کے نواب سراج الدولہ اور انگریز جرنیل کلائیو کے درمیان جنگ پلاسی کلکتہ سے 70 میل کے فاصلے پر دریائے بھاگیرتی کے کنارے لڑی گئی۔ انگریز جرنیل کلائیو تمام بنگال پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ 1757ء میں بنگال کے نواب سراج الدّولہ نے انگریزوں کا راستہ روکنا چاہا لیکن وہ اپنوں کی سازش کی وجہ سے جنگِ پلاسی میں شہید ہوگئے۔

ٹیپو سلطان کی شہادت:

1799ء میں میسور کے حکمران ٹیپو سلطان کو بھی اپنوں کی غداری کی وجہ سے جام شہادت نوش کرنا پڑی اور سلطنت خداداد میسور ختم ہوکر ایسٹ انڈیا کمپنی کے تحت ایک نوابی ریاست بن گئی۔ قدیم ہندو راجا کے خاندان کو اس ریاست کی سربراہی دی گئی مگر یہ ریاست اور سربراہی مختصر تھی کیونکہ یہ ریاست برطانوی حکمرانوں کی مرضی سے تقسیم کی گئی۔

فرائضی تحریک:

تربیتی میدان میں علمی محاذ کی تحریک کے اثرات جاری رہے اور خاص طور پر بنگال میں فرائضی تحریک نمایاں ہوئی۔ فرائضی تحریک کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو فرائض کی ادائیگی کے لیے دعوت و تلقین تھا۔ ان کے زیرِ اثر تحریک مجاہدین شروع ہوئی، جس کے امیر سید احمد شہیدؒ بریلوی تھے۔

www.ilmkidunya.com

سکھوں کا مقابلہ:

1831ء میں سید احمد شہیدؒ اور ان کے رفیق خاص سید اسمٰعیل شہیدؒ بالا کوٹ میں سکھوں کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوگئے اور اس کے ساتھ ہی عسکری سطح پر احیائے اسلام کی آخری کوشش بھی ناکام ہوگئی۔

جنگ آزادی:

1857ء کی جنگ آزادی بھی مسلمانوں کے سیاسی احیاء اور استقلال کی ایک کوشش تھی۔ لیکن یہاں بھی میر صادق جیسے غداروں کی وجہ سے مسلمانوں کو شکست ہوئی۔ یہ جنگ برصغیر کے مسلمانوں کے زوال کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوئی لیکن اس جنگ مسلمانوں پر واضح کر دیا کہ وہ کسی طور پر بھی ہندوؤں کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتے۔ دونوں قوموں کے مفاد ایک سے نہیں ہوسکتے۔ یہاں سے برصغیر کے مسلمانوں کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ جو کہ تحریک آزادی پر مشتمل تھا۔ مسلمانوں نے اپنی بقا اور حقوق کے تحفظ کی جنگ لڑی اور تقریباً سو سال کی جدوجہد کے بعد کامیاب ہوئے۔

حاصل کلام:

غرض یہ کہ تحریک پاکستان کا پس منظر اور واقعات وہ محرکات تھے جنہوں نے مسلمانوں کو سیاسی احیاء اور استقلال بخشا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: جنگ پلاسی کب لڑی گئی؟ (K.B)

ج: **جنگِ پلاسی**

1757ء میں بنگال کے نواب سراج الدّولہ نے انگریزوں کا راستہ روکنا چاہا لیکن وہ اپنوں کی سازش کی وجہ سے جنگِ پلاسی میں شہید ہوگئے۔

س2: ٹیپو سلطان کیسے شہید ہوئے؟ (K.B)

ج: **ٹیپو سلطان کی شہادت**

1799ء میں میسور کے حکمران ٹیپو سلطان کو بھی اپنوں کی غداری کی وجہ سے جامِ شہادت نوش کرنا پڑی اور سلطنت خداداد میسور ختم ہو کر ایسٹ انڈیا کمپنی کے تحت ایک نوابی ریاست بن گئی۔

س3: سید احمدؒ اور سید اسماعیلؒ کیسے شہید ہوئے؟ (K.B)

ج: **سید احمد اور سید اسماعیل**

1831ء میں سید احمد شہیدؒ اور ان کے رفیق خاص سید اسمٰعیل شہیدؒ بالا کوٹ میں سکھوں کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوگئے جس سے عسکری سطح پر احیائے اسلام کی آخری کوشش بھی ناکام ہوگئی۔

س4: فرائضی تحریک کا بانی کون تھا اور اس کا کیا مقصد تھا؟ (U.B)

ج۔ **فرائضی تحریک کا بانی اور مقاصد**

حاجی شریعت اللہ فرائضی تحریک کے بانی تھے بنگال میں فرائضی تحریک نمایاں ہوئی۔ تربیتی میدان میں علمی محاذ کی تحریک کے اثرات جاری رہے اور فرائضی تحریک کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو فرائض کی ادائیگی کے لیے دعوت و تلقین تھا۔ ان کے زیر اثر تحریک مجاہدین شروع ہوئی، جس کے امیر سید احمد شہیدؒ بریلوی تھے۔

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ محمد بن قاسم نے سندھ فتح کیا: (K.B)
(A)712ء　(B)713ء　(C)714ء　(D)715ء

2۔ مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کی وفات ہوئی: (K.B)
(A)1706ء میں　(B)1707ء میں　(C)1708ء میں　(D)1709ء میں

3۔ نواب سراج الدولہ جنگ میں شہید ہوئے: (K.B)
(A)جنگ پلاسی 1757　(B)جنگ بکسر　(C)میسور کی جنگ　(D)جنگ آزادی

4۔ میسور کے حکمران ٹیپو سلطان کو بھی اپنوں کی غداری کی وجہ سے جام شہادت نوش کرنا پڑا: (K.B)
(A)1766ء　(B)1777ء　(C)1789ء　(D)1799ء

5۔ سید احمد شہیدؒ اور ان کے رفیق خاص سید اسمٰعیل شہیدؒ بالاکوٹ میں سکھوں کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوگئے: (K.B)
(A)1831ء　(B)1832ء　(C)1833ء　(D)1834ء

6۔ جنگ آزادی لڑی گئی: (K.B)
(A)1855ء　(B)1856ء　(C)1957ء　(D)1857ء

7۔ اٹھارھویں صدی میں برصغیر میں احیائے اسلام کی تحریک کا آغاز کیا: (K.B)
(A)شاہ ولی اللہ نے　(B)شاہ عبدالضریز نے　(C)شاہ فیصل نے　(D)شاہ سلیمان نے

8۔ برصغیر میں انگریزوں کی قائم کردہ تجارتی کمپنی تھی: (K.B)
(A) ایسٹ انڈیا کمپنی　(B)فورٹ ولیم کالج　(C)ویسٹ انڈیا کمپنی　(D) کمپنی بہادر

9۔ فرائضی تحریک کا آغاز کس صوبے سے ہوا: (K.B)
(A)پنجاب　(B)بہار　(C)بنگال　(D)کشمیر

10۔ تحریک مجاہدین کے امیر تھے: (K.B)
(A)سید احمد شہید　(B) شاہ ولی اللہ　(C)سید عبدالعزیز شہید　(D) اسد اللہ عمر

تحریکِ علی گڑھ اور سرسید احمد خان
(ALIGARH MOVEMENT AND SIR SYED AHMAD KHAN)

تفصیلی سوالات

س1: تحریک علی گڑھ پر سیاسی، سماجی اور تعلیمی پہلوؤں سے روشنی ڈالیں۔ (نمبر1)(K.B)

ج: <u>تحریک علی گڑھ کے سیاسی، سماجی اور تعلیمی پہلو</u>

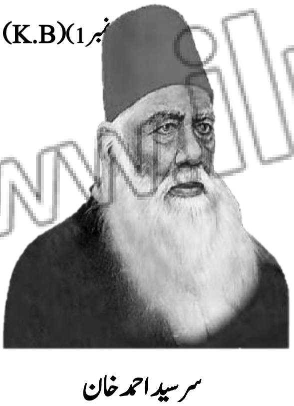

سرسید احمد خان

سرسید احمد خان کا تعارف:

سرسید احمد خان 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی پیدا ہوئے۔ اُن کے آباؤ اجداد شاہ جہاں کے عہد میں ہرات سے ہندوستان آئے۔ دستور زمانہ کے مطابق عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ ابتدائی تعلیم میں آپ نے قرآن پاک کا مطالعہ کیا اور عربی اور فارسی ادب کا مطالعہ بھی کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے حساب، طب اور تاریخ میں بھی مہارت حاصل کی۔ سرسید احمد خان 81 سال کی عمر میں 27 مارچ 1898ء میں فوت ہوئے اور اپنے کالج کی مسجد میں دفن ہوئے۔

www.ilmkidunya.com

آپ نے مسلمانوں کی تعلیمی، سیاسی اور مذہبی ترقی کے لیے عملی کام کیا۔ سر سید احمد خان کی تحریک علی گڑھ کے مقاصد درج ذیل تھے:

تحریک علی گڑھ کے سماجی مقاصد

جنگ آزادی میں ناکامی کے ساتھ برصغیر کے مسلمانوں کی تاریخ کا سیاہ ترین دور شروع ہو گیا۔ مسلمان بحیثیت قوم انگریزوں کی نفرت اور انتقامی کار روائیوں کا نشانہ بنے۔ آپ نے اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا کہ مسلمان تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔ ان حالات میں سر سید احمد خان نے تحریکِ علی گڑھ کے ذریعے قوم کی راہنمائی کا بیڑا اٹھایا۔ سر سید احمد خان کی تحریک علی گڑھ کے مقاصد درج ذیل تھے:

تحریک علی گڑھ کے مقاصد:

- حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کرنا۔
- مسلمانانِ برصغیر کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی طرف راغب کرنا۔
- مسلمانانِ برصغیر کو سیاست سے باز رکھنا

تحریک علی گڑھ کے تعلیمی مقاصد

سر سید احمد خان نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی موجودہ حالت کی زیادہ ذمہ داری خود مسلمانوں کے انتہا پسند رویے کی وجہ سے ہے۔ ہندوستان کے مسلمان انگریز کو اپنا دشمن سمجھتے تھے اور انگریزی تعلیم سیکھنا اپنے مذہب کے خلاف تصور کرتے تھے۔ مسلمانوں کے اس رویے کی وجہ سے انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان میں ایک خلیج حائل رہی، سر سید احمد خان نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ جب تک مسلمان انگریزی تعلیم اور انگریزوں کے متعلق اپنا رویہ تبدیل نہ کریں گے ان کی حالت بہتر نہ ہو سکے گی اور وہ تعلیمی میدان میں ہمیشہ ہندوؤں سے پیچھے رہیں گے۔ اسی وجہ سے سر سید احمد خان نے کئی تعلیمی اداروں کی بنیاد رکھی تا کہ مسلمان تعلیم حاصل کر کے ایک اعلیٰ مقام حاصل کر سکیں۔ بیسویں صدی کے شروع میں مسلمانوں کا پڑھا لکھا طبقہ اسی تعلیمی ادارے کا تعلیم یافتہ تھا۔ آپ نے درج ذیل تعلیمی اداروں کی بنیاد رکھی:

- 1859ء میں آپ نے مراد آباد میں ایک سکول قائم کیا۔
- 1863ء میں آپ نے غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔
- آپ نے 1875ء میں علی گڑھ میں جو سکول قائم کیا۔
- 1877ء میں علی گڑھ کالج کی بنیاد رکھی گئی۔
- 1920ء میں علی گڑھ کالج، علی گڑھ یونیورسٹی بن گئی۔

تحریک علی گڑھ کے سیاسی مقاصد

سر سید احمد خان نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ سیاست سے دور رہتے ہوئے اپنی تمام تر توجہ تعلیم کے حصول اور معاشی و معاشرتی طور پر بحای پر دین تا کہ وہ ہندوؤں کے برابر مقام حاصل کر سکیں۔ جنگِ آزادی کے بعد سر سید احمد خان کی حیثیت سیاسی مسیحا سے کم نہ تھی۔ مسلمانانِ برصغیر کے وجود کو قائم کر رکھنے کے لیے آپ آگے بڑھے اور انگریزوں کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی۔

اہم سیاسی خدمت:

مسلمانوں اور انگریزوں کے تعلقات کو بحال کرنے کے حوالے سے سر سید کی ایک اہم خدمت رسالہ "اسبابِ بغاوت ہند" تھا۔ اس رسالہ میں آپ نے 1857ء کی جنگ آزادی کے حقیقی اسباب سے انگریز حکومت کا آگاہ کیا۔

سیاسی صورتحال کا اندازہ:

سر سید احمد خان سیاسی طور پر مسلمانوں کو کمزور سمجھتے تھے اس لیے انھوں نے 1885ء میں قائم ہونے والی انڈین نیشنل کانگریس میں مسلمانوں کو شامل ہونے سے روکا۔ انھوں نے مسلمانوں کو تعلیم کی طرف توجہ دینے کے لیے کہا تا کہ مسلمان پہلے تعلیم حاصل کریں اور پھر سیاست میں حصہ لیں۔

حاصل کلام:

سر سید احمد خان کے کارنامے ان کی زندگی تک محدود نہ تھے بلکہ انھوں نے ایسی تحریک شروع کی جس نے ان کی وفات کے بعد بھی قومی خدمات کا کام جاری رکھا۔ سر سید احمد خان نے تحریک علی گڑھ کے ذریعے مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا جس سے مسلمانوں کے جداگانہ تشخص کی تشکیل ہوئی۔

www.ilmkidunya.com

سوالات کے مختصر جوابات

س1: تحریک علی گڑھ کے مقاصد بیان کریں۔ (K.B)

ج: **تحریک علی گڑھ کے مقاصد**

سر سید احمد خان کی تحریک علی گڑھ کے مقاصد درج ذیل تھے۔

- حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کرنا۔
- مسلمانانِ برصغیر کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی طرف راغب کرنا۔
- مسلمانانِ برصغیر کو سیاست سے باز رکھنا۔

س2: سر سید احمد خان نے کون کون سے تعلیمی اداروں کی بنیاد رکھی؟ (K.B)

ج: **تعلیمی ادارے**

سر سید احمد خان نے درج ذیل تعلیمی ادارے قائم کیے۔

- 1859ء میں آپ نے مراد آباد میں ایک سکول قائم کیا۔
- 1863ء میں آپ نے غازی پور میں سائنٹفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔
- آپ نے 1875ء میں علی گڑھ میں جو سکول قائم کیا۔ جو 1877ء میں کالج اور 1920ء میں یونیورسٹی کے درجے کو پہنچا۔ بیسویں صدی کے شروع میں مسلمانوں کا پڑھا لکھا طبقہ اسی تعلیمی ادارے کا تعلیم یافتہ تھا۔

س3: رسالہ "اسباب بغاوت ہند" لکھنے کی وجوہات بیان کریں؟ (U.B)

ج: **اسباب بغاوت ہند**

جنگِ آزادی کے بعد سر سید احمد خان کی حیثیت سیاسی مسیحا سے کم نہ تھی۔ مسلمانانِ برصغیر کے وجود کو قائم کر رکھنے کے لیے آپ آگے بڑھے اور انگریزوں کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں اور انگریزوں کے تعلقات کو بحال کرنے کے حوالے سے سر سید کی ایک اہم خدمت رسالہ "اسبابِ بغاوت ہند" تھا۔ اس رسالہ میں آپ نے 1857ء کی جنگ آزادی کے حقیقی اسباب سے انگریز حکومت کو آگاہ کیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **سر سید احمد خان دہلی میں پیدا ہوئے:** (K.B)
(A) 17 اکتوبر 1817ء کو (B) 17 اکتوبر 1818ء کو (C) 18 دسمبر 1817ء کو (D) 17 جنوری 1817ء کو

2۔ **سر سید احمد خان نے مراد آباد میں ایک سکول قائم کیا:** (K.B)
(A) 1859ء میں (B) 1866ء میں (C) 1856ء میں (D) 1855ء میں

3۔ **غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی:** (K.B)
(A) 1859ء میں (B) 1860ء میں (C) 1861ء میں (D) 1863ء میں

4۔ **علی گڑھ میں سر سید احمد خان نے سکول قائم کیا:** (K.B)
(A) 1875ء (B) 1876ء (C) 1877ء (D) 1975ء

5۔ **سر سید احمد خان نے علی گڑھ کالج قائم کیا:** (K.B)
(A) 1874ء (B) 1977ء (C) 1876ء (D) 1877ء

6۔ **علی گڑھ کالج کو یونیورسٹی کا درجہ ملا:** (K.B)
(A) 1919ء (B) 1920ء (C) 1921ء (D) 1922ء

7۔ **سر سید احمد خان کی اہم سیاسی خدمت تھی:** (K.B)
(A) رسالہ اسباب بغاوت ہند (B) رسالہ اسباب معیشت (C) رسالہ اسباب طب (D) رسالہ اسباب معاشرت

8۔ **انڈین نیشنل کانگریس کا قیام عمل میں آیا:** (K.B)
(A) 1884ء (B) 1885ء (C) 1886ء (D) 1887ء

www.ilmkidunya.com

تقسیم بنگال1905ء(PARTITION OF BENGAL 1905)

تفصیلی سوالات

س1: تقسیم بنگال1905ء پر مفصل نوٹ لکھیں۔

ج: **تقسیم بنگال1905ء**

پس منظر:

برطانوی ہند میں بنگال کا صوبہ آبادی اور رقبے کے لحاظ سے دیگر تمام صوبوں سے بڑا تھا۔ 1905ء میں جس وقت لارڈ کرزن (Lord Curzon) ہندوستان کے وائسرائے تھے۔ ان کی سفارش پر برطانوی پارلیمنٹ نے انتظامی سہولت کے پیش نظر بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ انگریزوں کے مطابق اتنے بڑے اور وسیع صوبے کا انتظام صحیح طریقے سے چلانا ایک گورنر کے بس کی بات نہ تھی۔ اس تقسیم کے نتیجے میں بنگال کے دو صوبے، مشرقی بنگال اور مغربی بنگال بن گئے۔

تقسیم بنگال کے اثرات:

- تقسیم بنگال سے ہندوؤں اور مسلمانوں پر مختلف اثرات مرتب ہوئے۔ مسلمان اس تقسیم سے بڑے خوش تھے کیونکہ مشرقی بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت تھی، جو ایک نیا صوبہ بن گیا
- بنگال کا اقتصادی اور معاشی نظام مکمل طور پر ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا۔ ہندو اس تقسیم سے ناخوش تھے وہ ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ پورے بنگال پر ان کی اقتصادی اور سیاسی اجارہ داری اور بالادستی ختم ہو جائے۔

تقسیم بنگال پر ہندوؤں کا ردعمل:

ہندوؤں نے تقسیم بنگال کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس تقسیم کی منسوخی کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا اور درج ذیل تحاریک شروع کر دیں:

- ہندوؤں نے عدم تعاون کی تحریک شروع کر دی۔
- انگریزی مال کے بائیکاٹ کا اعلان کیا گیا۔
- ہندوؤں نے ٹیکسوں کی ادائیگیاں روک دیں۔
- بالآخر ہندو تشدد پر اتر آئے۔

تقسیم بنگال کی منسوخی:

تقسیم بنگال کی وجہ سے پیدا ہونے والے حالات میں آخر کار انگریز حکومت نے گھٹنے ٹیک دیے اور 1911ء میں بنگال کی تقسیم منسوخ کر دی گئی۔ اس منسوخی سے مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچا۔

حاصل کلام:

تقسیم بنگال سے برصغیر میں 1857ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد پہلی دفعہ مسلمانوں کو کارساز ماحول ملا۔ جس سے ہندوؤں کی اجارہ داری ختم ہو رہی تھی۔ لیکن ہندوؤں کی چالوں سے انگریز سرکار کو تقسیم بنگال منسوخ کرنا پڑی اس فیصلے سے مسلمانوں کو سخت صدمہ ہوا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: تقسیم بنگال کی وجوہات بیان کریں۔ (K.B)

ج: **تقسیم بنگال**

1905ء میں وائسرائے ہند لارڈ کرزن کی سفارش پر برطانوی پارلیمنٹ نے تقسیم بنگال کی منظوری دی۔ اس تقسیم کی درج ذیل وجوہات تھیں:

- صوبہ بنگال آبادی اور رقبے کے لحاظ سے دیگر تمام صوبوں سے بڑا تھا۔
- انگریزوں کے مطابق اتنے بڑے اور وسیع صوبے کا انتظام صحیح طریقے سے چلانا ایک گورنر کے بس کی بات نہیں ہے تقسیم کے نتیجے میں صوبے مشرقی بنگال اور مغربی بنگال وجود میں آئے۔

www.ilmkidunya.com

س2: تقسیم بنگال پر ہندوؤں کا ردِ عمل تحریر کریں؟ (U.B)

ج: **ہندوؤں کا ردِ عمل**

تقسیم بنگال سے چونکہ اس صوبے میں ہندوؤں کی اقتصادی اور سیاسی اجارہ داری ختم ہو رہی تھی لہٰذا انھوں نے تقسیم بنگال کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس تقسیم کی منسوخی کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا۔ انھوں نے عدم تعاون کی تحریک شروع کر دی۔ انگریزی مال کے بائیکاٹ کا اعلان کیا گیا۔ ٹیکسوں کی ادائیگیاں روک دی گئیں اور بالآخر تشدد پر اتر آئے۔

س3: تقسیم بنگال کی منسوخی کب ہوئی؟ (K.B)

ج: **تقسیم بنگال کی منسوخی**

تقسیم بنگال کی وجہ سے پیدا ہونے والے حالات میں آخر کار انگریز حکومت نے گھٹنے ٹیک دیے۔ 1911ء میں بنگال کی تقسیم منسوخ کر دی گئی۔ اس منسوخی سے مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **1905ء میں ہندوستان کے وائسرائے تھے:** (K.B)
(A) لارڈ ماؤنٹ بیٹن　(B) لارڈ منٹو　(C) لارڈ الیگزنڈر　(D) لارڈ کرزن

2۔ **بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا:** (U.B)
(A) 1904ء میں　(B) 1905ء میں　(C) 1906ء میں　(D) 1907ء میں

3۔ **تقسیم کے نتیجے میں بنگال دو صوبوں میں تقسیم ہو گیا:** (U.B)
(A) مغربی اور جنوبی بنگال　(B) مشرقی اور جنوبی بنگال　(C) مشرقی اور مغربی بنگال　(D) جنوبی اور شمالی بنگال

4۔ **مشرقی بنگال میں اکثریت تھی:** (K.B)
(A) مسلمانوں کی　(B) ہندوؤں کی　(C) سکھوں کی　(D) عیسائیوں کی

5۔ **بنگال کی تقسیم منسوخ کر دی گئی:** (K.B)
(A) 1906ء　(B) 1907ء　(C) 1910ء　(D) 1911ء

شملہ وفد 1906ء
مسلم لیگ کا قیام 1906ء

تفصیلی سوالات

س1: شملہ وفد 1906ء مسلمانوں کے لیے سیاسی عمل کا ارتقا تھا واضح کریں۔ نیز مسلم لیگ کا قیام کب عمل میں آیا؟

ج: **شملہ وفد 1906ء**

سر آغا خان

تعارف:

تقسیم بنگال پر ہندوؤں کے رویے کے پیش نظر مسلمانوں نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک نئے راستے کا انتخاب کیا۔ یکم اکتوبر 1906ء کو مسلمانوں کا ایک سیاسی وفد سر آغا خان کی قیادت میں اپنے مطالبات لے کر

www.ilmkidunya.com

وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے شملہ میں ملا۔ مسلمانوں کا یہ وفد "شملہ وفد 1906ء" کے نام سے مشہور ہے۔

سیاسی جماعت کی ضرورت:

شملہ وفد نے مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کیا۔ شملہ وفد میں مسلمانوں کو وائسرائے کی طرف سے مثبت جواب ملا۔ اس وقت مسلمانوں کی کوئی سیاسی جماعت نہ تھی۔ اس واقعہ کے بعد مسلمانوں نے شدت سے ایک سیاسی جماعت کی ضرورت محسوس کی جو مسلم لیگ کی صورت میں قائم ہوئی۔

جداگانہ انتخاب کا حق:

1909ء میں مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق بھی دے دیا گیا۔

مسلم لیگ کا قیام 1906ء

30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے قیام کے اہم محرکات حسب ذیل تھے:

مسلم لیگ کے قیام کے محرکات:

- تقسیم بنگال 1905ء اور ہندوؤں کا ردِ عمل
- انگریزوں کا رویہ
- مسلمانوں کا احساسِ محرومی
- مسلمانوں کو سیاسی طور پر نظر انداز کیا جانا

سیاسی طور پر منظم ہونا:

ان محرکات کی وجہ سے مسلمان، جو انگریز اور ہندو تعاون کی وجہ سے دب گئے تھے، متحرک ہوئے اور ایک مشترکہ سوچ کے دائرے میں آ گئے۔ مسلمان لیڈر اکٹھے ہو کر وائسرائے ہند سے ملنے شملہ گئے اور واپس آ کر اپنے آپ کو سیاسی طور پر منظم کر لیا۔

مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد:

مسلم لیگ کے قیام کے چیدہ چیدہ مقاصد درج ذیل تھے:

- مسلمانوں میں برطانوی حکومت کے لیے وفادرانہ جذبات پیدا کرنا اور حکومت کی کاروائیوں کے بارے میں ان کے شکوک وشبہات کو دور کرنا۔
- مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کرنا اور ان کے مطالبات کو حکومت کے سامنے پیش کرنا۔
- مسلم لیگ کے درج بالا مقاصد کو نقصان پہنچائے بغیر برصغیر کی دوسری اقوام سے تعلقات استوار کرنا۔

حاصل کلام:

شملہ وفد کے ذریعے مسلمانوں نے اپنے سیاسی دور کا آغاز کیا اور مسلم لیگ کے قیام سے مسلمانوں نے اپنے سیاسی سماجی اور معاشرتی حقوق کو نہ صرف محفوظ کیا بلکہ قیام پاکستان کے لیے بھی راستا ہموار کیا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: مسلمانوں نے جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کیوں کیا؟ (K.B)

ج: **جداگانہ انتخابات**

تقسیم بنگال پر ہندوؤں کے رویے کے پیش نظر مسلمانوں نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک نئے راستے کا انتخاب کیا۔ یکم اکتوبر 1906ء کو مسلمانوں کا ایک سیاسی وفد سر آغاخان کی قیادت میں اپنے مطالبات لے کر وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے شملہ میں ملا جس میں مسلمانوں نے جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کی۔

س2: مسلم لیگ کے قیام کے اہم محرکات تحریر کریں۔ (U.B)

ج: **قیام کے محرکات**

www.ilmkidunya.com

مسلم لیگ کے قیام کے اہم محرکات درج ذیل تھے:

- تقسیم بنگال 1905ء اور ہندوؤں کا ردِ عمل
- انگریزوں کا رویہ
- مسلمانوں کا احساسِ محرومی
- مسلمانوں کو سیاسی طور پر نظر انداز کیا جانا

س3: مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد تحریر کریں؟ (K.B)

ج: **قیام کے مقاصد**

مسلم لیگ کے قیام کے چیدہ چیدہ مقاصد درج ذیل تھے:

- مسلمانوں میں برطانوی حکومت کے لیے وفادرانہ جذبات پیدا کرنا اور حکومت کی کاروائیوں کے بارے میں ان کے شکوک وشبہات کو دور کرنا۔
- مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کرنا اور ان کے مطالبات کو حکومت کے سامنے پیش کرنا۔
- مسلم لیگ کے مندرجہ بالا مقاصد کو نقصان پہنچائے بغیر برصغیر کی دوسری اقوام سے تعلقات استوار کرنا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ مسلمانوں نے جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کیا: (K.B)

(A) یکم مئی 1906ء　(B) یکم ستمبر 1906ء　(C) یکم اکتوبر 1906ء　(D) یکم نومبر 1906ء

2۔ مسلمانوں کا ایک سیاسی وفد اپنے مطالبات کے لیے وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے شملہ میں ملا جس کی قیادت کی: (K.B)

(A) علامہ اقبال　(B) سر آغا خان　(C) قائداعظم　(D) چودھری رحمت علی

3۔ مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق دیا گیا: (K.B)

(A) 1906ء　(B) 1907ء　(C) 1908ء　(D) 1909ء

4۔ ڈھاکہ میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا: (K.B)

(A) 30 مئی 1906ء　(B) 30 جون 1906ء　(C) 30 دسمبر 1906ء　(D) 30 دسمبر 1907ء

منٹو مارلے اصلاحات 1909ء / میثاق لکھنو 1916ء

تفصیلی سوالات

س1: منٹو مارلے اصلاحات پر نوٹ لکھیں نیز میثاق لکھنو کب ہوا؟ (K.B)

ج: **منٹو مارلے اصلاحات**

پس منظر:

www.ilmkidunya.com

1905ء میں تقسیم بنگال کی وجہ سے ملک میں سیاسی بے چینی بڑھ گئی تھی ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے بیزار ہوتے جارہے تھے۔ حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے وزیر ہند مسٹر مارلے اور گورنر جنرل لارڈ منٹو نے مل کر ہندوستان کے لیے کچھ اصلاحات مرتب کیں۔ برطانوی پارلیمنٹ نے ان اصلاحات کے بل کو انڈین کونسلز ایکٹ 1909ء کے نام سے پاس کیا۔ عام طور پر ان اصلاحات کو "منٹو مارلے اصلاحات" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

منٹو مارلے اصلاحات کے اہم نکات:

- ان اصلاحات کے تحت مرکزی اور صوبائی قانون ساز کونسلوں میں توسیع کر دی گئی اور ان کے ارکان کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔
- جداگانہ انتخابات کا طریقہ رائج کرنے کی منظوری بھی دے دی گئی۔

جداگانہ انتخابات کا خیر مقدم:

- مسلم لیگ نے جداگانہ طریقہ انتخابات کے نفاذ کا خیر مقدم کیا اور اسے اپنی کامیابی قرار دیا۔

شملہ وفد کا مطالبہ:

- یہ مطالبہ شملہ وفد کے ممبران مسلمانوں نے تین سال قبل یعنی 1906ء میں لارڈ منٹو سے ملاقات کے دوران کیا تھا۔

میثاق لکھنو 1916ء

1916ء میں لکھنو میں مسلم لیگ اور کانگریس کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ دونوں پارٹیوں کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جسے "میثاق لکھنو" کا نام دیا گیا۔

جداگانہ انتخابات:

اس معاہدہ میں پہلی بار مسلمانوں کو الگ قوم تسلیم کیا گیا اور جداگانہ انتخابات کے مطالبے کو تسلیم کیا گیا۔ قبل ازیں 1909ء میں منٹو مارلے اصلاحات میں اس مطالبے کو حکومت پہلے ہی تسلیم کر چکی تھی۔

ہندو مسلم اتحاد کا سفیر:

میثاقِ لکھنؤ کے بدولت قائد اعظمؒ کو "ہندو مسلم اتحاد کا سفیر" قرار دیا گیا۔

حاصل کلام:

منٹو مارلے اصلاحات کے ذریعہ مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ منظور کر لیا گیا جس کے تحت جداگانہ طریقہ انتخاب کا حق تسلیم کر لیا گیا۔ میثاق لکھنو کے ذریعے مسلمانوں کو علیحدہ قوم تسلیم کر لیا گیا جس نے مسلمانوں کے دو قومی نظریے کو تقویت دی۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: انڈین کونسلز ایکٹ 1909ء یا منٹو مارلے اصلاحات سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

ج: **منٹو مارلے اصلاحات**

1905ء میں تقسیم بنگال کی وجہ سے ملک میں سیاسی بے چینی بڑھ گئی تھی ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے بیزار ہوتے جارہے تھے۔ حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے وزیر ہند مسٹر مارلے اور گورنر جنرل لارڈ منٹو نے مل کر ہندوستان کے لیے کچھ اصلاحات مرتب کیں۔ برطانوی پارلیمنٹ نے ان اصلاحات کے بل کو انڈین کونسلز ایکٹ 1909ء کے نام سے پاس کیا۔ عام طور پر ان اصلاحات کو "منٹو مارلے اصلاحات" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

س2: میثاق لکھنو سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

ج: **میثاق لکھنو**

1916ء میں لکھنو میں مسلم لیگ اور کانگریس کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ دونوں پارٹیوں کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جسے "میثاق لکھنو" کا نام دیا گیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **انڈین کونسلز ایکٹ 1909ء کو کس نام سے یاد کیا جاتا ہے؟** (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) رولٹ ایکٹ (B) منٹو مارلے اصلاحات (C) انڈین ایکٹ (D) B اور C دونوں

2۔ **لکھنو میں مسلم لیگ اور کانگریس کا مشترکہ اجلاس ہوا:** (K.B)

(A) 1915ء (B) 1916ء (C) 1917ء (D) 1919ء

3۔ **کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جس کو نام دیا گیا:** (K.B)

(A) میثاق جمہوریت (B) میثاق ہجرت (C) میثاق لکھنو (D) میثاق ہند

4۔ **منٹو مارلے اصلاحات میں جداگانہ طریقہ انتخاب کو حکومت پہلے ہی تسلیم کر چکی تھی:** (K.B)

(A) 1909ء (B) 1910ء (C) 1911ء (D) 1912ء

5۔ **میثاقِ لکھنو کے بدولت قائداعظمؒ کو قرار دیا گیا:** (K.B)

(A) ہندو مسلم کا ضامن (B) ہندو مسلم فسادات کی جڑ (C) ہندو مسلم اتحاد کا دشمن (D) ہندو مسلم اتحاد کا سفیر

تحریکِ خلافت 1919ء

تفصیلی سوالات

س1: تحریک خلافت کی وجوہات بیان کریں۔ نیز تحریک خلافت کا اختتام کیسے ہوا؟ (K.B)

ج: **تحریک خلافت**

پس منظر:

پہلی جنگِ عظیم 1914ء میں شروع ہوئی۔ پہلی عظیم میں ترکی نے انگریزوں کے خلاف جرمنی کا ساتھ دیا۔ جنگ میں جرمنی اور اس کے حلیفوں کو شکست ہوئی۔ جنگ کے خاتمہ پر انگریزوں نے اپنے حلیفوں کو ساتھ ملا کر ترکی کو سعودی عرب، شام، عراق، فلسطین اور اردن کے علاقوں سے محروم کر دیا جس سے ترکی کا وجود خطرے میں پڑ گیا۔ اس طرح ترکی کی خلافت کو بچانے کے لیے برصغیر کے مسلمانوں نے 1919ء میں ایک ملک گیر تحریک کا آغاز کیا جسے تحریکِ خلافت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

تحریکِ خلافت کے مقاصد:

اس تحریک کے مقاصد درج ذیل تھے:

- ترکی کی خلافت قائم رکھی جائے۔
- مسلمانوں کے مقدس مقامات ترکوں کی حفاظت میں رہیں۔
- ترکی کی حدود میں تبدیلی نہ کی جائے۔

تحریکِ عدم تعاون 1920ء

تحریک عدم تعاون سے مراد تحریک ترک موالات، (سیاست) حکومت سے بدظن ہو کر عوام کی احکام سرکاری سے روگردانی، حکومت کے ساتھ عدم تعاون واتحاد کرنا کہلاتا ہے۔ برصغیر میں تحریک عدم تعاون تحریک آزادی ہند کی پہلی کڑی مانی جاتی ہے۔ اس تحریک کے اہم مقاصد حسب ذیل تھے:

- حکومت کے ساتھ عدم تعاون
- سرکاری ملازمتوں کو ترک کرنا
- فوج میں مسلمانوں کا بھرتی نہ ہونا
- انگریزی مصنوعات کا بائیکاٹ

www.ilmkidunya.com

- عدالتی بائیکاٹ
- بچوں کو سکولوں اور کالجوں میں نہ بھیجنا
- انگریزوں کے عطا کردہ خطابات واپس کرنا

تحریک ہجرت 1920ء

1920ء میں چند علماء کرام نے فتویٰ جاری کیا کہ برصغیر "دارالحرب" ہے۔ مسلمانوں کا انگریزوں کی عملداری میں رہنا جائز نہیں۔ انھیں دارالسلام میں ہجرت کر جانی چاہیے۔

افغانستان ہجرت:

چنانچہ ہزاروں مسلمان خاندان اپنی جائیدادیں بیچ کر افغانستان ہجرت کر گئے۔ افغانستان نے ان کو اپنے ملک میں داخلے کی اجازت نہ دی اور انھیں مجبور کر دیا کہ وہ اپنے ملک واپس چلے جائیں۔ جب یہ لٹے پٹے مسلمان واپس آئے تو بربادی کے سوا ان کے لیے کچھ نہ تھا۔

خلافت کا خاتمہ:

مصطفیٰ کمال اتاترک (جدید ترکی کے بانی) نے ترکی میں خلافت کا خاتمہ کر دیا اور یہ تحریک ختم ہو گئی۔

حاصل کلام:

تحریک خلافت کے ذریعے برصغیر کے مسلمانوں نے ترکی کے مسلمانوں اور خلافت کی حفاظت کے لیے عملی مظاہرہ کیا اور اتحاد مسلمین کی فضا قائم کی۔ برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی تمام جدوجہد کے ذریعے انگریزوں پر زور ڈالا کہ ترکی میں خلافت کو ختم نہ کیا جائے۔ مگر ترکی میں مصطفی کمال اتاترک نے ترکی میں خلافت کو ختم کر دیا جس کی وجہ سے یہ تحریک برصغیر ختم ہو گئی۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: تحریک خلافت سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

ج:

تحریک خلافت

1914ء میں شروع ہونے والی پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے انگریزوں کے خلاف جرمنی کا ساتھ دیا۔ جنگ میں جرمنی اور اس کے حلیفوں کو شکست ہوئی۔ جنگ کے خاتمہ پر انگریزوں نے اپنے حلیفوں کو ساتھ ملا کر ترکی سعودی عرب، شام، عراق، فلسطین اور اردن کے علاقوں سے محروم کر دیا جس سے ترکی کا وجود خطرے میں پڑ گیا۔ اس طرح ترکی کی خلافت کو بچانے کے لیے برصغیر کے مسلمانوں نے 1919ء میں ایک ملک گیر تحریک کا آغاز کیا جسے تحریک خلافت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

س2: تحریک خلافت کے مقاصد تحریر کریں۔ (K.B)

ج:

تحریک خلافت کے مقاصد

اس تحریک کے مقاصد درج ذیل تھے:

- ترکی کی خلافت قائم رکھی جائے۔
- مسلمانوں کے مقدس مقامات ترکوں کی حفاظت میں رہیں۔
- ترکی کی حدود میں تبدیلی نہ کی جائے۔

س3: تحریک عدم تعاون کے مقاصد تحریر کریں؟ (K.B)

ج:

تحریک عدم تعاون

اس تحریک کے اہم مقاصد حسب ذیل تھے:

www.ilmkidunya.com

- حکومت کے ساتھ عدم تعاون
- سرکاری ملازمتوں کو ترک کرنا
- انگریزی مصنوعات کا بائیکاٹ
- عدالتی بائیکاٹ
- بچوں کو سکولوں اور کالجوں میں نہ بھیجنا
- انگریزوں کے عطاکردہ خطابات واپس کرنا

س4: تحریک ہجرت سے کیا مراد ہے؟ یا تحریک ہجرت سے برصغیر کے مسلمانوں کو کیا نقصان ہوا؟ (U.B)

ج:

تحریک ہجرت

1920ء میں چند علماء کرام نے فتویٰ جاری کیا کہ برصغیر "دارالحرب" ہے۔ مسلمانوں کا انگریزوں کی عملداری میں رہنا جائز نہیں۔ انھیں دارالسلام میں ہجرت کر جانی چاہیے۔ چنانچہ ہزاروں مسلمان خاندان اپنی جائیدادیں بیچ کر افغانستان ہجرت کر گئے۔ افغانستان نے ان کو اپنے ملک میں داخلے کی اجازت نہ دی اور انھیں مجبور کر دیا کہ وہ اپنے ملک واپس چلے جائیں۔ جب یہ لٹے پٹے مسلمان واپس آئے تو بربادی کے سوا ان کے لیے کچھ نہ تھا۔

س5: تحریک خلافت کا خاتمہ کیسے ہوا؟ (K.B)

ج:

تحریک خلافت کا خاتمہ

مصطفیٰ کمال اتاترک (جدید ترکی کے بانی) نے ترکی میں خلافت کا خاتمہ کر دیا اور یہ تحریک ختم ہو گئی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی:** (K.B)

(A)1939ء (B)1914ء (C)1919ء (D)1945ء

2۔ **پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے انگریزوں کے خلاف ساتھ دیا:** (K.B)

(A)برطانیہ (B)فرانس (C)جرمنی (D)اٹلی

3۔ **پہلی جنگ عظیم میں شکست ہوئی:** (K.B)

(A)ترکی کو (B)جرمنی کو (C)انگریزوں کو (D)جرمنی اور اس کے حلیفوں کو

4۔ **برصغیر کے مسلمانوں نے تحریک خلافت کا آغاز کیا:** (K.B)

(A)1916ء میں (B)1917ء میں (C)1918ء میں (D)1919ء میں

5۔ **ترکی کی خلافت کو بچانے کے لیے برصغیر کے مسلمانوں نے ملک گیر تحریک کا آغاز کیا جسے نام سے یاد کیا جاتا ہے؟** (K.B)

(A)تحریک ہجرت (B)تحریک عدم تعاون (C)تحریکِ خلافت (D)تحریک آزادی

6۔ **علماء کرام نے برصغیر کو قرار دیا:** (K.B)

(A) دارالحرب (B)دارالسّلام (C)دارالامان (D)دارالسطنت

7۔ **برصغیر کے مسلمانوں کا عملداری میں رہنا جائز نہیں:** (K.B)

(A)ہندوؤں کی (B)عیسائیوں کی (C)انگریزوں کی (D)سکھوں کی

8۔ **برصغیر کے مسلمانوں کو ہجرت کر جانی چاہیے:** (K.B)

(A)دارالامن (B)دارالحرم (C)دارالسلام (D)مکہ و مدینہ

9۔ **برصغیر کے ہزاروں مسلمان خاندان اپنی جائیدادیں بیچ کر ہجرت کر گئے:** (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A)سعودی عرب (B)افغانستان (C)سری لنکا (D)ایران

10۔ ترکی میں خلافت کا خاتمہ کس نے کیا؟ (K.B)

(A)مصطفیٰ کمال اتاترک (B)اسد اللہ عمر (C)طور غوث ازوال (D)عدنان میندریس

نہرو رپورٹ 1928ء
قائداعظمؒ کے چودہ نکات 1929ء

تفصیلی سوالات

س1: قائداعظم کے چودہ نکات لکھیں۔ (مشقی سوال نمبر: 2)(K.B)

ج:

قائداعظم کے چودہ نکات

پس منظر/نہرو رپورٹ:

1928 میں ایک آل پارٹیز کانفرنس بلائی گئی جس کی ایک کمیٹی نے پنڈت موتی لال نہرو کی صدارت میں ہندوستان کے آئین کا خاکہ بنا کر پیش کر دیا۔ یہ آئینی خاکہ "نہرو رپورٹ" کہلایا۔ نہرو رپورٹ نے مسلمانوں کے ساتھ ماضی میں کیے گئے معاہدہ لکھنؤ پر پانی پھیر دیا۔ نہرو رپورٹ میں مسلمانوں کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا۔ نہرو رپورٹ کی شقوں سے مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی گئی اور جداگانہ انتخابات کے اصول کو رد کرتے ہوئے ان تمام تحفظات کو ماننے سے انکار کر دیا جو مسلمان اپنی ترقی اور بقا کے لیے لازمی سمجھتے تھے۔ نہرو رپورٹ کی وجہ سے دونوں قوموں کے مابین تعلقات خراب ہو گئے۔

قائداعظمؒ کے چودہ نکات 1929ء

قائداعظم محمد علی جناحؒ نے نہرو رپورٹ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ آپ نے 1929ء کو دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں نہرو رپورٹ کے جواب چودہ نکات میں پیش کیے جو تحریک پاکستان میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ نے چودہ نکات پر مشتمل درج ذیل رہنما اصول پیش کیے:

صوبوں کو خود مختاری:

آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ خود مختاری دی جائے۔

صوبوں کو داخلی خود مختاری:

تمام صوبوں کو ایک ہی اصول پر داخلی خود مختاری دی جائے۔

اقلیتوں کو نمائندگی:

صوبوں میں اقلیتوں کو مناسب نمائندگی دی جائے۔

مسلمان ممبران کی تعداد:

مرکزی اسمبلی میں مسلمان ممبران کی تعداد ایک تہائی سے کم نہ ہو۔

جداگانہ طریقہ انتخابات:

جداگانہ انتخابات کا اصول ہر فرقہ پر لاگو ہونا چاہیے البتہ اگر کوئی فرقہ چاہے تو اپنی مرضی سے مخلوط طریقہ قبول کر سکتا ہے۔

صوبوں کی حدود میں تبدیلی:

صوبوں کی حدود میں کوئی ایسی تبدیلی نہ کی جائے جس سے پنجاب، بنگال اور شمال مغربی سرحدی صوبہ (خیبر پختونخوا) کی مسلمان اکثریت متاثر ہوتی ہو۔

یکساں مذہبی آزادی:

تمام لوگوں کو یکساں مذہبی آزادی دی جائے۔

www.ilmkidunya.com

مسودہ قانون:

اگر کوئی مسودہ قانون کسی خاص فرقے سے متعلق ہو اور اس فرقے کے تین چوتھائی اراکین اس مسودہ کے خلاف رائے دیں تو اسے نامنظور سمجھا جائے۔

سندھ الگ صوبہ:

سندھ کو (ممبئی) سے الگ کر کے ایک صوبہ بنا دیا جائے۔

اصلاحات کا نفاذ:

بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں دیگر صوبوں کی مانند اصلاحات نافذ کی جائیں۔

سرکاری ملازمتوں میں حصہ:

سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو ان کی اہلیت اور تناسب کے لحاظ سے حصہ دیا جائے۔

مذہبی اور ثقافتی تحفظ:

مسلمانوں کو مذہبی اور ثقافتی تحفظ دیا جائے۔

وزارتوں میں نمائندگی:

صوبائی اور مرکزی وزارتوں میں مسلمانوں کو کم از کم ایک تہائی نمائندگی دی جائے۔

آئین میں تبدیلی:

آئین میں صوبوں کی مرضی کے بغیر کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔

حاصل کلام:

قائداعظم محمد علی جناح کے چودہ نکات کا تجزیہ کیا جائے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ قائداعظم محمد علی جناح نے نہ صرف مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی ترجمانی کی بلکہ ہندوستان میں دستوری اصلاحات کا بنیادی ڈھانچہ بھی مہیا کر دیا۔ محمد علی جناح کے نکات کو اگرچہ کانگریس نے تسلیم نہیں کیا لیکن مبصرین کی رائے میں انہوں نے مسلمانانِ ہند کی ترجمانی کرتے ہوئے ان کے مفادات و حقوق کو مدلّل انداز میں پیش کر کے برطانوی حکومت کو یہ بات باور کروانے کی کوشش کی کہ کانگریس محض ہندوؤں اور ان کی اکثریت ہی کی فلاح و بہبود کے بارے میں سوچتی ہے جبکہ ہندوستان کی اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کو ان کے حقوق و مفادات کے حوالے سے کسی خاطر میں نہیں لاتی۔ یہ چودہ بنیادی نکات تھے جو صحیح معنوں میں ہندوستان کے اندر مسلمانوں کے حقوق و مفادات کے تحفظ کا موجب بن سکتے تھے۔ اور ان نقاط کا تمام طبقہ ہائے فکر نے مناسب طریقے سے خیر مقدم کیا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: نہرو رپورٹ پر نوٹ لکھیں۔ نہرو رپورٹ سے مسلمانوں اور ہندوؤں کے مابین تعلقات کیسے خراب ہوئے؟ (K.B)

ج: **نہرو رپورٹ**

1928ء میں ایک آل پارٹیز کانفرنس بلائی گئی جس کی ایک کمیٹی نے پنڈت موتی لال نہرو کی صدارت میں ہندوستان کے آئین کا خاکہ بنا کر پیش کر دیا۔ یہ آئینی خاکہ "نہرو رپورٹ" کہلایا۔ نہرو رپورٹ نے مسلمانوں کے ساتھ ماضی میں کیے گئے معاہدہ لکھنؤ پر پانی پھیر دیا۔ نہرو رپورٹ میں مسلمانوں کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا۔ نہرو رپورٹ کی شقوں سے مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی گئی اور جداگانہ انتخابات کے اصول کو رد کرتے ہوئے ان تمام تحفظات کو ماننے سے انکار کر دیا جو مسلمان اپنی ترقی اور بقا کے لیے لازمی سمجھتے تھے۔ نہرو رپورٹ کی وجہ سے دونوں قوموں کے مابین تعلقات خراب ہو گئے۔

س2: قائداعظم کے چودہ نکات میں سے کوئی سے چار اہم نکات تحریر کریں؟ (K.B)

ج: **چودہ نکات**

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

قائداعظم نے 1929ء میں چودہ نکات پر مشتمل درج ذیل رہنما اصول پیش کیے:

- آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو گا جس میں صوبوں کو زیادہ خود مختاری دی جائے۔
- تمام صوبوں کو ایک ہی اصول پر داخلی خود مختاری دی جائے۔
- صوبوں میں اقلیتوں کو مناسب نمائندگی دی جائے۔
- مرکزی اسمبلی میں مسلمان ممبران کی تعداد ایک تہائی سے کم نہ ہو۔

س3: قائداعظم کے چودہ نکات کی اہمیت بیان کریں۔ **(U.B)**

ج: **چودہ نکات کی اہمیت**

قائداعظم محمد علی جناحؒ کے چودہ نکات کا تجزیہ کیا جائے تو کہنا بے جا نہ ہو گا کہ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے نہ صرف مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی ترجمانی کی بلکہ ہندوستان میں دستوری اصلاحات کا بنیادی ڈھانچہ بھی مہیا کر دیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ نہرو رپورٹ پیش کی گئی: **(K.B)**

(A) 1938ء میں (B) 1928ء میں (C) 1918ء میں (D) 1908ء میں

2۔ قائداعظم نے چودہ نکات پر مشتمل رہنما اصول پیش کیے: **(K.B)**

(A) 1926ء (B) 1927ء (C) 1928ء (D) 1929ء

علامہ محمد اقبالؒ کا خطبہ الٰہ آباد 1930ء
(ALLAMA IQBAL'S ALLAHABAD ADDRESS)

تفصیلی سوالات

س1: علامہ اقبال کا مشہور خطبہ الٰہ آباد تحریر کریں۔

علامہ محمد اقبالؒ

ج: **خطبہ الٰہ آباد**

1930ء کو مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس الہ آباد میں منعقد ہوا۔ اس کی صدارت ڈاکٹر سر محمد اقبال نے کی۔ انہوں نے اپنے صدارتی خطبے میں بڑی وضاحت سے ہندوستان کے حالات، مسلمانوں کی مشکلات، ان کے مستقبل اور مسلمانانِ ہند کی منزل کی نشان دہی کی۔ مسلمانانِ برصغیر کی یہ خواہش تھی کہ ان کا الگ تشخص تسلیم کیا جائے۔

الگ ملک کا مطالبہ:

مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ان کے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی حقوق کو سلب کر لیا جائے لہٰذا مسلمانوں نے اپنے لیے الگ ملک کا مطالبہ کر دیا۔ اس سلسلے کی کڑی علامہ اقبالؒ کا خطبہ الٰہ آباد (1930ء) ہے۔

علامہ اقبال کا خطبہ:

الگ ملک کے مطالبے کو علامہ محمد اقبالؒ نے اپنے خطبہ میں اس طرح پیش کیا:

"میری خواہش ہے کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنا دی جائے۔ خواہ ہندوستان برطانوی سلطنت کے اندر رہ کر یا باہر رہ کر آزادی حاصل کرے۔ مجھے شمال مغربی مسلم ریاست کا قیام کم از کم شمال مغربی علاقوں کے مسلمانوں کا مقدر نظر آتا ہے۔"

الگ ریاست کا تصور:

قائداعظمؒ کی خواہش تھی کہ مسلمان برصغیر میں ایک قوت بن کر ابھریں۔ علامہ اقبالؒ نے اس تصور کو آگے بڑھاتے ہوئے خطبہ الٰہ آباد میں الگ ریاست کا تصور دیا۔

www.ilmkidunya.com

تصور پاکستان:

1933ء میں چودھری رحمت علیؒ نے علامہ اقبالؒ کے الگ ریاست کے تصور کو "پاکستان" کا نام دیا۔

مسلم لیگ کی باگ ڈور:

قائداعظم نے 1934ء میں مسلم لیگ کی باگ ڈور سنبھالی اور مسلمانوں کے سیاسی استحکام کے لیے اس جماعت کو مضبوط اور فعال بنایا۔

حاصل کلام:

غرض یہ کہ علامہ محمد اقبالؒ نے مشہور خطبہ الہ آباد میں مسلمانوں کو ایک سیاسی استحکام اور الگ ریاست کا تصور پیش کیا جسے 14 اگست 1947ء کو عملی جامہ پہنایا گیا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س 1: علامہ اقبال نے اپنے مشہور خطبہ الہ آباد میں کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

ج: **خطبہ الہ آباد میں اقبال کا خطاب**

"میری خواہش ہے کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنا دی جائے۔ خواہ ہندوستان برطانوی سلطنت کے اندر رہ کر یا باہر رہ کر آزادی حاصل کرے۔ مجھے شمال مغربی مسلم ریاست کا قیام کم از کم شمال مغربی علاقوں کے مسلمانوں کا مقدار نظر آتا ہے۔"

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد دیا:** (K.B)

(A) 1940ء (B) 1938ء (C) 1930ء (D) 1936ء

2۔ **علامہ اقبالؒ نے خطبہ الہ آباد میں تصور دیا:** (K.B)

(A) الگ ریاست کا (B) الگ ملک کا (C) الگ قوم کا (D) الگ علاقے کا

3۔ **چودھری رحمت علی نے علامہ اقبالؒ کے اس تصور کو پاکستان کا نام دیا:** (K.B)

(A) 1933ء میں (B) 1934ء میں (C) 1935ء میں (D) 1936ء میں

4۔ **قائداعظم نے مسلم لیگ کی باگ دوڑ سنبھالی:** (K.B)

(A) 1932ء میں (B) 1933ء میں (C) 1934ء میں (D) 1935ء میں

5۔ **پہلی گول میز کانفرنس لندن میں منعقد ہوئی:** (K.B)

(A) 1930ء میں (B) 1931ء میں (C) 1932ء میں (D) 1933ء میں

6۔ **دوسری گول میز کانفرنس لندن میں منعقد ہوئی:** (K.B)

(A) 1930ء میں (B) 1931ء میں (C) 1932ء میں (D) 1933ء میں

1935ء کا آئین اور صوبائی خود مختاری / قرار دادِ لاہور 1940ء

تفصیلی سوالات

س 1: 1935ء کا آئین اور صوبائی خود مختاری کے تحت انتخابات میں کانگریسی جیت کے مسلمانوں پر کیا اثرات رہے۔ جنھوں نے مسلمانوں کو متفقہ طور پر 23 مارچ 1940ء کو قرار داد پر اکٹھا کر دیا۔ (K.B)

ج: **1935ء کا آئین اور صوبائی خود مختاری**

گول میز کانفرنس کی ناکامی کے بعد ہندوستان میں ایک حکومتی ڈھانچہ قائم کرنے کے لیے 1935ء کو برطانوی حکومت نے برصغیر میں ایک نیا آئین متعارف کرایا جس میں صوبائی خود مختاری کو اولیت دی گئی اور اس کا صرف وہ حصہ نافذ کیا جا سکا جس کا تعلق صوبائی حکومتوں کے قیام سے تھا۔ اس کو "قانون ہند مجریہ 1935ء" کے نام سے جانتے ہیں۔ اس قانون کے دو حصے تھے۔

- وفاقی حصہ
- صوبائی حصہ

مرکزی حکومت سے متعلق حصے کو پہلے مسلم لیگ نے اور پھر کانگرس نے بھی مسترد کر دیا۔ اس آئین کے تحت 1937ء میں انتخابات کرائے گئے۔

کانگریسی حکومت:

ان انتخابات میں کانگریس نے واضح اکثریت حاصل کی اور ہندوؤں کو اقتدار نصیب ہوا۔ انہوں نے اپنی ذہنیت، سیاست، تنگ نظری اور انتہا پسندی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ بلکہ مستقبل کے لیے اپنے عزائم کا اظہار بھی کیا۔۔ انہوں نے کونسے کونسے اقدامات کیے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- اکثریت حاصل کرنے کے لیے بعد کانگریس نے مسلمانوں کی الگ شناخت ختم کرنے کا پروگرام بنایا۔
- ہندوؤں نے اس سلسلہ میں مسلمانوں پر مذہبی پابندیاں لگانے کی کوششیں کیں۔
- مسجدوں کے باہر شوروغل کرنا شروع کر دیا۔
- مسلمانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند کر دیے گئے۔
- سکولوں میں اردو کی جگہ ہندی رائج کرنے کی کوشش کی گئی۔
- گاندھی کی مورتی کی پوجا کرنے پر زور دیا گیا۔
- مسلمان بچوں کو ماتھوں پر تلک لگانے کا کہا جانے لگا۔
- مسلمانوں کو اُن کے خلاف نفرت پر مبنی بندے ماترم ترانہ گانے کے لیے مجبور کیا گیا۔

الگ ملک کا مطالبہ:

درج بالا وجوہات کی بنا پر مسلمانانِ ہند بوکھلا گئے ان کو اپنا جداگانہ تشخص خطرے میں نظر آنے لگا اس کے علاوہ ایسے حالات پیدا کیے جا رہے تھے۔ جہاں ان کو ان کے دیرینہ غلاموں کی غلامی قبول کرنے کے لیے بھی مجبور کیا جا رہا تھا۔ جس کے لیے مسلمان کسی بھی قیمت پر راضی نہیں تھے۔ 1937ء کے انتخابات مسلمانوں کے لیے ایک تازیانے سے کم نہ تھے۔ اس رویے کو دیکھتے ہوئے مسلمانوں میں الگ ملک کے مطالبے کا جذبہ مزید بڑھ گیا۔ اور اس کے لیے جدوجہد میں بھی تیزی آئی۔

قائداعظم کا لقب:

1938ء میں پٹنہ کے مقام پر مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں محمد علی جناح کو قائداعظمؒ کے لقب سے نوازا گیا۔

یومِ نجات:

1939ء میں جب کانگریسی وزارتوں کا خاتمہ ہوا تو قائداعظمؒ اور مسلم لیگ کی اپیل پر مسلمانوں نے 22 دسمبر 1939ء کو یومِ نجات (Day of Deliverance) منایا۔

قراردادِ لاہور 1940ء

یہ قرارداد مسلم لیگ کے ستائیسویں سالانہ اجلاس میں قائداعظمؒ کی صدارت میں 23 مارچ 1940ء کو پیش ہوئی اور شیر بنگال مولوی اے۔ کے فضل الحق نے پیش کی۔ قائداعظم نے اپنی صدارتی تقریر میں مسلمانوں کے سیاسی مسائل اور دو قومی نظریہ پر تفصیلاً روشنی ڈالی۔

قرارداد کا متن:

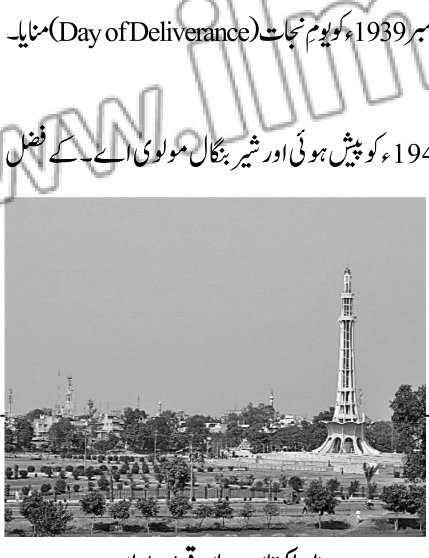

مینارِ پاکستان، جہاں قرارداد لاہور

قرار پایا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی متفقہ رائے ہے کہ کوئی آئینی منصوبہ اس ملک میں قابلِ عمل اور مسلمانوں کے لیے قابلِ قبول نہیں ہو گا۔ جب تک درج ذیل بنیادی اصولوں کی روشنی میں تیار نہ کیا جائے یعنی جغرافیائی طور پر جڑی ہوئی وحدتوں کی حد بندی ایسے خطوں میں کی جائے (علاقوں میں مناسب ردوبدل کے ساتھ) جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں مثلاً ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی حصے۔ ان کی تشکیل اس طرح آزاد ریاستوں کی شکل میں کی جائے کہ اس میں شامل ہونے والی وحدتیں خود مختار ہوں اور انھیں مکمل اقتدار حاصل ہو۔ اس کے علاوہ ان وحدتوں اور خطوں میں اقلیتوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے اور وہ علاقے جہاں مسلمان اقلیت میں ہوں وہاں بھی اُن کے حقوق اور مفادات کا مناسب تحفظ کیا جائے۔

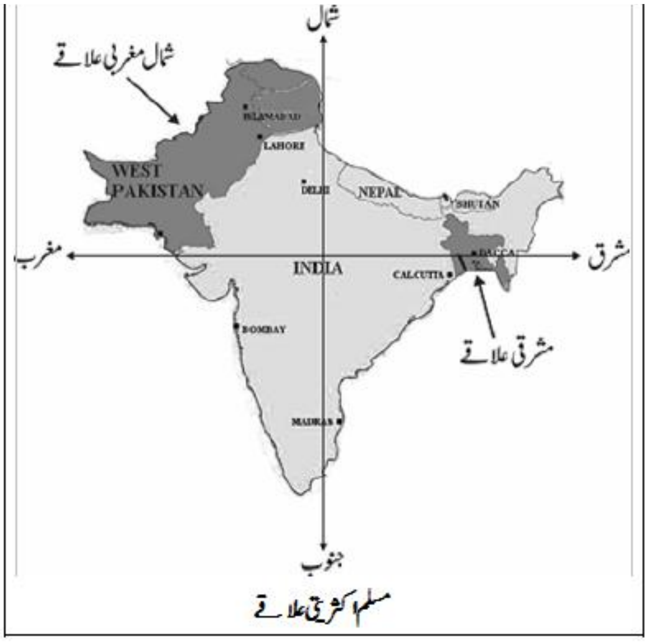

مسلم اکثریتی علاقے

ہندوؤں کا ردعمل:

گاندھی اور ہندوؤں نے اس قرار داد کی مخالفت کی۔ برطانوی پریس نے اس قرار داد کو جناح کا پاکستان قرار دے دیا۔ ہندو اخبارات اور صحافیوں نے قرار دادِ لاہور کا مذاق اُڑاتے ہوئے اسے قرار دادِ پاکستان کا نام دیا جسے تاریخ نے سچ ثابت کر دیا۔ اس قرار داد کے صرف سات سالوں بعد مسلمانان برصغیر نے اپنی جدوجہد کے نتیجے میں پاکستان بنا لیا۔

حاصل کلام:

1935ء کے آئین کے تحت ہونے والے الیکشن میں کانگرس جیت گئی اور اس نے اپنی پالیسیاں رائج کی جس سے مسلمانوں کے دو قومی نظریے کو پختگی ملی اور واحد قومیت کا تصور ہندوؤں کے ظلم و ستم اور تشدد کی بدولت خود ہی ختم ہو گیا۔ لیکن مسلمانوں نے اس کانگریسی دور کے ذریعے اپنے راستہ کا تعین کیا اور قرار دار لاہور کو متفقہ طور پر منظور کر کے مسلمانوں کا سیاسی سفر واضح کیا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: 1935ء کے آئین پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج:

1935ء کا آئین

گول میز کانفرنس کی ناکامی کے بعد ہندوستان میں ایک حکومتی ڈھانچہ قائم کرنے کے لیے 1935ء کو برطانوی حکومت نے برصغیر میں ایک نیا آئین متعارف کرایا جس میں صوبائی خود مختاری کو اولیت دی گئی اور اس کا صرف وہ حصہ نافذ کیا جا سکا جس کا تعلق صوبائی حکومتوں کے قیام سے تھا۔ اس کو

"قانون ہند مجریہ 1935ء" کے نام سے جانتے ہیں۔ اس قانون کے دو حصے تھے۔

- وفاقی حصہ
- صوبائی حصہ

مرکزی حکومت سے متعلق حصے کو پہلے مسلم لیگ نے اور پھر کانگرس نے بھی مسترد کر دیا۔ اس آئین کے تحت 1937ء میں انتخابات کرائے گئے۔

س2: 1937ء میں کے انتخابات میں کامیابی کے بعد کانگریس نے مسلمانوں کے لیے کون کون سی مشکلات پیدا کیں؟ (U.B)

ج:
مسلمانوں کے لیے مشکلات

اکثریت حاصل کرنے کے بعد کانگریس نے مسلمانوں کی الگ شناخت ختم کرنے کا پروگرام بنایا۔ ہندوؤں نے اس سلسلہ میں مسلمانوں پر مذہبی پابندیاں لگانے کی کوششیں کیں۔ مسجدوں کے باہر شوروغل کرنا شروع کر دیا۔ مسلمانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند کر دیے گئے۔ سکولوں میں اردو کی جگہ ہندی رائج کرنے کی کوشش کی گئی۔ گاندھی کی مورتی کی پوجا کرنے پر زور دیا گیا۔ مسلمان بچوں کو ماتھوں پر تلک لگانے کا کہا جانے لگا۔ مسلمانوں کو اُن کے خلاف نفرت پر مبنی بندے ماترم ترانہ گانے کے لیے مجبور کیا گیا۔

س3: یوم نجات کب منایا گیا؟ (K.B)

ج:
یوم نجات

1939ء میں جب کانگریسی وزارتوں کا خاتمہ ہوا تو قائد اعظمؒ اور مسلم لیگ کی اپیل پر مسلمانوں نے 22 دسمبر 1939ء کو یومِ نجات (Day of Deliverance) منایا۔

س4: قرارداد لاہور کا متن لکھیں۔ (U.B)

ج:
قرارداد لاہور کا متن

قرار پایا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی متفقہ رائے ہے کہ کوئی آئینی منصوبہ اس ملک میں قابلِ عمل اور مسلمانوں کے لیے قابلِ قبول نہیں ہو گا جب تک درج ذیل بنیادی اصولوں کی روشنی میں تیار نہ کیا جائے یعنی جغرافیائی طور پر جڑی ہوئی وحدتوں کی حد بندی ایسے خطوں میں کی جائے (علاقوں میں مناسب ردوبدل کے ساتھ) جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں مثلاً ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی حصے۔ ان کی تشکیل اس طرح آزاد ریاستوں کی شکل میں کی جائے کہ اس میں شامل ہونے والی وحدتیں خود مختار ہوں اور انھیں مکمل اقتدار حاصل ہو۔ اس کے علاوہ ان وحدتوں اور خطوں میں اقلیتوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے اور وہ علاقے جہاں مسلمان اقلیت میں ہوں وہاں بھی اُن کے حقوق اور مفادات کا مناسب تحفظ کیا جائے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **برطانوی حکومت نے برصغیر میں صوبائی خود مختاری کا آئین متعارف کروایا:** (K.B)

(A) 1934ء میں (B) 1935ء میں (C) 1936ء میں (D) 1937ء میں

2۔ **1937ء کے انتخابات میں واضح اکثریت حاصل کی:** (K.B)

(A) مسلم لیگ (B) کانگریس (C) عوامی لیگ (D) یونینسٹ پارٹی

3۔ **جناح کو پٹنہ کے مقام پر مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں قائد اعظم کے لقب سے نوازا گیا:** (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A)1934ء (B)1935ء (C) 1938ء (D)1940ء

4۔ مسلم لیگ نے یومِ نجات منایا: (K.B)

(A)1937ء (B)1938ء (C)1939ء (D) 1940ء

5۔ کانگریسی وزارتوں کا خاتمہ ہوا: (K.B)

(A)1938ء (B)1939ء (C)1940ء (D)1941ء

6۔ مسلم لیگ کا ستائیسواں اجلاس ہوا: (K.B)

(A)23مارچ1940ء (B)23مارچ1930ء (C)22جون1940ء (D)23مارچ1943

7۔ مسلم لیگ کے ستائیسویں سالانہ اجلاس میں صدارت کی: (K.B)

(A)قائد اعظمؒ (B)علامہ اقبال (C)چودھری رحمت علی (D)اے۔کے فضل الحق

8۔ مسلم لیگ کے ستائیسویں سالانہ اجلاس میں قرار داد پیش کی: (K.B)

(A)علامہ اقبال (B) قائد اعظم (C)اے۔کے فضل الحق (D)چودھری رحمت علی

9۔ قرار داد لاہور کو کس نے جناح کا پاکستان قرار دیا: (K.B)

(A)برطانوی پریس (B)ہندو پریس (C)امریکی پریس (D) جرمنی پریس

10۔ قرار دادِ لاہور کے بعد مسلمانانِ برصغیر نے پاکستان بنالیا: (K.B)

(A)دو سال بعد (B)پانچ سال بعد (C)سات سال بعد (D)نو سال بعد

کرپس مشن1942ء(CRIPPS MISSION 1942)

تفصیلی سوالات

س1: کرپس مشن پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **کرپس مشن**

دوسری جنگ عظیم (1939-45ء) کے دوران 1942ء میں حکومت برطانیہ نے سر سٹیفورڈ کرپس کو ہندوستان بھیجا۔ جس کا مقصد ہندوستان کے سیاسی رہنماؤں کے ساتھ گفت وشنید کر کے ہندوستان کے آئینی مسائل کا حل تلاش کرنا تھا۔ سر اسٹیفورڈ کرپس نے قائد اعظم محمد علی جناح، پنڈت جواہر لعل نہرو، مہاتما گاندھی، ابوالکلام آزاد اور متعدد رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں اور اپنی تجاویز کا اعلان کیا جو کرپس تجاویز کہلاتی ہیں۔ کرپس مشن نے تمام سیاسی پارٹیوں کو چند نکات پر متفق کرنے کی کوششیں کی مگر ناکام رہا۔ کرپس مشن نے درج ذیل تجاویز پیش کیں:

برصغیر تاج برطانیہ کے تحت:

جنگ کے بعد برصغیر تاج برطانیہ کے ماتحت ہوگا۔ لیکن اندرونی اور بیرونی معاملات میں برطانوی حکومت کسی طرح کی دخل اندازی سے گریز کرے گی۔

ہندوستان کی خود مختاری:

دفاع، امور خارجہ، مواصلات وغیرہ سمیت تمام شعبے ہندوستانیوں کے سپرد کر دیے جائیں گے۔

مرکزی اسمبلی کا انتخاب:

آئین سازی کے لیے ایک مرکزی اسمبلی منتخب کی جائے گی جس کے چناؤ کا اختیار صوبائی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو حاصل ہوگا۔ آئین مکمل ہو گیا تو اسے ہر صوبے کی توثیق کے لیے بھیجا جائے گا۔ جو صوبے آئین کو پسند نہیں کریں گے وہ بااختیار ہوں گے کہ مرکز سے علیحدہ ہو کر اپنی آزاد حیثیت قائم کرلیں۔

اقلیتوں کا تحفظ:

اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب اقدام اٹھائے جائیں گے۔

www.ilmkidunya.com

سیاسی جماعتوں کا ردعمل:

سر سٹیفورڈ کرپس کی یہ تجاویز مسلم لیگ اور کانگریس کے علاوہ دوسری سیاسی جماعتوں نے بھی مسترد کر دیں۔

مسلمانوں کا مطالبہ:

مسلمانوں کا مطالبہ صرف علیحدہ مملکت کا حصول رہا جس کو کانگریس ماننے کے لیے تیار نہ تھی جس کے لیے مسلمانوں کو اپنی جدوجہد تیز کرنی پڑی۔ 1945 میں ویول پلان پیش ہوا جس کے خلاف قائداعظم چٹان بن گئے۔ قائداعظم نے مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ثابت کرنے کی کوشش کی جسے کانگریس نے ماننے سے انکار کر دیا۔

حاصلِ کلام:

کرپس مشن ناکامی کا شکار رہا کیونکہ اس میں مسلمانوں کے علیحدہ مملکت کے مطالبہ کو واضح طور پر تسلیم نہیں کیا گیا تھا جبکہ کانگریس نے اسے اس وجہ سے تسلیم نہیں کیا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اس میں مسلمانوں کے لیے علیحدہ ریاست کے قیام کے لیے راستہ مہیا کیا گیا ہے اس کے بعد مسلمانوں کو اپنی جدوجہد تیز کرنا پڑی۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: کرپس مشن کب ہندوستان آیا اور اس مشن کا نتیجہ کیا رہا؟ (K.B)

ج: **کرپس مشن**

دوسری جنگ عظیم (45-1939ء) کے دوران 1942ء میں حکومت برطانیہ نے سر سٹیفورڈ کرپس کو ہندوستان بھیجا۔ جس کا مقصد ہندوستان کے سیاسی رہنماؤں کے ساتھ گفت و شنید کر کے ہندوستان کے آئینی مسائل کا حل تلاش کرنا تھا۔ سر اسٹیفورڈ کرپس نے قائداعظم محمد علی جناح، پنڈت جواہر لعل نہرو، مہاتما گاندھی، ابوالکلام آزاد اور متعدد رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں اور اپنی تجاویز کا اعلان کیا جو کرپس تجاویز کہلاتی ہیں۔ کرپس مشن نے تمام سیاسی پارٹیوں کو چند نکات پر متفق کرنے کی کوششیں کی مگر ناکام رہا۔

س2: کرپس مشن کی تجاویز تحریر کریں۔ (K.B)

ج: **کرپس مشن تجاویز**

کرپس مشن نے درج ذیل تجاویز پیش کیں۔

- جنگ کے بعد برصغیر تاج برطانیہ کے ماتحت ہوگا لیکن اندرونی اور بیرونی معاملات میں برطانوی حکومت کسی طرح کی دخل اندازی سے گریز کرے گی۔
- دفاع، امور خارجہ، مواصلات وغیرہ سمیت تمام شعبے ہندوستانیوں کے سپرد کر دیے جائیں گے۔
- آئین سازی کے لیے ایک مرکزی اسمبلی منتخب کی جائے گی جس کے چناؤ کا اختیار صوبائی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو حاصل ہوگا۔ آئین مکمل ہو گیا تو اسے ہر صوبے کی توثیق کے لیے بھیجا جائے گا۔ جو صوبے آئین کو پسند نہیں کریں گے وہ بااختیار ہوں گے کہ مرکز سے علیحدہ ہو کر اپنی آزاد حیثیت قائم کر لیں۔
- اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب اقدام اٹھائے جائیں گے۔

س3: کرپس مشن پر برصغیر کی اہم سیاسی جماعتوں نے کیا ردعمل اختیار کیا؟ (U.B)

ج: **سیاسی جماعتوں کا ردعمل**

سر سٹیفورڈ کرپس کی یہ تجاویز مسلم لیگ اور کانگریس کے علاوہ دوسری سیاسی جماعتوں نے بھی مسترد کر دیں۔ مسلمانوں کا مطالبہ صرف علیحدہ مملکت کا حصول رہا جس کو کانگریس ماننے کے لیے تیار نہ تھی جس کے لیے مسلمانوں کو اپنی جدوجہد تیز کرنی پڑی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **دوسری جنگ عظیم کا دورانیہ تھا:** (K.B)

(A) 1939-1945　(B) 1937-39　(C) 1914-1919　(D) 1925-1929

2۔ **برطانوی حکومت نے کرپس مشن ہندوستان بھیجا:** (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A)1940ء میں (B)1941ء میں (C)1942ء میں (D)1943ء میں

3۔ کرپس مشن کی قیادت کی: (K.B)

(A)پیتھک لارنس نے (B)سر سٹیفورڈ کرپس نے (C)اے۔وی الیگزنڈر نے (D)منٹو مارلے نے

4۔ کرپس مشن کے مطابق جنگ کے بعد برصغیر ماتحت ہوگا: (K.B)

(A)تاج برطانیہ کے (B)ہندوستانیوں کے (C)مسلمانوں کے (D)امریکہ کے

5۔ سر سٹیفورڈ کرپس کی تجاویز مسترد کردیں: (K.B)

(A)مسلم لیگ نے (B)کانگریس نے (C)تمام سیاسی جماعتوں نے (D) A،B اور C

شملہ کانفرنس اور انتخابات (SHIMLA CONFERENCE AND ELECTION)

تفصیلی سوالات

س1: شملہ کانفرنس پر نوٹ لکھیں نیز 46-1945ء کے انتخابات کے نتائج سے مسلمانوں کو کس طرح فائدہ پہنچا؟ (K.B)

ج: **شملہ کانفرس اور انتخابات**

پس منظر:

جب 1945ء میں برطانیہ کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ وہ جنگ میں فتح حاصل کرلے گا تو وائسرائے لارڈ ویول نے اعلان کیا کہ وائسرائے کی انتظامی کونسل میں تمام تر ہندوستانی اراکین شامل ہوں گے۔ 1945ء میں ان تجاویز پر غور کرنے کے لیے شملہ کے مقام پر کانفرنس منعقد ہوئی جسے شملہ کانفرنس کہتے ہیں۔ شملہ کانفرنس 1945ء میں ویول پلان پیش ہوا جس کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

آبادی کے تناسب سے نمائندگی:

وائسرائے کی انتظامی کونسل میں تمام تر سیاسی جماعتوں کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی ملے گی یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں کی تعداد برابر ہو گی۔

مسلم اراکین:

کونسل میں پانچ مسلم اراکین شامل کرنے کی تجویز تھی۔ کانگریس کا مطالبہ تھا کہ وہ ایک مسلم نمائندہ نامزد کرے گی۔

مسلم لیگ کا مطالبہ:

قائداعظم نے کہا کہ پانچوں مسلم اراکین کو مسلم لیگ ہی نامزد کرے گی کیونکہ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہی ہے۔

مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت:

قائداعظمؒ ویول پلان کے خلاف چٹان بن گئے۔ قائداعظمؒ نے مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ثابت کرنے کی کوشش کی جسے کانگریس نے ماننے سے انکار کر دیا۔ مگر 46-1945 کے انتخاب نے سب کو یہ ماننے پر مجبور کر دیا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔

شملہ کانفرنس کی ناکامی:

قائداعظم نے مسلم لیگ کو مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ناماننے پر ویول پلان کو ماننے سے انکار کر دیا اور اسی نکتہ پر شملہ کانفرنس ناکام ہوئی۔

46-1945ء کے انتخابات

پس منظر:

برصغیر میں عام انتخابات منعقد کروانا ضروری تھا۔ جنگ عظیم دوم کے خاتمے اور شملہ کانفرس کی ناکامی کے بعد یہ اندازہ لگانا لازم ہو گیا کہ مختلف سیاسی جماعتوں کی عوام میں کیا حیثیت ہے اور وہ برصغیر کے مستقبل کے بارے میں کس جماعت کے مؤقف سے ہم آہنگی رکھتے ہیں۔ جب شملہ کانفرنس میں اس بات کا فیصلہ نہ ہوا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے تو اس بات کا فیصلہ 46-1945ء کے انتخابات میں ہوا۔ یہ جاننے کے لیے کہ قائداعظم کا مؤقف درست تھا یا غلط، واحد طریقہ تھا کہ عوام سے رجوع کر کے ان کی رائے معلوم کی جائے تا کہ برصغیر کے سیاسی مسائل کا حل ڈھونڈا جائے۔ اس صورتِ حال میں برطانوی حکومت نے عوامی رجحانات کا پتہ چلانے کے کی خاطر عام انتخابات کا اعلان کیا۔ دسمبر 1945ء میں

www.ilmkidunya.com

مرکزی اسمبلی اور جنوری 1946ء میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کروانے کا فیصلہ ہوا۔ تمام جماعتوں نے انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کیا۔

مسلم لیگ کا منشور:

آل انڈیا مسلم لیگ نے انتخابی اکھاڑے میں قدم اس دعوے کے ساتھ رکھا کہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ مسلمان مسلم لیگ کے علاوہ کسی اور جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔ مسلم لیگ چاہتی ہے کہ قرارداد پاکستان کے مطابق جنوبی ایشیا کو تقسیم کر دیا جائے اور مسلم اکثریتی علاقوں میں مسلمانوں کو مکمل اقتدار اعلیٰ حاصل ہو جائے۔ قائد اعظم کا دعویٰ تھا کہ عام انتخابات پاکستان کے بارے میں استصوابِ رائے (Referendum) ہوں گے۔ اگر مسلمان پاکستان کے حق میں ہیں تو وہ مسلم لیگ کا ساتھ دیں ورنہ اس مطالبہ کو از خود مسترد سمجھا جائے۔

انتخابات کے نتائج:

مرکزی قانون ساز اسمبلی کے انتخاب دسمبر 1945 میں کروائے گئے جبکہ صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات 1946 میں ہوئے۔ یہ انتخابات جداگانہ طریق انتخاب کی بنیاد پر منعقد ہوئے۔ پورے برصغیر میں مسلمانوں کے لیے نشستیں مخصوص تھیں۔ مسلم لیگ نے ہر نشست پر اپنے امیدوار کھڑے کیے۔ مسلمانوں کے لیے مخصوص نشستوں کی تعداد اور انتخابات کے نتائج درج ذیل ہیں:

- مرکزی اسمبلی میں مسلم سیٹوں کی تعداد:30
- مسلم لیگ کی جیتی ہوئی سیٹیں : 30
- صوبائی اسمبلیوں میں مسلم سیٹوں کی مخصوص تعداد:492
- مسلم لیگ کی جیتی ہوئی سیٹیں : 428

مسلم لیگ کی کامیابی:

مسلم لیگ نے زبردست کامیابی حاصل کی اور مسلمانوں کے لیے مخصوص نشستوں پر مکمل کامیابی حاصل کر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بن کر سامنے آئی۔

حاصل کلام:

غرض یہ کہ شملہ کانفرنس کی ناکامی کے بعد یہ اندازہ لگانا مشکل ہو گیا کہ مختلف جماعتوں کی عوام میں کیا حیثیت ہے اور وہ برصغیر کے مستقبل کے بارے میں کس جماعت کے موقف سے ہم آہنگی رکھتے ہیں۔ 46-1945ء کے انتخابات کے نتائج میں مسلم لیگ کے حق میں مثبت ثابت ہوا اور مسلم لیگ کو فتح نصیب ہوئی جس نے پاکستان کی بنیاد مضبوط کر دی تھی۔ اب پاکستان کو بننے سے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی تھی۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: عام انتخابات 46-1945ء کے انعقاد کا اعلان کیوں کیا گیا؟ (K.B)

ج: **عام انتخابات کا اعلان**

شملہ کانفرنس کی ناکامی کے بعد یہ اندازہ لگانا لازم ہو گیا کہ مختلف سیاسی جماعتوں کی عوام میں کیا حیثیت ہے اور وہ برصغیر کے مستقبل کے بارے میں کس جماعت کے مؤقف سے ہم آہنگی رکھتے ہیں۔ اس صورت حال میں برطانوی حکومت نے عوامی رجحانات کا پتا چلانے کی خاطر عام انتخابات کے انعقاد کا اعلان کر دیا۔

س2: شملہ کانفرنس پر مختصر نوٹ لکھیں۔ یا شملہ کانفرس کی ناکامی کے اسباب مختصر بیان کریں۔ (K.B)

ج: **شملہ کانفرنس میں ناکامی کے اسباب**

جب 1945ء میں برطانیہ کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ وہ جنگ میں فتح حاصل کر لے گا تو وائسرائے لارڈ ویول نے اعلان کیا کہ وائسرائے کی انتظامی کونسل میں تمام تر ہندوستانی اراکین شامل ہوں گے۔ اس میں تمام تر سیاسی جماعتوں کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی ملے گی یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں کی تعداد برابر ہو گی۔ 1945ء میں ان تجاویز پر غور کرنے کے لیے شملہ کے مقام پر کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کونسل میں پانچ مسلم اراکین شامل کرنے کی تجویز تھی جبکہ کانگریس کا مطالبہ تھا کہ وہ ایک مسلم نمائندہ نامزد کرے گی قائد اعظم نے کہا کہ پانچوں مسلم اراکین کو مسلم لیگ ہی نامزد

کرے گی کیونکہ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہی ہے۔ اسی نکتہ پر شملہ کانفرنس ناکام ہوئی۔

س 3: شملہ کانفرنس میں سیاسی جماعتوں کی نمائندگی کے بارے میں کیا طے پایا تھا؟ (K.B)

ج: **سیاسی جماعتوں کی نمائندگی**

وائسرائے لارڈ ویول نے اعلان کیا کہ وائسرائے کی انتظامی کونسل میں تمام تر ہندوستانی اراکین شامل ہوں گے۔ اس میں تمام تر سیاسی جماعتوں کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی ملے گی یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں کی تعداد برابر ہوگی۔ 1945ء میں ان تجاویز پر غور کرنے کے لیے شملہ کے مقام پر کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

س 4: عام انتخابات 46-1945ء میں مسلم لیگ کو کیا فائدہ ہوا؟ (K.B)

ج: **مسلم لیگ کو فائدہ**

جب شملہ کانفرنس میں اس بات کا فیصلہ نہ ہوا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے تو اس بات کا فیصلہ 46-1945ء کے انتخابات میں ہوا۔ مسلم لیگ نے زبردست کامیابی حاصل کی اور مسلمانوں کے لیے مخصوص نشستوں پر مکمل کامیابی حاصل کر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بن کر سامنے آئی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **ویول پلان پیش ہوا:** (K.B)
(A) 1945ء میں (B) 1946ء میں (C) 1947ء میں (D) 1948ء میں

2۔ **شملہ بھارت کی ریاست کا ایک تفریحی مقام ہے:** (K.B)
(A) یو۔پی (B) ہماچل پردیش (C) سی۔پی (D) بہار

3۔ **وائسرائے لارڈ ویول نے اعلان کیا کہ وائسرائے کی انتظامی کونسل میں تمام اراکین شامل ہوں گے:** (K.B)
(A) پاکستان (B) انگریز (C) برطانوی (D) ہندوستانی

4۔ **شملہ کے مقام پر کانفرنس کا انعقاد کب ہوا؟** (K.B)
(A) 1945ء (B) 1946ء (C) 1947ء (D) 1948ء

5۔ **شملہ کانفرنس کے مطابق انتظامی کونسل میں مسلم ارکان شامل ہوں گے:** (K.B)
(A) چار (B) پانچ (C) چھ (D) سات

6۔ **شملہ کانفرنس میں کانگریس کتنے مسلم نمائندے انتظامی کونسل میں اپنی جماعت سے نامزد کرنا چاہتی تھی؟** (K.B)
(A) دو (B) تین (C) ایک (D) چار

کابینہ مشن پلان 1946ء (CABINET MISSION PLAN 1946)

تفصیلی سوالات

س 1: کابینہ مشن پلان 1946ء کے نمایاں پہلو بیان کیجیے۔ (K.B)(LHR 2017, GRW 2013, 14)

ج: **کابینہ مشن پلان 1946ء**

پس منظر:

1945ء میں انگلستان میں لیبر پارٹی کی حکومت آئی۔ برطانوی حکومت نے ہندوستان میں بڑھتی ہوئی سیاسی بے چینی کے پیش نظر کابینہ مشن بھیجا اس مشن کے دو بنیادی مقاصد تھے۔

- ہندوستان کی دستوری حیثیت اور حکومت کی شکل واضح کر دی جائے

www.ilmkidunya.com

- مسلمانوں اور ہندوؤں میں نفرتوں کی خلیج کم کر کے ہندوستان کو متحد رکھنے کی کوشش کی جائے لیکن انتخابات نے ثابت کر دیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔

کابینہ مشن کے ارکان:

کابینہ مشن کے تمام ارکان کا تعلق برطانوی کابینہ سے تھا اس لیے اسے کابینہ مشن کہا جاتا ہے۔ کابینہ مشن تین ارکین پر مشتمل تھا جو کہ درج ذیل ہیں:

- سر سٹیفورڈ کرپس
- اے۔وی۔ الیگزینڈر
- سر پیتھک لارنس

مختلف سیاسی رہنماؤں سے مذاکرات:

کابینہ مشن کے ارکان نے تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے ملاقات کی مگر کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے۔

کابینہ مشن منصوبے کا اعلان:

16 مئی 1946ء کو ان اراکین نے ایک منصوبے کا اعلان کیا۔ جس کے نمایاں پہلو درج ذیل تھے:

- **یونین کا قیام:**

برصغیر میں یونین قائم کی جائے گی جو امور خارجہ، دفاع اور مواصلات کی ذمہ دار ہو گی۔

- **صوبوں کے اختیارات:**

مرکزی امور کے علاوہ باقی تمام اختیارات صوبوں کو دیے جائیں گے۔

- **گروپوں کی تشکیل:**

صوبوں کو اختیار ہو گا کہ وہ باہم گروپ بنالیں اور ہر گروپ اپنا دستور مرتب کرے۔

- **آئین میں تبدیلی:**

ہر دس سال کے بعد صوبوں کو اختیار ہو گا وہ کثرت رائے سے آئین میں تبدیلی کا مطالبہ کر سکیں۔

یومِ راست اقدام (Direct Action Day):

16 اگست 1946ء کو مسلم لیگ نے عوامی سطح پر یومِ راست اقدام منانے کا فیصلہ کیا کیونکہ ہندو انگریزوں کے بعد برصغیر پر حکومت کا خواب دیکھ رہے تھے۔ اس روز برصغیر میں جگہ جگہ جلسے کیے گئے جس میں کانگریس کے عزائم کو بے نقاب کیا گیا۔

حاصل کلام:

غرض یہ کہ کابینہ مشن پلان ہندو اور مسلمانوں کے درمیان تعلقات کی بہتری اور متحدہ ہندوستان کا قیام چاہتی تھی لیکن پاکستان کے نظریے کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے کانگریس نے اسے ماننے سے انکار کر دیا کابینہ مشن پلان بھی ناکامی کا شکار رہا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: کابینہ مشن کو کس نے اور کب ہندوستان بھیجا؟ (K.B)

ج: **کابینہ مشن**

برطانوی وزیر اعظم لارڈ ایٹلی نے 1946ء میں ہندوستان میں بڑھتی ہوئی سیاسی بے چینی کے پیش نظر کابینہ مشن بھیجا جو کہ تین ارکان پر مشتمل تھا۔

س2: کابینہ مشن کے بنیادی مقاصد کیا تھے؟ (K.B)

ج: **کابینہ مشن کے مقاصد**

اس مشن کے دو بنیادی مقاصد تھے:

- ایک ہندوستان کی دستوری حیثیت اور حکومت کی شکل واضع کر دی جائے۔
- دوسرا مقصد مسلمانوں اور ہندوؤں میں نفرتوں کی خلیج کم کر کے ہندوستان کو متحد رکھنے کی کوشش کی جائے لیکن انتخابات نے ثابت کر دیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔

www.ilmkidunya.com

س3: کابینہ مشن کی تجاویز تحریر کریں۔ (K.B)

ج: **کابینہ مشن تجاویز**

کابینہ مشن کے نمایاں پہلو درج ذیل ہیں:

- برصغیر میں یونین قائم کی جائے گی جو امور خارجہ، دفاع اور مواصلات کی ذمہ دار ہوگی۔
- مرکزی امور کے علاوہ باقی تمام اختیارات صوبوں کو دیے جائیں گے۔
- صوبوں کو اختیار ہوگا کہ وہ باہم گروپ بنالیں اور ہر گروپ اپنا دستور مرتب کرے۔
- ہر دس سال کے بعد صوبوں کو اختیار ہوگا وہ کثرت رائے سے آئین میں تبدیلی کا مطالبہ کر سکیں۔

س4: یوم راست اقدام کب بنایا گیا؟ (K.B)

ج: **یوم راست**

16 اگست 1946ء کو مسلم لیگ نے عوامی سطح پر یومِ راست اقدام منانے کا فیصلہ کیا کیونکہ ہندو انگریزوں کے بعد برصغیر پر حکومت کا خواب دیکھ رہے تھے۔ اس روز برصغیر میں جگہ جگہ جلسے کیے گئے جس میں کانگریس کے عزائم کو بے نقاب کیا گیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ انگلستان میں لیبر پارٹی کی حکومت آئی: (K.B)

(A) 1944ء　(B) 1945ء　(C) 1946ء　(D) 1947ء

2۔ برطانوی حکومت نے ہندستان میں بڑھتی ہوئی سیاسی بے چینی کے پیش نظر مشن بھیجا: (K.B)

(A) کرپس مشن　(B) لارڈ ویول　(C) کابینہ مشن　(D) شملہ کانفرنس

3۔ کابینہ مشن پلان کتنے ارکان پر مشتمل تھا؟ (K.B)

(A) تین　(B) چار　(C) پانچ　(D) چھ

4۔ کابینہ مشن کے بنیادی مقاصد تھے: (K.B)

(A) ایک　(B) دو　(C) تین　(D) چار

5۔ کابینہ مشن اراکین نے منصوبے کا اعلان کیا: (K.B)

(A) 16 مئی 1947ء　(B) 16 مئی 1946ء　(C) 16 جون 1946ء　(D) 18 مئی 1946ء

6۔ کابینہ مشن کے مطابق صوبے یونین سے علیحدہ ہو سکتے ہیں: (K.B)

(A) دس سال بعد　(B) بیس سال بعد　(C) تیس سال بعد　(D) چالیس سال بعد

7۔ مسلم لیگ نے یوم راست اقدام منانے کا فیصلہ کیا: (K.B)

(A) 16 جون 1946ء　(B) 15 اگست 1647　(C) 14 اگست 1945　(D) 16 اگست 1946ء

عبوری حکومت کا قیام (INTERIM GOVERNMENT)

تفصیلی سوالات

س1: عبوری حکومت 47-1946ء پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **عبوری حکومت 47-1946ء**

قائداعظمؒ اور لیاقت علی خان

پس منظر:

ستمبر 1946ء میں وائسرائے نے کانگریس کو عبوری حکومت قائم کرنے کو کہا۔ مناسب تو یہ تھا کہ وائسرائے مسلم لیگ کو عبوری حکومت تشکیل دینے کی دعوت دیتا۔ کیونکہ اس جماعت نے

www.ilmkidunya.com

پورا کابینہ مشن پلان منظور کر لیا تھا۔ پلان میں درج تھا کہ ایک بڑی جماعت آمادہ ہو گی تو مکمل پلان نافذ کر دیا جائے گا لیکن ایسا نہ ہوا۔

عبوری حکومت میں شمولیت:

مسلم لیگ کے اجلاس میں سوچا گیا کہ 39-1937ء کی کانگرسی وزارتوں کے دور کو دہرانا نہیں چاہیے ورنہ ہندو دوبارہ ظلم و زیادتیاں کریں گے۔ مزید یہ بھی نظر آرہا تھا کہ انگریز ہندوستان چھوڑنے والے تھے۔ ایسے حالات میں اگر کانگریس کی حکومت کی اجارہ داری ہوتی تو مسلمانوں کے لیے بہت سے مسائل کھڑے ہو جاتے۔ ان حالات میں مسلم لیگ نے میدان خالی چھوڑنے کے بجائے عبوری حکومت میں شامل ہونے کا ارادہ کیا۔

مسلم لیگی وزراء کے نام:

عبوری حکومت کے لیے پانچ مسلم لیگی ارکان کے نام تجویز کیے، پانچ مسلم لیگی وزراء درج ذیل تھے:

- لیاقت علی خان
- آئی آئی چندریگر
- سردار عبدالرب نشتر
- راجہ غضنفر علی خان
- اقلیتی رکن جوگندر ناتھ منڈل

عبوری حکومت کی ناکامی:

عبوری حکومت کانگریس اور مسلم لیگ کے اختلافات کی وجہ سے مؤثر انداز میں کام نہ کر پائی۔ ان حالات میں مسلم لیگ کا دو قومی نظریے کی بنیاد پر الگ وطن کا مطالبہ زور پکڑتا گیا۔

برطانوی حکومت کا خاتمہ:

وزیر اعظم برطانیہ نے 20 فروری 1947ء کو اعلان کیا کہ حکومت جون 1948ء تک اقتدار منتخب نمائندوں کے حوالے کر دی گی۔ اس طرح پاکستان کا قیام قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا۔

حاصل کلام:

عبوری حکومت کے قیام پر مسلم لیگ نے شمولیت کا اعلان تو کیا مگر کابینہ مشن کے مکمل نافذ نہ کرنے پر مسلمانوں نے یوم راست اقدام منایا اور عبوری حکومت کے قیام میں مشکلات پیدا کیں جس کے نتیجے میں برطانوی حکومت نے اقتدار سیاسی جماعتوں کے حوالے کرنے کا اعلان کر دیا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س 1: عبوری حکومت میں شامل پانچ مسلم لیگی وزراء کے نام لکھیں؟ (K.B)

ج: **مسلم لیگی وزراء**

عبوری حکومت کے لیے پانچ مسلم لیگی ارکان کے نام تجویز کیے، جن میں لیاقت علی خان، آئی آئی چندریگر، سردار عبدالرب نشتر، راجہ غضنفر علی خان اور اقلیتی رکن جوگندر ناتھ منڈل شامل تھے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **وائسرائے نے کانگریس کو عبوری حکومت قائم کرنے کو کہا:** (K.B)

(A) ستمبر 1945ء (B) اکتوبر 1946ء (C) ستمبر 1946ء (D) اکتوبر 1947ء

2۔ **عبوری حکومت میں مسلم لیگ کے وزراء شامل ہوئے:** (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) تین (B) چار (C) پانچ (D) چھ

3۔ مسلم لیگ نے کس غیر مسلم ممبر کو کابینہ میں شامل کیا؟ (K.B)

(A) راج گوپال (B) جوگندر ناتھ منڈل (C) نہرو (D) سردار پاٹیل

4۔ وزیر اعظم برطانیہ نے کب اعلان کیا کہ حکومت جون 1948ء تک اقتدار منتخب نمائندوں کے حوالے کر دے گی؟ (K.B)

(A) 20 فروری 1947ء (B) 30 فروری 1947ء (C) 35 فروری 1947ء (D) 15 فروری 1947ء

3 جون 1947ء کا منصوبہ (3RD JUNE 1947 PLAN)

تفصیلی سوالات

س1: 3 جون 1947ء کے اہم نکات بیان کریں۔ نیز ریڈ کلف ایوارڈ کو برصغیر کی تقسیم میں کیسے استعمال کیا گیا؟ (K.B)(GRW 2016, LHR 2016)

ج: **3 جون 1947ء کا منصوبہ**

پس منظر:

لارڈ ویول بطور وائسرائے نہ تو ویول پلان کو کامیاب بنا سکا اور نہ ہی کابینہ مشن پلان کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ کانگرس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش میں آدھے کابینہ مشن پلان پر عمل درآمد کی کوشش کی گئی یعنی صوبوں کے گروپ نہ بنانے اور عبوری حکومت و آئین سازی کے کاموں پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا۔ قائد اعظمؒ نے مصلحتاً عبوری حکومت میں تو مسلم لیگ کو شریک ہونے کی اجازت دے دی لیکن انھوں نے آئین ساز اسمبلی کے اجلاسوں کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا۔ قائد اعظم پورے پلان پر عمل درآمد چاہتے تھے۔ اس طرح آئین سازی کا عمل جاری نہ ہو سکا اور جو تعطل پیدا ہوا اس سے مایوس ہو کر حکومتِ برطانیہ نے نئی راہ اختیار کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ اقتدار کی منتقلی کے آخری مرحلے پر عمل درآمد کے لیے برطانوی حکومت نے لارڈ ویول کی جگہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو مارچ 1947ء میں وائسرائے ہند بنا کر بھیجا تاکہ برصغیر کی تقسیم کا عمل پورا کیا جا سکے۔

برصغیر کی تقسیم کا اعلان:

3 جون 1947ء کو برصغیر کی تقسیم کا اعلان کیا گیا جس کی رو سے اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ 14 اگست 1947ء تک اقتدار ہندوستان کے نمائندوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔

صوبہ پنجاب اور بنگال:

3 جون 1947ء کے منصوبے میں ایک شق یہ بھی تھی کہ پنجاب اور بنگال کی اسمبلیوں کے ہندو اور مسلمان اراکین کے الگ الگ اجلاس ہوں گے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ان صوبوں کو تقسیم کر دیا جائے اور صوبوں کی حد بندی ایک مشن کرے گا۔

صوبہ سندھ:

سندھ اسمبلی کثرت رائے سے صوبے کے مستقبل کا فیصلہ کرے گی۔ سندھ اسمبلی نے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔

صوبہ سرحد اور سلہٹ:

صوبہ سرحد اور سلہٹ کے عوام پاکستان یا بھارت میں شمولیت کا فیصلہ استصواب رائے کے ذریعے کریں گے۔

بلوچستان:

بلوچستان کا فیصلہ شاہی جرگہ کرے گا۔

قانون آزادی ہند 1947ء

www.ilmkidunya.com

3 جون کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے برطانوی پارلیمنٹ نے 18 جولائی 1947ء کو قانون آزادی ہند منظور کیا۔ ہندوستان دو ریاستوں پاکستان اور بھارت میں تقسیم کر دیا گیا۔

ریڈکلف ایوارڈ

تقسیم ہند کے منصوبے میں پنجاب اور بنگال کی حد بندی کے لیے ایک باؤنڈری کمیشن کے قیام کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ قائد اعظم محمد علی جناح کا خیال تھا کہ اس نازک ذمہ داری کے لیے پریوی کونسل کے کسی تجربہ کار منصف کا انتخاب کیا جائے گا۔ اس کے برعکس 3 جون 1947ء کو لندن کے ایک غیر معروف وکیل سیرل ریڈ کلف کو یہ کام سونپ دیا گیا۔ 47 سالہ ریڈ کلف نے اس سے قبل کبھی ہندوستان کا دورہ نہیں کیا تھا۔ اس امر کو اس کے انتخاب کی خوبی بتایا گیا کہ ہندوستان میں سیاسی قیادت سے براہ راست تعلق نہ ہونے کے باعث ریڈ کلف غیر جانبداری کے تقاضے پورے کر سکے گا۔ البتہ یہ بات بھی اتنی ہی اہم تھی جسے نظر انداز کر دیا گیا کہ ہندوستان کے سیاسی، تاریخی، جغرافیائی اور ثقافتی حالات سے مکمل طور پر نابلد ہونے کے باعث ریڈ کلف اس اہم ذمہ داری کے لیے قطعی طور پر ناموزوں تھا۔ حکومت نے تقسیم برصغیر کا فیصلہ کر لیا۔ دو مملکتوں کے قیام کا اصولی مؤقف تسلیم کر کے حکومت نے تفاصیل طے کیں اور مختلف صوبوں اور ریاستوں سے مستقبل کے بارے میں لائحہ عمل مرتب کیا۔

پنجاب کی تقسیم:

پنجاب کے علاقوں کی تقسیم کا فیصلہ ہونے لگا تو برطانوی حکومت نے سر ریڈ کلف کی سربراہی میں ایک حد بندی کمیشن قائم کیا۔ پنجاب کی حد بندی کے لیے پاکستان کی طرف سے جسٹس محمد منیر اور جسٹس دین محمد تھے۔ بھارت کے نمائندے جسٹس مہر چند مہاجن اور جسٹس تیجا سنگھ تھے۔ یہ سب حضرات ہائیکورٹ کے جج تھے۔

بنگال کی تقسیم:

بنگال کے علاقوں کی تقسیم کا فیصلہ ہونے لگا تو برطانوی حکومت نے سر ریڈ کلف کی سربراہی میں ایک حد بندی کمیشن قائم کیا۔ بنگال کی حد بندی کے لیے پاکستان کی طرف سے جسٹس ابو صالح محمد اکرم اور ایس۔ اے رحمان تھے۔ بھارت کی طرف سے سی۔ سی بسواس اور بی۔ کے مکرجی تھے۔

ریڈکلف کی ناانصافیاں:

تقسیم کے وقت وائسرائے اور ان کے عملہ نے کانگریس سے گٹھ جوڑ کر کے حد بندی کا فیصلہ کر لیا اور ریڈ کلف کو دستخط کرنے والی مشین کے طور پر استعمال کیا گیا۔

- تقسیم میں ریڈ کلف نے مشرقی پنجاب کے مسلم اکثریت کے کئی علاقے بھارت میں شامل کیے۔
- پاکستان کو ستلج، بیاس اور راوی کے پانی سے محروم کر دیا۔
- بھارت کی سرحد کو کشمیر کے ساتھ ملا دیا۔

مسئلہ کشمیر:

گورداسپور کے راستے بھارت نے کشمیر پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوا جو آج تک حل نہیں ہو سکا۔

ریڈکلف کی ناقص منصوبہ بندی:

ریڈ کلف کی ناقص منصوبہ بندی کے باعث پاکستان کو کئی مسائل سے دوچار ہونا پڑا۔

صبح آزادی

www.ilmkidunya.com

آزادی کا تصور قوموں کی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ 14 اگست 1947ء 27 رمضان المبارک کو پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔

حاصل کلام:

3 جون 1947ء کے منصوبے کے تحت برصغیر کو دو حصوں میں تقسیم کیے جانے کے لیے لائحہ عمل تیار کیا گیا جس کے لیے حد بندی کمیشن اور استصواب رائے کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ سریڈ کلف ایوارڈ اس تقسیم کے سربراہ تھے اور حد بندی کمیشن کے سربراہ تھے جنہوں نے ناانصافی سے کام لیا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے بارے میں کیا فیصلہ کیا گیا؟ (K.B)

ج: **پنجاب اور بنگال کی تقسیم**

3 جون 1947ء کے منصوبے میں ایک شق یہ بھی تھی کہ پنجاب اور بنگال کی اسمبلیوں کے ہندو اور مسلمان اراکین کے الگ الگ اجلاس ہوں گے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ان صوبوں کو تقسیم کر دیا جائے اور صوبوں کی حد بندی ایک کمیشن کرے گا۔

س2: قانون آزادی ہند کب مظور ہوا؟ (K.B)

ج: **قانون آزادی ہند**

3 جون 1947ء کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے برطانوی پارلیمنٹ نے 18 جولائی 1947ء کو قانون آزادی ہند منظور کیا۔ ہندوستان دو ریاستوں پاکستان اور بھارت میں تقسیم کر دیا گیا۔

س3: صوبہ پنجاب کے لیے بنائے گئے حد بندی کمیشن کے ممبران کون کون تھے؟ (K.B)

ج: **پنجاب کا حد بندی کمیشن**

صوبہ پنجاب کے لیے بنائے گئے حد بندی کمیشن کے ممبران درج ذیل ہیں:

- پنجاب کے لیے حد بندی کمیشن کا سربراہ ایک برطانوی وکیل سر ریڈ کلف کو بنایا گیا۔
- پنجاب کی حد بندی کمیشن کے لیے پاکستان کی طرف سے جسٹس محمد منیر اور جسٹس دین محمد تھے۔
- پنجاب کی حد بندی کمیشن کے لیے بھارت کی طرف سے جسٹس مہر چند مہاجن اور جسٹس تیجا سنگھ تھے۔

س4: صوبہ بنگال کے لیے بنائے گئے حد بندی کمیشن کے ممبران کون کون تھے؟ (K.B)

ج: **بنگال کا حد بندی کمیشن**

صوبہ بنگال کے لیے بنائے گئے حد بندی کمیشن کے ممبران درج ذیل ہیں:

- بنگال کے لیے حد بندی کمیشن کا سربراہ ایک برطانوی وکیل سر ریڈ کلف کو بنایا گیا۔
- مسلمانوں کی جانب سے جسٹس ابو صالح محمد اکرم اور جسٹس ایس۔ اے رحمان تھے۔
- غیر مسلموں کی طرف سے جسٹس سی۔ سی۔ بسواس اور جسٹس بی۔ اے مکرجی تھے۔

س5: ریڈ کلف ناانصافی سے پاکستان کو کشمیر کے مسئلہ کا سامنا کیسے کرنا پڑا؟ (U.B)

ج: **مسئلہ کشمیر**

www.ilmkidunya.com

تقسیم میں ریڈ کلف نے مشرقی پنجاب کے مسلم اکثریت کے کئی علاقے بھارت میں شامل کر کے ایک طرف پاکستان کو ستلج، بیاس اور راوی کے پانی سے محروم کر دیا جبکہ دوسری جانب بھارت کی سرحد کو کشمیر کے ساتھ ملا دیا۔ گورداسپور کے راستے بھارت نے کشمیر پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوا جو آج تک حل نہیں ہو سکا۔ ریڈ کلف کی ناقص منصوبہ بندی کے باعث پاکستان کو کئی مسائل سے دوچار ہونا پڑا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ برصغیر کی تقسیم کا اعلان کیا گیا: (K.B)
(A) 1 جون 1947ء (B) 3 جون 1947ء (C) 2 جون 1947ء (D) 5 جون 1947ء

2۔ برطانوی حکومت نے اقتدار ہندوستان کے نمائندوں کے حوالے کرنے کا اعلان کیا: (K.B)
(A) 13 اگست 1947ء کو (B) 15 اگست 1947ء کو (C) 14 اگست 1947ء کو (D) 16 اگست 1947ء کو

3۔ برطانوی پارلیمنٹ نے قانون آزادی ہند منظور کیا: (K.B)
(A) 18 جون 1947ء کو (B) 17 اگست 1947ء کو (C) 18 جولائی 1947ء کو (D) 16 مئی 1946ء کو

4۔ پنجاب اور بنگال کے کے لیے حد بندی کمیشن کا سربراہ تھا: (K.B)
(A) سر ریڈ کلف (B) کرپس (C) لارڈ ماؤنٹ بیٹن (D) منٹو مارلے

5۔ بھارت نے کس راستے کے ذریعے کشمیر پر قبضہ کیا: (K.B)
(A) پٹھان کوٹ (B) گورداسپور (C) بٹالہ (D) سیالکوٹ

6۔ 14 اگست 1947ء کو پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرا: (K.B)
(A) 24 رمضان المبارک (B) 23 جمادی الثانی (C) 22 شعبان (D) 27 رمضان المبارک

7۔ قائد اعظم محمد علی جناحؒ پاکستان کے پہلے بنے: (K.B)
(A) وزیر اعظم (B) لیڈر (C) گورنر جنرل (D) قائد

قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیام پاکستان میں کردار

تفصیلی سوالات

س 1: قائد اعظم کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیام پاکستان میں کردار کو بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر: 3)(GRW 2015, 17, LHR 2013, 15)(K.B)

ج: **قائد اعظم کا قیام پاکستان میں کردار**

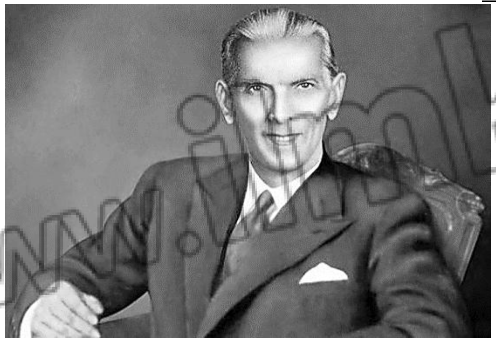

تعارف:

قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت نے جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی تقدیر بدل دی۔ انگریزوں اور ہندوؤں کو ہندوستان تقسیم کرنے پر مجبور کر دیا۔ قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ دس سال کی عمر میں آپ کو سندھ مدرسہ ہائی سکول کراچی میں داخل کروا دیا گیا۔ 1892ء میں میٹرک کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے آپؒ لندن چلے گئے وہاں لنکن ان کالج (موجودہ یونیورسٹی) میں قانون کی تعلیم حاصل کی۔

سیاست میں دلچسپی:

سیاست میں آپ کی دلچسپی اس وقت شروع ہوئی جب آپ انگلستان میں تھے۔ آپ پہلے کانگریس میں شامل ہوئے۔ اُس وقت وہ ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے۔ آپ کو ہندو مسلم اتحاد کا سفیر بھی کہا جاتا تھا۔

وائسرائے ہند کی کونسل کے رکن:

1909ء میں ہندوستان میں ''منٹو مارلے اصلاحات'' کا نفاذ ہوا۔ وائسرائے ہند کی کونسل کے ارکان کی تعداد بھی سولہ سے بڑھ کر اٹھائیس کر دی گئی۔ ممبئی کے مسلمانوں نے اس کے لیے قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا نمائندہ منتخب کیا۔

مسلم لیگ میں شمولیت:

1913ء میں آپ مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور مسلم لیگ نے ان کے کہنے پر اپنے دستور میں ترمیم کرتے ہوئے حکومت خود اختیاری کو اپنا مقصدِ حیات بنایا۔ آپ کی مدبرانہ سیاست نے برطانوی راج کی جڑیں ہلا کر رکھ دیں۔ کانگریس کی مسلم دشمن پالیسیوں کے باعث 1920ء میں کانگریس چھوڑ دی۔

ہندو مسلم اتحاد کے سفیر:

دسمبر 1916ء میں مسلم لیگ اور کانگریس لکھنؤ میں ایک ساتھ اپنے اپنے سالانہ جلسے کرنے پر رضامند ہو گئیں۔ مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت قائداعظم محمد علی جناحؒ نے کی۔ اُنھوں نے اپنے خطبے میں فرمایا:

''ہم کوئی انعام یا رعایت نہیں چاہتے اور نہ ہی کسی امتیازی سیاسی سلوک کے آرزومند ہیں''۔

اس مقام پر دونوں سیاسی جماعتوں نے ایک تاریخی معاہدہ کیا جسے ''میثاقِ لکھنؤ'' کہتے ہیں۔ اسی مقام پر اُنھیں ''ہندو مسلم اتحاد کے سفیر'' کے لقب سے نوازا گیا۔

وائسرائے ہند کی کونسل سے استعفیٰ:

1919ء میں حکومت برطانیہ نے رولٹ ایکٹ منظور کیا۔ اس کے تحت حکومت کو وارنٹ اور مقدمہ چلائے بغیر گرفتاری کا اختیار دے دیا گیا۔ اس قانون کے تحت ملزم کو صفائی کا موقع دیے بغیر خفیہ مقدمہ چلایا جا سکتا تھا۔ قائداعظمؒ نے اس مسودہ قانون کی مخالفت کی اور اسے غیر آئینی قرار دیا۔ احتجاجاً انھوں نے وائسرائے ہند کی کونسل سے استعفیٰ دے دیا۔

رولٹ ایکٹ کی مذمت:

قائداعظمؒ نے رولٹ ایکٹ کی مخالفت کی اور اس موقع پر انھوں نے فرمایا:

''میں محسوس کرتا ہوں کہ جو حکومت زمانہ امن میں ایسے قانون کو منظور کرتی ہے وہ مہذب حکومت کہلانے کا کوئی حق نہیں رکھتی تاہم مجھے امید ہے وزیر امور ہند تاجدارِ برطانیہ کو یہ مشورہ دیں گے کہ وہ اس کالے قانون کو مسترد کر دے۔''

قائداعظمؒ کے چودہ نکات:

1929ء میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مشہور چودہ نکات پیش کیے۔

گول میز کانفرنسوں میں شرکت:

تین گول میز کانفرنسیں 1930ء سے 1932ء تک لندن میں ہوئیں۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی دو کانفرنسوں میں شرکت کی۔ یہ کانفرنسیں ناکام ہو گئیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پر ردعمل:

حکومت برطانیہ نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء منظور کیا۔ کانگریس اور مسلم لیگ دونوں جماعتوں نے ہی اسے ناپسند کیا۔ تاہم اس کے صوبائی حصہ کو قائداعظمؒ کی تحریک پر قبول کر لیا گیا۔ 37-1936ء کے عام انتخابات میں دونوں جماعتوں نے حصہ لیا۔

مسلم لیگ کی صدارت:

www.ilmkidunya.com

1934ء میں قائداعظم محمد علی جناحؒ، علامہ محمد اقبالؒ اور دوسرے سرکردہ مسلم لیگی رہنماؤں کے کہنے پر انگلستان سے وطن واپس آ گئے۔ ان کو مسلم لیگ کی صدارت سونپ دی گئی۔ آپ نے دن رات ایک کر کے مسلمانوں کو اس کے پرچم تلے جمع کیا۔

قرارداد لاہور کی صدارت:

1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے مسلمانوں نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک الگ خطہ کی ضرورت ہے جس میں وہ اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اپنی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔ اس جلسہ کی صدارت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی۔

انتخابات میں کامیابی:

مسلم لیگ نے 46-1945ء کے انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کر کے انگریزوں اور ہندوؤں پر واضح کر دیا کہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہے اور پورے ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندگی کر رہی ہے۔ ان انتخابات میں آپ کی قیادت میں مسلم لیگ نے مرکز میں 100 فیصد اور صوبائی اسمبلیوں میں 90 فیصد کامیابی حاصل کی۔

کابینہ مشن کی تجاویز کا مقابلہ:

آپ نے کابینہ مشن کی تجاویز کا، جن کے تحت انگریز کانگریس کو حکومت دینا چاہتے تھے۔ ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہندوؤں کی ہر چال کو ناکام بنا دیا۔ اس مشن کو بالآخر تسلیم کرنا پڑا کہ مسلم لیگ کو کسی طور بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

پہلے گورنر جنرل:

14 اگست 1947ء کو پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔ 15 اگست 1947ء کو قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس نئی اسلامی خود مختار ریاست کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

قائداعظم کی علالت:

قیام پاکستان سے کچھ عرصہ پہلے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی صحت خراب ہو گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود وہ دن رات اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

قائداعظمؒ کی وفات:

قائداعظم کو آرام کا ہرگز موقع نہ ملا۔ جس کی وجہ سے ان کی طبیعت اور زیادہ خراب ہوئی۔ جولائی 1948ء میں بیماری نے شدت اختیار کر لی۔ آخر کار 11 ستمبر 1948ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

حاصل کلام:

قائداعظم کی مدبرانہ، مصلحانہ اور قائدانہ صلاحیتوں نے مسلمانوں کو جلا بخشی۔ ان کی خدمات سے پاکستان دنیا میں وقوع پذیر ہوا۔ قائداعظم نے ہندوؤں اور انگریزوں کا ڈٹ کا مقابلہ کیا۔ قائداعظم جیسے عظیم لیڈر قوموں کی تقدیر بدل دیتے ہیں۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: ممبئی کے مسلمانوں نے منٹو اصلاحات میں وائسرائے کونسل کے ارکان میں کس مسلمان نمائندے کو منتخب کیا؟ (K.B)

ج: **وائسرائے ہند کی کونسل کے رکن**

1909ء میں ہندوستان میں "منٹو مارلے اصلاحات" کا نفاذ ہوا۔ وائسرائے ہند کی کونسل کے ارکان کی تعداد بھی سولہ سے بڑھ کر اٹھائیس کر دی گئی۔ ممبئی کے مسلمانوں نے اس کے لیے قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا نمائندہ منتخب کیا۔

س2: قائداعظم کو ہندو مسلم اتحاد کے سفیر کا لقب کب ملا؟ یا میثاق لکھنؤ کسے کہتے ہیں؟ (K.B)

ج: **ہندو مسلم اتحاد کے سفیر**

دسمبر 1916ء میں مسلم لیگ اور کانگریس لکھنؤ میں ایک ساتھ اپنے سالانہ جلسے کرنے پر رضامند ہو گئیں۔ مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ اس مقام پر دونوں سیاسی جماعتوں نے ایک تاریخی معاہدہ کیا جسے میثاق لکھنؤ کہتے ہیں۔ اسی مقام پر اُنھیں "ہندو مسلم اتحاد کے سفیر" کے لقب سے نوازا گیا۔

س 3: لکھنؤ میں قائداعظم نے اپنے خطبہ صدارت میں کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

ج: **لکھنؤ میں خطبہ صدارت**

قائداعظمؒ نے اپنے خطبے میں فرمایا

"ہم کوئی انعام یا رعایت نہیں چاہتے اور نہ ہی کسی امتیازی سیاسی سلوک کے آرزومند ہیں"۔

اس مقام پر دونوں سیاسی جماعتوں نے ایک تاریخی معاہدہ کیا جسے میثاق لکھنؤ کہتے ہیں۔ اسی مقام پر اُنھیں "ہندو مسلم اتحاد کے سفیر" کے لقب سے نوازا گیا۔

س 4: رولٹ ایکٹ 1919ء کی منظوری پر قائداعظم کا کیا موقف تھا؟ (K.B)

ج: **قائداعظم کا موقف**

1919ء میں حکومت برطانیہ نے رولٹ ایکٹ منظور کیا۔ اس کے تحت حکومت کو وارنٹ اور مقدمہ چلائے بغیر گرفتاری کا اختیار دے دیا گیا۔ اس قانون کے تحت ملزم کو صفائی کا موقع دیے بغیر خفیہ مقدمہ چلایا جا سکتا تھا۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسودہ قانون کی مخالفت کی اور اسے غیر آئینی قرار دیا۔ احتجاجاً انھوں نے وائسرائے ہند کی کونسل سے استعفیٰ دے دیا۔ اس موقع پر انھوں نے فرمایا:

"میں محسوس کرتا ہوں کہ جو حکومت زمانہ امن میں ایسے قانون کو منظور کرتی ہے وہ مہذب حکومت کہلانے کا کوئی حق نہیں رکھتی تاہم مجھے امید ہے وزیر امورِ ہند تاجدارِ برطانیہ کو یہ مشورہ دیں گے کہ وہ اس کالے قانون کو مسترد کر دے۔"

س 5: گورنمنٹ انڈیا ایکٹ کب منظور ہوا کانگریس اور مسلم لیگ نے کیا ردِعمل اختیار کیا؟ (K.B)

ج: **گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ**

حکومت برطانیہ نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء منظور کیا۔ مگر کانگریس اور مسلم لیگ دونوں جماعتوں نے ہی اسے ناپسند کیا۔ تاہم اس کے صوبائی حصہ کو قائداعظمؒ کی تحریک پر قبول کر لیا گیا۔ 37-1936ء کے عام انتخابات میں دونوں جماعتوں نے حصہ لیا۔

س 6: قائداعظم کی سربراہی میں مسلم لیگ نے عام انتخابات 46-1945ء میں کیا نتائج حاصل کیے؟ (K.B)

ج: **انتخابات میں کامیابی**

1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے مسلمانوں نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندگی کر رہی ہے۔ ان انتخابات میں آپ کی قیادت میں مسلم لیگ نے مرکز میں 100 فیصد اور صوبائی اسمبلیوں میں 90 فیصد کامیابی حاصل کی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کب پیدا ہوئے؟** (K.B)

(A) 25 دسمبر 1876ء (B) 25 دسمبر 1877ء (C) 25 دسمبر 1878ء (D) 25 دسمبر 1879ء

2۔ **قائداعظم نے سب سے پہلے کس سیاسی جماعت میں شمولیت اختیار کی؟** (K.B)

(A) کانگریس (B) مسلم لیگ (C) مجلس احرار (D) جمعیت علماء ہند

3۔ **ہندوستان میں منٹو مارلے اصلاحات کا نفاذ ہوا:** (K.B)

(A) 1908ء (B) 1909ء (C) 1910ء (D) 1919ء

4۔ **قائداعظم مسلم لیگ میں شامل ہوئے:** (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) 1912ء (B) 1913ء (C) 1914ء (D) 1915ء

5۔ قائداعظم نے کانگریس کو چھوڑا: (K.B)

(A) 1919ء (B) 1914ء (C) 1920ء (D) 1915ء

6۔ مسلم لیگ اور کانگریس لکھنو ایک ساتھ سالانہ جلسے کرنے پر رضامند ہوئے: (K.B)

(A) دسمبر 1916ء (B) دسمبر 1917ء (C) دسمبر 1918ء (D) مارچ 1916ء

7۔ لکھنو کے مقام پر قائداعظم کو لقب سے نوازا گیا: (K.B)

(A) ہندو مسلم تجارت کے سفیر (B) ہندو مسلم اتحاد کے سفیر (C) ہندو مسلم امن کا سفیر (D) ہندو مسلم دوستی کا سفیر

8۔ حکومت برطانیہ نے رولٹ ایکٹ منظور کیا: (K.B)

(A) 1919ء کو (B) 1920ء کو (C) 1921ء کو (D) 1922ء کو

9۔ قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مشہور چودہ نکات پیش کیے: (K.B)

(A) 1926ء (B) 1927ء (C) 1928ء (D) 1929ء

10۔ پہلی گول میز کانفرنس لندن میں ہوئی: (K.B)

(A) 1930ء (B) 1931ء (C) 1932ء (D) 1933ء

11۔ دوسری گول میز کانفرنس لندن میں ہوئی: (K.B)

(A) 1930ء (B) 1931ء (C) 1933 (D) 1932ء

12۔ تیسری گول میز کانفرنس لندن میں ہوئی: (K.B)

(A) 1932ء (B) 1937ء (C) 1933ء (D) 1930

13۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ منظور کیا گیا: (K.B)

(A) 1939ء کو (B) 1936ء کو (C) 1935ء کو (D) 1938ء کو

14۔ قائداعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ انگلستان سے وطن واپس آئے: (K.B)

(A) 1934ء (B) 1935ء (C) 1936ء (D) 1937ء

15۔ لاہور میں مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا: (K.B)

(A) 1940ء (B) 1930ء (C) 1938ء (D) 1943ء

16۔ 1945-46ء کے انتخابات میں مسلم لیگ نے مرکزی اسمبلی میں کامیابی حاصل کی: (K.B)

(A) 60 فیصد (B) 70 فیصد (C) 80 فیصد (D) 100 فیصد

17۔ 1945-46ء کے انتخابات میں مسلم لیگ نے صوبائی اسمبلیوں میں کامیابی حاصل کی: (K.B)

(A) 80 فیصد (B) 90 فیصد (C) 70 فیصد (D) 100 فیصد

18۔ پاکستان معروض وجود میں آیا: (K.B)

(A) 14 اگست 1947ء (B) 13 اگست 1947ء (C) 14 اگست 1947ء (D) 15 اگست 1947ء

19۔ قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اٹھایا: (K.B)

(A) 14 اگست 1947ء (B) 15 اگست 1947ء (C) 16 اگست 1947ء (D) 17 اگست 1947ء

20۔ قائداعظم اپنے خالق حقیقی سے جا ملے: (K.B)

(A) 11 ستمبر 1949ء (B) 12 اکتوبر 1948ء (C) 11 جون 1950ء (D) 11 ستمبر 1948ء

21۔ پہلی عرب اسرائیل جنگ کب ہوئی؟ (K.B)

(A) 1949ء (B) 1950ء (C) 1950ء (D) 1948ء

22۔ گاندھی کا قتل کس نے کیا؟ (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) ایک ہندو انتہا پسند نے (B) ایک مسلمان انتہا پسند نے (C) ایک سکھ انتہا پسند نے (D) ایک عیسائی انتہا پسند نے

-23 **گاندھی کا قتل کب ہوا؟** (K.B)

(A) 1949ء (B) 1950ء (C) 1950ء (D) 1948ء

ابتدائی مسائل (EARLY PROBLEMS)

تفصیلی سوالات

س 1: پاکستان کی ابتدائی مشکلات کا جائزہ لیں۔ (مشقی سوال نمبر: 4)(MTN 2016, GRW 2017, LHR 2013)(K.B)

پاکستان کی ابتدائی مشکلات کون کون سی تھیں؟ جائزہ لیں۔

ج:

پاکستان کے ابتدائی مسائل

برصغیر کے مسلمانوں کی طویل جدوجہد کے بعد 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ پاکستان کو معرضِ وجود میں آتے ہی بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑا جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

-1 ریڈکلف ایوارڈ

قیامِ پاکستان کے اعلان کے بعد دونوں ممالک کی سرحدوں کے تعین کے لیے وائسرائے نے 30 جون 1947ء کو پنجاب اور بنگال میں حد بندی کمیشن مقرر کیے۔ ایک انگریز قانون دان مسٹر ریڈکلف کو دونوں کمیشنوں کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ اختلافات کی صورت میں اسے ثالثی فیصلہ کرنے کا بھی اختیار دیا گیا۔ اس کمیشن نے جو فیصلہ کیا اسے ریڈکلف ایوارڈ کہتے ہیں۔

کانگریس نوازی:

ریڈکلف ایوارڈ میں سرحدوں کے بارے میں جو اعلان کیا گیا تھا وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا تھا۔ ماؤنٹ بیٹن اور ریڈکلف نے کانگریس نوازی اور ہندو دوستی کا پورا پورا خیال رکھا۔

مسئلہ کشمیر:

پاکستان سے ملے ہوئے مسلم اکثریتی علاقے بھارت کے حوالے کر دیے گئے۔ گورداسپور کا مسلم علاقہ بھارت کو دے کر کشمیر تک اس کی رسائی کو ممکن بنا دیا۔ اس طرح مسئلہ کشمیر پیدا ہوا، جو آج تک حل طلب ہے۔

-2 مہاجرین کی آبادکاری

آزادیِ ہند اور قیامِ پاکستان کے وقت کہیں بھی یہ بات طے نہ تھی کہ پاکستان کے

ہجرت کا ایک منظر

www.ilmkidunya.com

ہندو بھارت جائیں گے اور بھارت کے مسلمان پاکستان چلے جائیں گے۔ بات تو یہ تھی کہ مسلمان اکثریت کے علاقے پاکستان کو مل جائیں گے جن میں اقلیتیں اپنی پوری آزادی کے ساتھ سبز پرچم کے سایہ تلے رہ سکیں گی۔

ہندو مسلم فسادات:

ہندو مسلم فسادات نے نئی مملکت میں مسائل میں مزید اضافہ کر دیا جو کہ درج ذیل ہیں:

- بھارت میں پرُامن آباد مسلمانوں کی بستیاں جلا کر راکھ کر دی گئیں۔
- قتل وغارت کا بازار گرم کیا گیا۔
- زبردستی مسلمانوں کو پاکستان میں دھکیل دیا گیا۔

آبادکاری میں دشواریاں:

مہاجرین اس حال میں پاکستان آئے کہ نئی مملکت کو ان کی بحالی اور آبادکاری میں خاصی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ بے حال لاکھوں لوگ بہت سی مشکلات برداشت کر کے پاکستان آئے تو انہیں عارضی کیمپوں میں رکھا گیا۔

ہیضہ کی وباء:

مہاجرین میں زخمی اور بیمار بھی تھے جن کو مہاجر کیمپوں میں رکھا گیا جہاں ہیضے کی وبا پھوٹ پڑی۔ علاج معالجہ کی ناکافی سہولتوں کی وجہ سے بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

مالی امداد:

اگرچہ یہ نئی مملکت کے لیے ایک زبردست آزمائش تھی مگر مسلمانوں نے دل کھول کر اپنے مہاجر بھائیوں کی مالی امداد کی۔ انھیں کھانا اور لباس مہیا کیا۔ آخر کار یہ مشکل وقت بھی گزر گیا۔

3۔ انتظامی مشکلات

قیام پاکستان کے وقت کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔ قیام پاکستان کے بعد مسلمانوں کو بے شمار انتظامی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

عارضی دفاتر:

مرکزی دفاتر کے لیے گورنر ہاؤس اور سیکرٹریٹ کی عمارتیں خالی کرائی گئیں مگر گنجائش کم تھی اس لیے شہر کے مختلف حصوں میں عارضی دفاتر قائم کیے گئے۔ حتیٰ کہ وزیر بھی بنیادی دفتری سہولتوں سے محروم تھے۔

تجربہ کار عملہ نہ ہونا:

نظم و نسق کا یہ ڈھانچہ اس لیے تباہ حال تھا کہ ماہر اور تجربہ کار عملہ موجود نہ تھا۔ سول سروس کے کل 81 مسلمان افسر پاکستان کے حصے میں آئے جن میں سے زیادہ تر کو اعلیٰ عہدوں کا کوئی تجربہ نہ تھا۔

دفتری ریکارڈ کی کمی:

مرکزی حکومت کا ریکارڈ اور سازوسامان اس لیے کراچی نہ پہنچ سکا کہ ہندوؤں اور سکھ فسادیوں نے ریل کی وہ پٹڑیاں ہی اکھاڑ دیں جن پر چل کر ریل گاڑی نے پاکستان پہنچنا تھا۔

جہاز کرائے پر دینے سے انکار:

بھارتی فضائی کمپنیوں نے مسلمانوں کو جہاز کرائے پر دینے سے انکار کر دیا۔ جو سرکاری ملازمین کسی طرح پاکستان پہنچ چکے تھے ان کے لیے رہائش کا کوئی بندوبست نہ تھا۔

انتظامی صلاحیتیں:

ہندو بھارت جاتے ہوئے دفتری ریکارڈ غائب کر گئے جس کی وجہ سے دفاتر میں کام کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آئیں مگر ان لوگوں نے ہمت نہ ہاری اپنی تمام تر انتظامی صلاحیتیں قوم کے لیے وقف کر دیں اور پاکستان کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کھڑا کر دیا۔

www.ilmkidunya.com

4۔ معاشی مشکلات

قیام پاکستان کے وقت پاکستان کو کئی معاشی مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ آزادی کے وقت پاکستان کے زیادہ تر علاقے پسماندہ تھے۔ نقل و حمل اور مواصلات کی سہولتیں ناکافی تھیں۔ انگریزوں اور ہندوؤں نے جان بوجھ کر مسلم آبادی والے علاقوں کو پسماندہ رکھا۔ یہاں سے وہ اپنی فوج کے لیے جوان تو بھرتی کر کے لے جاتے تھے مگر یہاں کارخانے اور ملیں لگانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔

پاکستان کے حصے میں کارخانے اور بینک

قیام پاکستان کے وقت پاکستان کے حصے میں درج ذیل کارخانے اور بینک آئے:

- مشرقی بنگال جو پاکستان کے حصے میں آیا وہاں دنیا کی 75 فی صد پٹ سن پیدا ہوتی تھی مگر پٹ سن کے سارے کارخانے مغربی بنگال میں تھے جو ہندوستان کے حصے میں آیا اور اس پر مکمل کنٹرول ہندوؤں کا تھا۔
- تقسیم کے وقت متحدہ ہندوستان میں کپڑے کے 394 کارخانے تھے مگر پاکستان کے حصہ میں صرف 14 کارخانے آئے۔
- برصغیر میں بینکوں کی کل شاخیں 487 تھیں مگر پاکستان کے حصے میں 69 شاخیں آئیں۔

کانگریس کی سازش:

دراصل کانگریس کی سازش یہ تھی کہ جب پاکستان اقتصادی طور پر تباہ ہو جائے گا تو یہ ملک چل نہ سکے گا۔ بھارتی حکمرانوں نے پاکستان اور بھارت میں اثاثوں کی مناسب تقسیم میں بھی ناانصافی سے کام لیا۔ وہ حیلوں، بہانوں سے پاکستان کو اُس کا حصہ دینے سے گریز کرتے رہے۔ انھوں نے پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنے کے لیے ہر ممکن حربہ استعمال کیا اور پاکستان کے حصے کے اثاثے روک لیے۔

5۔ فوجی اثاثوں کی تقسیم

برصغیر کی تقسیم کے بعد فوجی اثاثوں کو دونوں نئے ممالک میں تناسب کے مطابق تقسیم کرنا بھی ضروری تھا مگر فوجی اثاثوں کی تقسیم میں بھی انصاف سے کام نہ لیا گیا۔

فوجی اثاثوں کی تقسیم کا تناسب:

حکومت برطانیہ نے یہ طے کیا کہ 3 جون 1947ء کے منصوبے کے مطابق بھارت اور پاکستان میں تمام فوجی اثاثے 64 فیصد اور 36 فیصد کے تناسب سے تقسیم کر دیے جائیں۔

آرڈیننس فیکٹریوں کی تقسیم:

متحدہ بھارت میں 16 اسلحہ بنانے والی فیکٹریاں کام کر رہی تھیں اور اُن میں سے ایک بھی ایسی نہیں تھی جسے پاکستان کو ملنے والے علاقوں میں بنایا گیا ہو۔ بھارتی حکومت اسلحہ بنانے والی فیکٹری تو کیا اس کی مشینری کا کوئی پرزہ بھی پاکستان منتقل کرنے پر آمادہ نہیں تھی۔ کافی تکرار کے بعد طے پایا کہ اسلحہ بنانے والی فیکٹریوں کے حوالے سے پاکستان کو 60 ملین روپے دیے جائیں گے تاکہ وہ اپنی اسلحہ بنانے والی فیکٹری قائم کر سکے۔

حکومتِ ہند کا ردِ عمل:

عام فوجی اثاثوں کی تقسیم کا جو فارمولا بنایا گیا حکومت ہند نے اُسے بھی مسترد کر دیا جس سے حالات مزید پیچیدہ ہو گئے۔ یوں پاکستان کو اپنے جائز حصے سے محروم کر دیا گیا۔

6۔ زرعی مشکلات

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے، جہاں نہری آب پاشی کے بغیر زراعت ممکن نہیں۔ تقسیم ہند کے وقت دریاؤں اور نہروں پر اہم ہیڈ ورکس بھی بھارت کو دے دیے گئے جس کے نتیجے میں ہماری نہروں کا کنٹرول بھارت کے پاس چلا گیا۔

پانی کی فراہمی:

پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کے لیے بھارت نے فیروز پور (دریائے ستلج) اور مادھوپور (دریائے راوی) ہیڈ ورکس سے پاکستان کو پانی کی فراہمی اپریل 1948ء میں روک دی۔ اس چال کا مقصد پاکستان کے زرعی علاقے کو بنجر کرنا اور پاکستان کو معاشی طور پر غیر مستحکم کرنا تھا۔

سندھ طاس معاہدہ:

عالمی بنک کی مدد سے پاکستان اور بھارت کے مابین 1960ء میں ایک معاہدہ "سندھ طاس" طے پایا جس کی وجہ سے پانی کی تقسیم کا مسئلہ حل ہوا۔ جس کے تحت تین دریا راوی، ستلج اور بیاس بھارت کو دے دیے گئے اور دوسرے تین دریا سندھ، جہلم اور چناب پاکستان کو مل گئے۔

7- سیاسی مشکلات

قیام پاکستان کے وقت پاکستان کو کئی سیاسی مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑا جو کہ درج ذیل ہے:

شاہی ریاستوں کا الحاق:

آزادی کے وقت کئی آزاد شاہی ریاستوں (Princely States) نے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا۔ مگر ہندوستان نے بہت ساری ریاستوں پر زبردستی قبضہ کر لیا جن کی تفصیل ذیل میں پیش کی گئی ہے:

- مناوادر
- دیر
- سوات
- جوناگڑھ

بھارت کا ناجائز قبضہ:

بھارت کو ان ریاستوں کا الحاق پسند نہ آیا جس کی وجہ سے بھارت نے درج ذیل ریاستوں پر زبردستی قبضہ کر لیا۔

- بھارت نے جوناگڑھ پر 9 نومبر 1947ء کو قبضہ کر لیا۔
- ریاست کشمیر پر بھی بھارت نے 1947ء کے آخر میں قبضہ کر لیا۔
- قائداعظمؒ کی وفات پر جب قوم غم میں نڈھال تھی بھارت نے 17 ستمبر 1948ء کو حیدرآباد دکن پر بھی قبضہ کر لیا۔

کشمیری عوام کا پاکستان سے الحاق:

بھارت نے پاکستان کے استحکام کے خلاف مسلسل کام کیا۔ کشمیری عوام پاکستان سے الحاق کرنا چاہتے تھے۔ اسی گومگو کی کیفیت میں ریاست میں تحریکِ آزادی نے زور پکڑا اور آزاد کشمیر کا علاقہ پاکستان میں شامل ہو گیا۔

حاصل کلام:

غرض یہ کہ ہندوؤں نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت ہر طرح مسلمانوں کے لیے مسائل پیدا کیے ہندو چاہتے تھے کہ ایسا کمزور پاکستان تشکیل دیا جائے جو اپنے بل بوتے پر کھڑا نہ ہو سکے اور ان کے قبضے میں آ جائے لیکن درج بالا مسائل اور بے شمار مشکلوں کے باوجود پاکستان کے مسلمان جوش جذبے سے کام کرتے رہے اور الحمد اللہ آج تک کوئی طاقت پاکستان کو نقصان نہیں پہنچا سکی۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: ریڈکلف ایوارڈ کسے کہتے ہیں؟ (K.B)

ج: **ریڈکلف ایوارڈ**

قیام پاکستان کے اعلان کے بعد دونوں ممالک کی سرحدوں کے تعین کے لیے وائسرائے نے 30 جون 1947ء کو پنجاب اور بنگال میں حد بندی کمیشن مقرر کیے۔ ایک انگریز قانون دان مسٹر ریڈکلف کو دونوں کمیشنوں کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ اختلافات کی صورت میں اسے ثالثی فیصلہ کرنے کا بھی اختیار دیا گیا۔ اس کمیشن نے جو فیصلہ کیا اسے ریڈکلف ایوارڈ کہتے ہیں۔

س2: قیام پاکستان کے وقت کون کون سی انتظامی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ (U.B)

ج: **انتظامی مشکلات**

قیام پاکستان کے وقت پاکستان کو درج ذیل مشکلات کا سامنا کرنا پڑا:

- مرکزی دفاتر کے لیے گورنر ہاؤس اور سیکرٹریٹ کی عمارتیں خالی کرائی گئیں مگر گنجائش کم تھی اس لیے شہر کے مختلف حصوں میں عارضی دفاتر قائم کیے گئے۔

www.ilmkidunya.com

- وزیر بھی بنیادی دفتری سہولتوں سے محروم تھے۔
- نظم و نسق کا یہ ڈھانچہ اس لیے تباہ حال تھا کہ ماہر اور تجربہ کار عملہ موجود نہ تھا۔
- سول سروس کے کل 81 مسلمان افسر پاکستان کے حصے میں آئے جن میں سے زیادہ تر کو اعلیٰ عہدوں کا کوئی تجربہ نہ تھا۔

س3: قیام پاکستان کے وقت پاکستان کے حصے میں کتنے کارخانے اور بینک آئے؟ (U.B)

ج: **پاکستان کے حصے میں کارخانے اور بینک**

قیام پاکستان کے وقت پاکستان کے حصے میں درج ذیل کارخانے اور بینک آئے:

- مشرقی بنگال جو پاکستان کے حصے میں آیا وہاں دنیا کی 75 فی صد پٹ سن پیدا ہوتی تھی مگر پٹ سن کے سارے کارخانے مغربی بنگال میں تھے جو ہندوستان کے حصے میں آیا اور اس پر مکمل کنٹرول ہندوؤں کا تھا۔
- تقسیم کے وقت متحدہ ہندوستان میں کپڑے کے 394 کارخانے تھے مگر پاکستان کے حصہ میں صرف 14 کارخانے آئے۔
- برصغیر میں بینکوں کی کل شاخیں 487 تھیں مگر پاکستان کے حصے میں 69 شاخیں آئیں۔

س4: قیام پاکستان کے وقت فوجی اثاثوں کا تناسب کیا تھا؟ (K.B)

ج: **فوجی اثاثوں کا تناسب**

حکومت برطانیہ نے یہ طے کیا کہ 3 جون 1947ء کے منصوبے کے مطابق بھارت اور پاکستان میں تمام فوجی اثاثے 64 فیصد اور 36 فیصد کے تناسب سے تقسیم کر دیے جائیں مگر برصغیر کی تقسیم کے بعد فوجی اثاثوں کی تقسیم میں بھی انصاف سے کام نہ لیا گیا۔

س5: بھارت نے پاکستان کے لیے زرعی میدان میں کیسے مشکلات پیدا کیں؟ (U.B)

ج: **زرعی میدان**

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے، جہاں نہری آب پاشی کے بغیر زراعت ممکن نہیں۔ تقسیم ہند کے وقت دریاؤں اور نہروں پر اہم ہیڈ ورکس بھی بھارت کو دے دیے گئے جس کے نتیجے میں ہماری نہروں کا کنٹرول بھارت کے پاس چلا گیا۔ پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کے لیے بھارت نے فیروز پور (دریائے ستلج) اور مادھو پور (دریائے راوی) ہیڈ ورکس سے پاکستان کو پانی کی فراہمی اپریل 1948ء میں روک دی۔ اس چال کا مقصد پاکستان کے زرعی علاقے کو بنجر کرنا اور پاکستان کو معاشی طور پر غیر مستحکم کرنا تھا۔

س6: سندھ طاس معاہدے کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (K.B)

ج: **سندھ طاس معاہدہ**

عالمی بنک کی مدد سے پاکستان اور بھارت کے مابین 1960ء میں ایک معاہدہ "سندھ طاس" طے پایا جس کی وجہ سے پانی کی تقسیم کا مسئلہ حل ہوا۔ جس کے تحت تین دریا راوی، ستلج اور بیاس بھارت کو دے دیے گئے اور دوسرے تین دریا سندھ، جہلم اور چناب پاکستان کو مل گئے۔

س7: بھارت نے پاکستان سے الحاق شدہ کون کون سی ریاستوں پر قبضہ کیا؟ (K.B)

ج: **ریاستوں پر قبضہ**

آزادی کے وقت کئی آزاد شاہی ریاستوں (Princely States) نے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا ان میں مناوادر، دیر، سوات، جونا گڑھ وغیرہ شامل تھیں۔ بھارت کو ان ریاستوں کا الحاق پسند نہ آیا اور بھارت نے درج ذیل ریاستوں پر زبردستی قبضہ کر لیا:

- بھارت نے جونا گڑھ پر 9 نومبر 1947ء کو قبضہ کر لیا۔
- کشمیر پر بھی بھارت نے 1947ء کے آخر میں قبضہ کر لیا۔
- قائد اعظمؒ کی وفات پر جب قوم غم میں نڈھال تھی تو بھارت نے 17 ستمبر 1948ء کو حیدر آباد دکن پر بھی قبضہ کر لیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **وائسرائے ہند نے پنجاب اور بنگال میں حد بندی کمیشن مقرر کیے:** (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) 30 جون 1947ء　(B) 30 مارچ 1940ء　(C) 20 اگست 1945ء　(D) 20 مئی 1945ء

2۔ باؤنڈری کمیشن کے سربراہ کا نام کیا تھا؟ (K.B)

(A) سر سٹیفورڈ کرپس　(B) منٹو مارلے　(C) مسٹر ریڈ کلف　(D) اے وی الیگزینڈر

3۔ اختلافات کی صورت میں ریڈ کلف کو اختیار دیا گیا: (K.B)

(A) اختلافی فیصلے کا　(B) کمیشن ختم کرنے کا　(C) فرد واحد کا اختیار　(D) ثالثی فیصلے کا

4۔ بھارت کی کشمیر تک رسائی کس علاقے کے ذریعے ممکن بنائی گئی؟ (K.B)

(A) گورداسپور　(B) بٹالہ　(C) پٹھان کوٹ　(D) لاہور

5۔ قیام پاکستان کے وقت پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا: (K.B)

(A) کراچی کو　(B) لاہور　(C) فیصل آباد　(D) ملتان

6۔ سول سرس کے کل کتنے مسلمان افسران پاکستان کے حصے میں آئے؟ (K.B)

(A) 72　(B) 77　(C) 88　(D) 81

7۔ مشرقی بنگال میں پٹ سن پیدا ہوتی تھی: (K.B)

(A) 75 فیصد　(B) 70 فیصد　(C) 60 فیصد　(D) 50 فیصد

8۔ ہندوستان کی تقسیم کے وقت متحدہ ہندوستان میں کپڑے کے کارخانے تھے: (K.B)

(A) 392　(B) 391　(C) 393　(D) 394

9۔ پاکستان کے حصہ میں کپڑے کے کارخانے آئے: (K.B)

(A) 12　(B) 13　(C) 14　(D) 15

10۔ تقسیم کے وقت متحدہ ہندوستان میں بینکوں کی کل شاخیں تھیں: (K.B)

(A) 486　(B) 487　(C) 488　(D) 489

11۔ پاکستان کے حصے میں تقسیم کے بعد بینک آئے: (K.B)

(A) 66　(B) 67　(C) 69　(D) 68

12۔ متحدہ ہندوستان میں اسلحہ بنانے والی فیکٹریاں کام کر رہی تھیں: (K.B)

(A) 15　(B) 16　(C) 17　(D) 18

13۔ اسلحہ بنانے والی فیکٹریوں کی مد میں پاکستان کو کتنی رقم دیے جانے کا فیصلہ ہوا؟ (K.B)

(A) 65 ملین روپے　(B) 64 ملین روپے　(C) 61 ملین روپے　(D) 60 ملین روپے

14۔ بھارت نے مغربی پنجاب کو آنے والے پانی کا راستہ روک دیا: (K.B)

(A) اپریل 1947ء　(B) اپریل 1948ء　(C) جون 1948ء　(D) مئی 1947ء

15۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان سندھ طاس معاہدہ طے پایا: (K.B)

(A) 1960ء میں　(B) 1950ء میں　(C) 1948ء میں　(D) 1949ء میں

16۔ ریاست جوناگڑھ پر بھارت نے قبضہ کیا: (K.B)

(A) 9 نومبر 1947ء　(B) 10 نومبر 1948ء　(C) 11 نومبر 1948ء　(D) 12 اکتوبر 1948ء

17۔ ریاست کشمیر پر بھارت نے قبضہ کیا: (K.B)

(A) 1948ء　(B) 1949ء　(C) 1947ء　(D) 1950

18۔ بھارت نے حیدر آباد دکن پر قبضہ کر لیا: (K.B)

(A) 7 ستمبر 1948ء　(B) 17 مارچ 1950ء　(C) 18 جون 1948ء　(D) 17 ستمبر 1948ء

www.ilmkidunya.com

پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات اور کارنامے
(QUAID-E-AZAM'S AND ACHIEVEMENTS AS FIRST GOVERNOR GENERAL)

تفصیلی سوالات

س1: پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم کی خدمات اور کارنامے تحریر کریں۔ (K.B)

ج: گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم کی خدمات

14 اگست 1947ء کو قائداعظمؒ نے گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ لیاقت علی خان پاکستان کے وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ نوزائیدہ مملکت کا دستوری ڈھانچہ تیار نہیں تھا۔ 1935ء کے ایکٹ میں مناسب تبدیلیاں کر کے ملک کا نظام اس کے تحت چلایا گیا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ 13 ماہ گورنر جنرل کی حیثیت سے زندہ رہے۔ اس مدت میں آپ نے اپنی بصیرت اور قائدانہ صلاحیتوں سے اہم قومی معاملات کو سلجھایا جس سے پاکستان اپنے قدموں پر کھڑا ہو سکا۔

ابتدائی مشکلات کا حل:

قائداعظم محمد علی جناحؒ کی قد آور شخصیت نے آزادی کے بعد پیدا ہونے والی مشکلات کو احسن طریقے سے سلجھایا۔ ہندوؤں نے پاکستان کے لیے ہر طرح سے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ابتدائی طور پر قائداعظم کو درج ذیل مشکلات کا سامنا کرنا پڑا:

- جن میں اثاثہ جات کی غیر مساوی تقسیم۔
- مہاجرین کی آبادکاری کا مسئلہ اور ان کے ساتھ ناروا سلوک۔
- انتظامی ریکارڈ کی بروقت نقل و حمل شامل تھی۔

دارالحکومت کا قیام:

قائداعظمؒ نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے فوری طور پر کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا۔

سرکاری ملازمین کو تلقین:

پاکستان کا سیکرٹریٹ بنایا اور سرکاری ملازمین کو مکمل دیانتداری اور ایمانداری سے کام کرنے کی تلقین کی۔

افسران کی پاکستان منتقلی:

آپ نے ہندوستان سے افسران کی منتقلی کے لیے خاص گاڑیاں چلوائیں۔

ہوائی کمپنی سے معاہدہ:

ہوائی کمپنی سے معاہدہ کیا جس سے سرکاری ملازمین کی نقل و حمل شروع ہوئی۔

انتظامی کمیٹی کا قیام:

انتظامی ڈھانچے کی بہتری کے لیے چودھری محمد علی کی سرکردگی میں کمیٹی بنائی۔

سول سروسز کا اجرا:

آپ نے سول سروسز کا اجرا کیا اور سول سروس اکیڈمی بنائی۔

اکاؤنٹس اور فارن سروس کا آغاز:

آپ نے اکاؤنٹس اور فارن سروس کا آغاز بھی کیا۔

فوجی ہیڈ کوارٹر کا قیام:

بحری و بری افواج کو بہتر حالات میں لانے کے لیے ہیڈ کوارٹر بنائے گئے۔

اسلحہ ساز فیکٹری کا قیام:

www.ilmkidunya.com

اسلحہ فیکٹری کا قیام بھی آپ کے دور میں ہوا۔

خارجہ پالیسی اور اس کے مقاصد:

قائداعظمؒ نے دوسرے مسائل کے ساتھ ساتھ خارجہ پالیسی کی طرف بھی خصوصی توجہ دی۔ ہمسایہ ممالک اور دیگر بڑے ممالک کے ساتھ تعلقات کو استوار کیا جو کہ ہماری خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد کا رُکن بنا۔

اقوام متحدہ کی رکنیت:

قائداعظمؒ کی مدبرانہ شخصیت کی بدولت ہی پاکستان اقوام متحدہ کا رُکن بنا۔

تعلیمی خدمات:

قائداعظمؒ نے تعلیمی میدان میں بنیادی ہدایات دیں جو کہ درج ذیل ہیں:

- **پہلی تعلیمی کانفرنس:**

قیام پاکستان کے وقت جہاں بے شمار مسائل تھے وہاں تعلیم کے میدان میں بھی کامیابی حاصل کرنا ضروری تھی۔ قائداعظمؒ نے اس مسئلہ کی طرف خاص توجہ دی۔ آپ نے 1947ء میں پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد کرائی۔

- **تعلیم کا مقصد:**

آپ کی نظر میں تعلیم کا مقصد اخلاقیات کی تشکیل تھا۔ آپ کی خواہش تھی کہ پاکستان کا ہر شہری قوم کی بے لوث خدمت کرے۔

- **سائنس اور ٹیکنالوجی کی لازمی تعلیم:**

آپ نے نوجوانوں کے لیے سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کو لازمی قرار دیا۔

خراب صحت میں فائلوں کا مطالعہ:

قائداعظمؒ کے جسم میں جب تک جان رہی انھوں نے پاکستان کی ہر ممکن خدمت کی۔ خرابی صحت کے باوجود بھی اہم فائلوں کا مطالعہ کرتے تھے۔

بلند حوصلہ لیڈر:

اگرچہ قائداعظمؒ کو بیماری نے بہت کمزور کر دیا تھا۔ اس کے باوجود آپ کے حوصلے پست نہ ہوئے تھے۔ مرض کو فرائض کے آڑے نہ آنے دیا۔

وفات:

قائداعظمؒ 11 ستمبر 1948ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا مزار کراچی میں ہے۔

حاصل کلام:

اگر ہم یہ کہیں کہ قائداعظمؒ نے اپنے خون سے پاکستان کی آبیاری کی تو یہ بے جا نہ ہو گا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: قائداعظم نے انتظامی ڈھانچہ کی تشکیل کے لیے کیا کام کیا؟ (K.B)

ج: **انتظامی ڈھانچہ**

قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان کے انتظامی ڈھانچے کی بہتری کے لیے بہت اہم اقدامات کیے جن میں چند درج ذیل ہیں:

- انتظامی ڈھانچے کی بہتری کے لیے چودھری محمد علی کی سرکردگی میں کمیٹی بنائی۔
- آپ نے سول سروسز کا اجرا کیا اور سول سروس اکیڈمی بنائی۔
- آپ نے اکاؤنٹس اور فارن سروس کا آغاز بھی کیا۔

س2: قائد اعظم کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد کیا تھے؟ (U.B)

ج: **خارجہ پالیسی کے مقاصد**

قائد اعظمؒ نے دوسرے مسائل کے ساتھ ساتھ خارجہ پالیسی کی طرف بھی خصوصی توجہ دی۔ ہمسایہ ممالک اور دیگر بڑے ممالک کے ساتھ تعلقات کو استوار کیا جو کہ ہماری خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد میں شامل تھا۔

س3: قائد اعظمؒ نے تعلیمی میدان میں ترقی کے لیے کون کون سے اقدامات اٹھائے؟ (K.B)

ج: **تعلیمی میدان میں ترقی**

قیام پاکستان کے وقت جہاں بے شمار مسائل تھے وہاں تعلیم کے میدان میں بھی کامیابی حاصل کرنا ضروری تھی۔ قائد اعظمؒ نے اس مسئلہ کی طرف خاص توجہ دی اور درج ذیل اقدامات کیے:

- آپ نے 1947ء میں پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد کرائی۔
- آپ نے نوجوانوں کے لیے سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کو لازمی قرار دیا۔
- آپ کی نظر میں تعلیم کا مقصد اخلاقیات کی تشکیل تھا۔ آپ کی خواہش تھی کہ پاکستان کا ہر شہری قوم کی بے لوث خدمت کرے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ ابتدا میں ملک کا نظام کس ایکٹ کے تحت چلایا گیا: (K.B)

(A) 1937ء کے ایکٹ (B) 1935ء کے ایکٹ (C) 1939ء کے ایکٹ (D) منٹو مارلے اصلاحات

2۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے کام کیا: (K.B)

(A) 10 ماہ (B) 11 ماہ (C) 12 ماہ (D) 13 ماہ

3۔ قائد اعظم نے حالات کی نظاقت کو بھانپتے ہوئے فوری طور پر پاکستان کا دارالحکومت بنایا: (K.B)

(A) کراچی کو (B) فیصل آباد کو (C) اسلام آباد کو (D) لاہور کو

4۔ انتظامی ڈھانچے کی بہتری کے لیے کس کی سرکردگی میں کمیٹی بنائی گئی؟ (K.B)

(A) لیاقت علی خان (B) محمد علی بوگرا (C) مولوی تمیز الدین (D) چودھری محمد علی

5۔ قائد اعظم نے پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد کرائی: (K.B)

(A) 1947ء (B) 848ء (C) 1949ء (D) 1950ء

6۔ قائد اعظم کون سے موذی مرض میں مبتلا تھے؟ (K.B)

(A) تپ دق (B) یرکان (C) کینسر (D) ٹی۔بی

7۔ قائد اعظم نے وفات پائی: (K.B)

(A) 11 ستمبر 1946 (B) 11 ستمبر 1947 (C) 11 ستمبر 1948 (D) 11 ستمبر 1949

پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خان کی خدمات اور کارنامے
(LIAQAT ALI KHAN'S ROLE AND ACHIEVEMENTS AS FIRST PRIME MINISTER)

تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

س1: پاکستان کے پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خان کا کردار واضح کریں۔ (K.B)(MTN 2016, FSD 2016, LHR 2015)

ج: پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خان کا کردار

لیاقت علی خان

مختصر تعارف

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان 1896ء میں مشرقی پنجاب کے ایک قصبے کرنال میں پیدا ہوئے۔ علی گڑھ کالج سے بی اے اور آکسفورڈ یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے 1923ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ 1936ء میں مسلم لیگ کے جنرل سیکریٹری منتخب ہوئے۔ 15 اگست 1947ء کو لیاقت علی خان پاکستان کے پہلے وزیر اعظم بنے۔ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان قائد اعظم محمد علی جناح کے دست راست رہے۔

پنجاب مہاجر کونسل کے چیئرمین:

پنجاب میں داخل ہونے والے مہاجرین کے سیلاب کو سنبھالا بہت مشکل مسئلہ تھا قائد اعظمؒ کی ہدایت پر آپ نے پنجاب مہاجر کونسل کے چیئرمین کی حیثیت سے مہاجرین کی آبادکاری اور انہیں ضروریات زندگی کی فراہمی کے کام کی نگرانی کی۔

مسلمانوں کا قتل عام رکوانے کی کوششیں:

قیام پاکستان کے بعد بھارت میں مسلمانوں سے سخت نفرت کے باعث ہندو مسلم فسادات معمول بن چکے تھے آپ نے پنجاب میں مسلمانوں کے قتل عام رکوانے کے لیے پنڈت جواہر لعل نہرو کے ساتھ سرحدی علاقوں کا دورہ کیا اور انسانی خون بہانے کی مکروہ حرکت سے باز رہنے کی اپیل کی۔

ابتدائی مشکلات کا حل:

انتظامی ڈھانچے کی تشکیل ، معاشی زندگی کی بحالی ، بجٹ کی تیاری، کشمیر کی جنگ، داخلی انتشار کنٹرول اور بھارت کی سازشوں کے خلاف دفاع سمیت تمام درپیش مسائل میں قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ قوم اور حکومت کی راہنمائی کرتے تھے لیکن ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری وزیر اعظم لیاقت علی خان ہی پر عائد ہوتی تھی ۔

قوم کے ترجمان کا کردار:

قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بعد جب قوم کے حوصلے پست ہو رہے تھے اور بھارتی قیادت پاکستان کے خلاف مسلسل سازشیں کر رہی تھی تو ایسے حالات میں آپ ہی قوم کے ترجمان اور قائد تھے۔

پاکستانی مصنوعات کے فروغ کی ترغیب:

لیاقت علی خان کے عہد حکومت میں معاشی ترقی کے لیے بھرپور جدوجہد شروع کی گئی عوام کو پاکستانی مصنوعات کے فروغ کی ترغیب دی گئی۔

قرارداد مقاصد کی منظوری:

آپ نے 1949ء میں اسمبلی سے قرارداد مقاصد منظور کروائی اور نئے آئین کی تیاری کے سلسلے میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی بنائی۔

دورہ امریکا:

آپ نے 1950 میں امریکہ کا دورہ کیا اور اپنی تقریروں میں امریکہ کے عوام اور قائدین کو قیام پاکستان کے پس منظر سے آگاہ کیا۔ آپ نے امریکی قیادت کو پاکستان کی دفاعی ضروریات پوری کرنے پر آمادہ کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

اسلامی ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات:

لیاقت علی خان کی خارجہ پالیسی میں اسلامی ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کرنے کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ شاہ ایران نے پاکستان کا دورہ کیا تو دونوں رہنماؤں نے مشترکہ پالیسی اختیار کرنے کے لیے مذاکرات کیے۔

www.ilmkidunya.com

قوم کی حوصلہ فزائی کے لیے ملک گیر دورے:

1951ء کے وسط میں جب بھارتی فوجیں پاکستانی سرحد پر جمع ہوئیں تو ملک میں غیر یقینی صورتحال پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے قوم کا حوصلہ بلند کرنے اور اس خطرے سے آگاہ کرنے کے لیے ملک گیر دورہ کیا۔

لیاقت علی خان کی شہادت:

16 اکتوبر 1951 کو راولپنڈی کی کمپنی باغ میں آپ کو اس وقت گولی مار کر شہید کر دیا گیا جب آپ ابھی خطاب کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔ اُن کی زبان پر آخری الفاظ یہ تھے "یا اللہ! پاکستان کی حفاظت فرما"۔

قائد ملت کا خطاب:

قوم نے لیاقت علی خان کو ان کی عظیم خدمات پر "قائد ملت" کا خطاب دیا اور کمپنی باغ کو لیاقت باغ کے نام سے موسوم کر کے ہمیشہ کے لیے ان کی ملّی خدمات کا اعتراف کر لیا۔ آپ کو قائداعظم کے مزار کے احاطے میں دفن کیا گیا۔

حاصل کلام:

پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان نے قائداعظم محمد علی جناحؒ کے ساتھ مل کر پاکستان کو ایک مضبوط اور مستحکم ملک بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے پاکستان کے داخلی انتشار، انتظامی ڈھانچے کی تشکیل اور معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ لیاقت علی خان ہمیشہ قائداعظم کے دست راست رہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: قیام پاکستان کے بعد لیاقت علی خان نے ہندو مسلم فسادات کو کیسے روکا؟ (K.B)

ج: **ہندو مسلم فسادات**

قیام پاکستان کے بعد بھارت میں مسلمانوں سے سخت نفرت کے باعث ہندو مسلم فسادات معمول بن چکے تھے آپ نے پنجاب میں مسلمانوں کے قتل عام رکوانے کے لیے پنڈت جواہر لعل نہرو کے ساتھ سرحدی علاقوں کا دورہ کیا اور انسانی خون بہانے کی مکروہ حرکت سے باز رہنے کی اپیل کی۔

س2: لیاقت علی خان کے دورہ امریکہ کے اہداف لکھیں؟ (K.B)

ج: **دورہ امریکہ**

لیاقت علی خان نے 1950 میں امریکہ کا دورہ کیا اور اپنی تقریروں میں امریکہ کے عوام اور قائدین کو پاکستان کے پس منظر سے آگاہ کیا آپ نے امریکی قیادت کو پاکستان کی دفاعی ضروریات پوری کرنے پر آمادہ کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

س3: لیاقت علی خان کو کب شہید کیا گیا؟ (K.B)

ج: **لیاقت علی خان کی شہادت**

16 اکتوبر 1951 کو راولپنڈی کے کمپنی باغ میں آپ کو اس وقت گولی مار کر شہید کر دیا گیا جب آپ ابھی خطاب کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔ اُن کی زبان پر آخری الفاظ یہ تھے "یا اللہ! پاکستان کی حفاظت فرما"۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **پاکستان کے پہلے وزیراعظم تھے:** (K.B)

(A) لیاقت علی خان　(B) قائداعظم　(C) محمد علی بوگرا　(D) علامہ اقبال

2۔ **لیاقت علی خان نے مسلمانوں کے قتل عام رکوانے کے لیے کس کے ساتھ سرحدی علاقوں کا دورہ کیا؟** (K.B)

(A) قائداعظم　(B) محمد علی بوگرا　(C) پنڈت جواہر لعل نہرو　(D) علامہ اقبال

3۔ **لیاقت علی خان نے قرارداد مقاصد منظور کروائی:** (K.B)

(A) 1948ء　(B) 1949ء　(C) 1950ء　(D) 1951ء

www.ilmkidunya.com

4۔ لیاقت علی خان نے امریکہ کا دورہ کیا: (K.B)

(A) 1950ء (B) 1951ء (C) 1952ء (D) 1953ء

5۔ لیاقت علی خان کب شہید ہوئے؟ (K.B)

(A) 16 اکتوبر 1952 (B) 15 دسمبر 1951 (C) 10 جنوری 1950 (D) 16 اکتوبر 1951ء

قراردادِ مقاصد (OBJECTIVES RESOLUTION)

تفصیلی سوالات

س 1: قرارداد مقاصد کے اہم نکات کو تفصیل سے بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر: 5)(K.B)

(MTN 2017, DGK 2017, BWP 2016, SWL 2016, GRW 2013, 15, LHR 2014, 17)

ج: **قرارداد مقاصد کے اہم نکات**

تعارف:

12 مارچ 1949ء کو اس وقت کے وزیر اعظم نواب زادہ لیاقت علی خان نے قانون ساز ادارے میں ایک قرارداد پیش کی جس میں ان نکات کی نشاندہی کی گئی جن کو بنیاد بنا کر ملک کے مستقبل کا دستور بنانا تھا۔ قومی اسمبلی نے اس قرارداد کو اکثریت سے منظور کر لیا۔ اس قرارداد کو عُرفِ عام میں قراردادِ مقاصد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ قراردادِ مقاصد کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

- **اللہ تعالیٰ کی حاکمیت:**

اس قرارداد مقاصد میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سارا اقتدار اسی کو حاصل ہے۔ اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اس اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر عوام کے منتخب نمائندے استعمال کریں گے۔

- **اسلامی اقدار کی پابندی:**

قرارداد مقاصد میں اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ پاکستان میں اسلامی اقدار مثلاً جمہوریت، آزادی، رواداری، اور معاشرتی انصاف کو فروغ دیا جائے گا۔

- **اسلامی طرزِ زندگی:**

مسلمانوں کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیاں اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزارنے کے لیے بہتر اور مناسب ماحول فراہم کیا جائے گا۔

- **اقلیتوں کا تحفظ:**

پاکستان میں رہنے والے تمام غیر مسلم شہریوں کو اپنے مذاہب اور عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کا مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

- **بنیادی حقوق کی فراہمی:**

تمام شہریوں کو کسی نسلی، معاشرتی، معاشی و مذہبی تعصب کے بغیر تمام شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

- **وفاقی نظام حکومت:**

قرارداد مقاصد میں وضاحت کر دی گئی کہ پاکستان کا نظام وفاقی جمہوری ہو گا، جو کہ عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے چلایا جائے گا۔

- **پسماندہ علاقوں کی ترقی:**

قرارداد مقاصد میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے اور انھیں ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جائے گا۔

- **عدلیہ کی آزادی:**

قراردادِ مقاصد میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ عدلیہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں بالکل آزاد ہو گی اور بغیر کسی دباؤ کے کام کرے گی۔

- **اُردو قومی زبان:**

اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہو گی۔

قراردادِ مقاصد کی اہمیت

www.ilmkidunya.com

قراردادِ مقاصد کی منظوری کے بعد پورے ملک میں خوشی واطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ لوگوں کو اس بات کا احساس ہو گیا کہ اب دستور بنانے کا کام لوگوں کی خواہشات اور مرضی کے مطابق پورا ہو سکے گا۔ پاکستان کی آئین سازی کی تاریخ میں قرارداد مقاصد بہت اہمیت کی حامل ہے قرارداد مقاصد کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہے:

- **دستور بنانے کا آغاز:**

قرارداد مقاصد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس قرارداد کی منظوری کے بعد ملک میں دستور بنانے کے کام کا آغاز کر دیا گیا۔ اس مقصد کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی جسے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا نام دیا گیا۔

- **بنیادی اصولوں کی نشاندہی:**

قرارداد مقاصد نے دستور بنانے کے لیے بنیادی اصولوں کی نشاندہی کر دی۔

- **دساتیر میں بطور ابتدائیہ:**

قراردادِ مقاصد پاکستان میں بننے والے تمام دساتیر میں بطور ابتدائیہ شامل کی گئی اور 1985ء میں 1973ء کے آئین میں ترمیم کر کے اسے باقاعدہ آئین کا حصہ بنا دیا گیا۔

حاصل کلام:

قراردادِ مقاصد 1949ء کو پاکستان کی آئین سازی کی تاریخ میں اہم مقام حاصل ہے۔ قراردادِ مقاصد کو پاکستان کے سیاسی نظام کی بہتری میں خاص مقام حاصل ہے۔ اس سے پاکستان میں عوامی امنگوں کے عین مطابق اسلامی اصولوں پر مبنی نظام کو قائم کرنے میں مدد ملی۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: قرارداد مقاصد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

ج: **اللہ تعالیٰ کی حاکمیت**

- قرارداد مقاصد میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سارا اقتدار اسی کو حاصل ہے۔
- اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اس اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر عوام کے منتخب نمائندے استعمال کریں گے۔

س2: قرارداد مقاصد کے چار نکات لکھیں۔ (K.B)

ج: **قرارداد مقاصد کے نکات**

- اسلامی قانون سازی
- اسلامی طرز زندگی
- پسماندہ علاقوں کی ترقی
- عدلیہ کی آزادی

س3: قرارداد مقاصد کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **قراردادِ مقاصد کی اہمیت**

قراردادِ مقاصد کی منظوری کے بعد پورے ملک میں خوشی واطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ لوگوں کو اس بات کا احساس ہو گیا کہ اب دستور بنانے کا کام لوگوں کی خواہشات اور مرضی کے مطابق پورا ہو سکے گا۔ پاکستان کی آئین سازی کی تاریخ میں قرارداد مقاصد بہت اہمیت کی حامل ہے قرارداد مقاصد کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہے:

- قرارداد مقاصد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس قرارداد کی منظوری کے بعد ملک میں دستور بنانے کے کام کا آغاز کر دیا گیا۔ اس مقصد کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی جسے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا نام دیا گیا۔
- قرارداد مقاصد نے دستور بنانے کے لیے بنیادی اصولوں کی نشاندہی کر دی۔

www.ilmkidunya.com

- قراردادِ مقاصد پاکستان میں بننے والے تمام دساتیر میں بطور ابتدائیہ شامل کی گئی اور 1985ء میں 1973ء کے آئین میں ترمیم کر کے اسے باقاعدہ آئین کا حصہ بنا دیا گیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ وزیر اعظم نواب زادہ لیاقت علی خان نے قانون ساز ادارے میں قرارداد پیش کی: (K.B)

(A) 10 اپریل 1949ء (B) 12 مارچ 1949ء (C) 15 جولائی 1950 (D) 18 جولائی 1948ء

2۔ لیاقت علی خان کی قرارداد کو عُرفِ عام میں کس قرارداد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے؟ (K.B)

(A) قراردادِ مقاصد (B) قرارداد لاہور (C) قراردادِ پاکستان (D) قرارداد آئین

3۔ قراردادِ مقاصد کے تحت پاکستان کا نظام ہوگا: (K.B)

(A) وفاقی جمہوری (B) آمرانہ (C) صوبائی (D) صدارتی

4۔ قراردادِ مقاصد کے تحت پاکستان کی قومی زبان ہوگی: (K.B)

(A) اُردو (B) ہندی (C) بنگالی (D) عربی

5۔ 1973ء کے آئین میں ترمیم کر کے قراردادِ مقاصد کو باقاعدہ آئین کا حصہ بنا دیا گیا: (K.B)

(A) 1956ء (B) 1958ء (C) 1952ء (D) 1985ء

ریاست کا استحکام اور آئین کی تیاری 56-1947ء

پاکستان میں دستور سازی کے مراحل

تفصیلی سوالات

س 1: ریاست کے استحکام اور آئین کی تیاری کے لیے دستور سازی کے مراحل پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **ریاست کے استحکام اور آئین کی تیاری**

پاکستان کا اعلیٰ اساسی قانون "آئین پاکستان" کہلاتا ہے۔ آئین پاکستان وہ اعلیٰ قانون ہے جو ریاست پاکستان کے اندر تمام اہم چیزوں اور فیصلوں کا تعین کرتا ہے۔ آئین بنانے کے لیے ایک خاص کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جو آئین کے ہر شعبے اور اہم امور کے لیے اصول بناتی ہے آئین میں ریاست کے تمام بڑے فیصلوں کے لیے قوانین بنائے جاتے ہیں جو حکومت اور ریاست کو پورا تشکیل دیتے ہیں۔

آئین سازی:

پاکستان کو آغاز ہی میں آئین سازی کی مشکلات سے دو چار ہونا پڑا۔ قیام پاکستان کے وقت حکومتی امور کو چلانے کے لیے کوئی آئین موجود نہ تھا لہٰذا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء ہی کو بعض ترامیم کے ساتھ اپنایا گیا۔

وفاقی نظام:

1935ء کا آئین نئی مملکت کے تقاضوں اور امنگوں کے مطابق نہ تھا اس لیے اس کی جگہ قومی احساسات سے ہم آہنگ آئین بنایا گیا، جس کے تحت وفاقی نظام رائج کیا گیا۔

عبوری آئین:

10 اگست، 1947ء کو عبوری آئین کے تحت آئین ساز اسمبلی کا اجلاس بلایا گیا یہ اسمبلی آئین سازی کے علاوہ مرکزی پارلیمنٹ کا کردار بھی ادا کر رہی تھی۔

پاکستان میں دستور سازی کے مراحل

ابتدائی مسائل:

www.ilmkidunya.com

قرار داد مقاصد کی منظوری کے بعد اس بات کا یقین تو ہو گیا کہ ملک کا دستور کن بنیادوں پر بنایا جائے گا اور اس مقصد کے لیے وفاقی اسمبلی کے ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بھی قائم کر دی گئی، مگر آزادی کے فوراً بعد ہی پاکستان ایسے بے شمار مسائل کا شکار ہو گیا کہ دستور سازی پر بھرپور توجہ نہ دی جا سکی۔

عدم استحکام اور نااہل قیادت:

سیاسی عدم استحکام اور نااہل قیادت کی وجہ سے حکومتیں تیزی سے تبدیل ہونے لگیں۔ جس کی وجہ سے آئین سازی کا کام عدم توجہی کا شکار رہا۔

نئی اسمبلی:

گورنر جنرل غلام محمد نے ان حالات کے پیش نظر آئین ساز اسمبلی 24 اکتوبر 1954ء کو توڑ دی اور نئی اسمبلی کے قیام کا اعلان کیا۔

ون یونٹ:

دستور سازی کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں ایک اہم رکاوٹ یہ بھی تھی کہ ملک کا مغربی حصہ چار صوبوں پر اور مشرقی حصہ ایک صوبے پر مشتمل تھا۔ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر ایک صوبہ بنا دیا گیا اور اسے ون یونٹ کا نام دیا گیا۔

دستور سازی:

ون یونٹ کے قیام اور آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے بعد دستور سازی کا کام کافی حد تک آسان ہو گیا تھا اور نو منتخب وزیر اعظم چودھری محمد علی نے دستور سازی کے کام کی طرف پوری توجہ دی اور اسے مکمل کیا۔ وفاقی اسمبلی نے نئے آئین کی منظوری دے دی۔

حاصل کلام:

قیام پاکستان کے آغاز میں آئین سازی کی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ حکومتی امور کو چلانے کے لیے کوئی آئین موجود نہ تھا دستور سازی کے مراحل بے شمار مسائل کا شکار رہے دستور سازی کے لیے بہت سی کوششیں کی گئیں اور آخر کار 1956ء میں پاکستان کا پہلا آئین نافذ کیا گیا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س 1: قیام پاکستان کے بعد آئین سازی کا عمل کن مشکلات کا شکار رہا؟ (U.B)

ج: **دستور سازی در پیش مشکلات**

سیاسی عدم استحکام اور نااہل قیادت کی وجہ سے حکومتیں تیزی سے تبدیل ہونے لگیں گورنر جنرل غلام محمد نے ان حالات کے پیش نظر آئین ساز اسمبلی 24 اکتوبر 1954ء کو توڑ دی اور نئی اسمبلی کے قیام کا اعلان کیا۔ دستور سازی کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں ایک اہم رکاوٹ یہ بھی تھی کہ ملک کا مغربی حصہ چار صوبوں پر اور مشرقی حصہ ایک صوبے پر مشتمل تھا۔ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر ایک صوبہ بنا دیا گیا اور اسے ون یونٹ کا نام دیا گیا۔ ون یونٹ کے قیام اور آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے بعد دستور سازی کا کام کافی حد تک آسان ہو گیا تھا۔

س 2: کس وزیر اعظم نے آئین سازی کی طرف مکمل توجہ دی؟ (K.B)

ج: **آئین سازی کی طرف توجہ**

وزیر اعظم چودھری محمد علی نے دستور سازی کے کام کی طرف پوری توجہ دی اور اسے مکمل کیا۔ وفاقی اسمبلی نے نئے آئین کی منظوری دے دی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **قیام پاکستان کے وقت حکومتی امور کو چلانے کے لیے آئین موجود نہ تھا لہٰذا بعض ترامیم کے ساتھ اپنایا گیا:** (K.B)

(A) منٹو مارلے اصلاحات　(B) 1937 کا ایکٹ　(C) 1919 کا رولٹ ایکٹ　(D) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء

2۔ **عبوری حکومت کے تحت نظام رائج کیا گیا:** (K.B)

(A) صوبائی　(B) صدارتی　(C) وفاقی　(D) ریاستی

3۔ **عبوری آئین کے تحت آئین ساز اسمبلی کا اجلاس بلایا گیا:** (K.B)

(A) 11 اگست 1948ء　(B) 10 اگست 1947ء　(C) 10 اگست 1946ء　(D) 15 مارچ 1948ء

4۔ گورنر جنرل غلام محمد نے آئین ساز اسمبلی توڑ دی: (K.B)

(A) 24 اکتوبر 1954ء (B) 24 دسمبر 1954ء (C) 23 مارچ 1955ء (D) 18 جولائی 1956ء

5۔ پاکستان کا مغربی حصہ کتنے صوبوں پر مشتمل تھا؟ (U.B)

(A) چار (B) پانچ (C) چھ (D) سات

1956ء کے آئین کی اہم خصوصیات
(SALIENT FEATURES OF CONSTITUTION OF 1956)

تفصیلی سوالات

س1: 1956ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات لکھیں۔ (K.B)(BWP 2016, 17)

ج: **1956ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات**

پاکستان کا پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ کیا گیا۔ آئین پاکستان 1956ء پاکستان میں جمہوریت کی ابتدائی شکل کو عملی رنگ میں نمایاں اور واضح کرنے کے لیے تقریباً 9 سال کی مدت میں متفرق شقوں اور قرار دادوں کی بنیاد پر مرتب ہوا تھا جسے صدر پاکستان سکندر مرزا کی توثیق کے بعد 23 مارچ 1956ء کو نافذ العمل کیا گیا تھا۔ یہ آئین اپنے نفاذ کے 2 سال 7 ماہ باقی رہ سکا اور 17 اکتوبر 1958ء کو مارشل لا کے تحت ختم کر دیا گیا۔ اس آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل تھیں:

اسلامی دفعات:

پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا اور اس کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان قرار پایا۔

پارلیمانی نظام:

ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا۔ ملک کا سربراہ صدر اور حکومت کا سربراہ وزیر اعظم تھا۔ صدر کو برائے نام اختیارات حاصل تھے، اختیارات کا اصل سرچشمہ وزیر اعظم تھا۔

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت:

آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اختیارات کا عوامی نمائندوں کے ذریعے استعمال، قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ماحول اور اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی دینے کا اعلان کیا گیا۔

شہری حقوق کی فراہمی:

آئین میں اس بات کی نشاندہی کر دی گئی کہ شہریوں کو بہتر زندگی بسر کرنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے مکمل شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

عدلیہ کی آزادی:

اس بات کی ضمانت فراہم کی گئی کہ عدلیہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے تمام دباؤ سے آزاد ہوگی۔ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کو ملازمت کا تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

قومی زبانیں:

1956ء کے دستور کے مطابق اردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

تحریری آئین:

1956ء کے آئین کو تحریری شکل میں تیار کیا گیا تھا۔ یہ آئین 234 دفعات، 13 ابواب اور 6 گوشواروں پر مشتمل تھا۔ آئین کے افتتاحیہ میں قراردادِ مقاصد کو شامل کیا گیا۔

آئین کی منسوخی

سیاست دانوں کی باہمی چپقلش:

www.ilmkidunya.com

1956ء کا آئین 9 سال کی انتھک محنت اور کوششوں کے بعد منظور ہوا تھا۔ مگر پاکستان کے مخصوص حالات اور سیاست دانوں کی باہمی چپقلش، جمہوری اداروں میں فوج اور بیوروکریسی کی بے جا مداخلت، اعلیٰ قیادت کے فقدان اور گورنر جنرل کی حکومتی معاملات میں بے جا من مانی نے آئین کو زیادہ دیر تک چلنے نہ دیا۔

فوجی حکومت:

1956ء کا یہ آئین دو سال اور 7 ماہ تک نافذ رہا جس کے بعد اکتوبر 1958ء میں پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان نے ملک کی جمہوری حکومت کو برطرف کر کے فوجی حکومت قائم کر دی اور تمام اختیارات خود سنبھال لیے۔

آئین کی منسوخی:

جنرل محمد ایوب خان نے 1956ء کا آئین منسوخ کر دیا۔

صدر پاکستان اور چیف مارشل لا ایڈ منسٹریٹر:

تمام وفاقی و صوبائی اسمبلیاں ختم کر دیں اور خود صدر پاکستان اور چیف مارشل لا ایڈ منسٹریٹر کا عہدہ سنبھال لیا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: 1956ء کے آئین کی چار اہم خصوصیات لکھیں۔ (K.B)

ج: **آئین کی خصوصیات**

پاکستان کا پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ کیا گیا۔ اس آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل تھیں:

- پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔
- ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا۔
- آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اختیارات کا عوامی نمائندوں کے ذریعے استعمال، قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ماحول اور اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی دینے کا اعلان کیا گیا۔
- آئین میں اس بات کی نشاندہی کر دی گئی کہ شہریوں کو بہتر زندگی بسر کرنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے مکمل شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

س2: 1956ء کا آئین کیسے منسوخ ہوا؟ (K.B)

ج: **آئین کی منسوخی**

1956ء کا آئین 9 سال کی انتھک محنت اور کوششوں کے بعد منظور ہوا تھا، مگر پاکستان کے مخصوص حالات اور سیاست دانوں کی باہمی چپقلش، جمہوری اداروں میں فوج اور بیوروکریسی کی بے جا مداخلت، اعلیٰ قیادت کے فقدان اور گورنر جنرل کی حکومتی معاملات میں بے جا من مانی نے آئین کو زیادہ دیر تک چلنے نہ دیا۔ 1956ء کا یہ آئین دو سال اور 7 ماہ تک نافذ رہا جس کے بعد اکتوبر 1958ء میں پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان نے ملک کی جمہوری حکومت کو برطرف کر کے فوجی حکومت قائم کر دی اور تمام اختیارات خود سنبھال لیے۔ جنرل محمد ایوب خان نے 1956ء کا آئین منسوخ کر دیا۔ تمام وفاقی و صوبائی اسمبلیاں ختم کر دیں اور خود صدر پاکستان اور چیف مارشل لا ایڈ منسٹریٹر کا عہدہ سنبھال لیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **پاکستان کا پہلا آئین نافذ کیا گیا:** (K.B)
(A) 23 مارچ 1956ء (B) 24 مارچ 1956ء (C) 25 مارچ 1956ء (D) 27 مارچ 1956ء

2۔ **ملک میں نظام حکومت قائم کیا گیا:** (K.B)
(A) وفاقی صدارتی (B) وفاقی ریاستی (C) وفاقی پارلیمانی (D) وفاقی بادشاہی

3۔ **1956ء کا آئین کتنے سال بعد منظور ہوا:** (K.B)
(A) 8 (B) 9 (C) 7 (D) 6

4۔ 1956ء کا آئین کتنے عرصہ نافذ رہا؟ (K.B)

(A) 2 دو سال 2 ماہ (B) دو سال اور 7 ماہ (C) دو سال 5 ماہ (D) دو سال آٹھ ماہ

5۔ جنرل محمد ایوب خان نے فوجی حکومت کب قائم کی؟ (K.B)

(A) اکتوبر 1959ء (B) جولائی 1960ء (C) ستمبر 1958ء (D) اکتوبر 1958ء

ریاستوں اور قبائلی علاقوں کا پاکستان سے الحاق
(ACCESSION OF STATES AND TRIBAL AREAS TO PAKISTAN)

تفصیلی سوالات

س1: ریاستوں اور قبائلی علاقوں کے پاکستان سے الحاق پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **پاکستان سے الحاق**

پس منظر:

برصغیر میں لگ بھگ 600 دیسی ریاستیں تھیں جن کو نیم خود مختاری حاصل تھی۔ 3 جون 1947ء کے منصوبہ کے اعلان کے بعد ان ریاستوں نے اپنے جغرافیائی حالات، آبادی مذہب کے پیش نظر پاکستان یا بھارت، کسی ایک ملک میں شامل ہونا تھا۔ ان میں سے چند ریاستوں کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:

1- ریاست جموں و کشمیر

ریاست جموں و کشمیر کا جغرافیہ:

ریاست جموں و کشمیر برصغیر کے انتہائی شمال میں ہے جسے براعظم ایشیا کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ 1947ء میں قیام پاکستان کے وقت ریاستوں کے حکمرانوں کو اس بات کا حق دیا گیا کہ وہ بھارت یا پاکستان کے ساتھ الحاق کریں۔

راجہ ہری سنگھ کی غداری:

کشمیر میں مسلمان بھاری اکثریت میں آباد تھے جنھوں نے پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا چاہا مگر کشمیر کا ہندو حکمران راجہ ہری سنگھ بھاگ کر بھارت چلا گیا اور کشمیر عوام کی امنگوں کے خلاف اس کا الحاق بھارت سے کر دیا۔ 1948ء میں بھارت نے اپنی فوجیں کشمیر میں بھیج کر اس پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کی۔

آزاد جموں و کشمیر:

بھارت نے جب 1948ء میں کشمیر پر قبضہ کیا تو غیرت مند کشمیریوں نے اعلان جہاد کیا اور کشمیری مجاہدین نے موجودہ آزاد جموں و کشمیر کا علاقہ بھارت سے آزاد کرا لیا۔

رائے شماری کا وعدہ:

بھارت اس مسئلہ کو اقوام متحدہ میں لے گیا۔ اقوام متحدہ نے بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی کرا دی۔ اقوام متحدہ نے اپنی قراردادوں میں اس بات کو اکثریت سے منظور کیا کہ کشمیر کا فیصلہ رائے شماری سے کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق کیا جائے گا۔

مذاکرات کی دعوت:

مسئلہ کشمیر بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک مرکزی مسئلہ ہے جس کے حل کے بغیر خطے کا امن و ترقی خطرے میں ہے۔ اگرچہ پاکستان نے ہر موقع پر بھارت کو مذاکرات کے ذریعے اس مسئلے کو حل کرنے کی دعوت دی ہے مگر بھارت ہر دفعہ ٹال مٹول سے کام لیتا رہا ہے۔

ایٹمی جنگ کا خدشہ:

پاکستان اور بھارت اب دونوں ایٹمی طاقتیں ہیں۔ اگر اس مسئلہ پر ایک بار پھر جنگ چھڑ گئی تو یہ ایٹمی جنگ کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔

2- ریاست حیدر آباد دکن

تقسیم برصغیر کے وقت یہاں کا حکمران نظام کہلاتا تھا۔ یہاں ہندوؤں کی اکثریت تھی۔ برطانوی ہندوستان میں یہ ایک الگ ریاست تھی۔ اس کا رقبہ 86 ہزار مربع میل تھا۔ نظام اپنی ریاست کو خود مختار رکھنا چاہتا تھا۔ 1948ء میں بھارتی افواج نے نظام کی حکومت کا خاتمہ کر کے اس ریاست پر قبضہ کر لیا۔ حیدر آباد دکن موجودہ بھارت کی جنوبی ریاستوں آندھرا پردیش اور تلنگانہ کا مشترکہ دار لحکومت ہے۔

www.ilmkidunya.com

3- ریاست جونا گڑھ

تقسیم ہند کے وقت اس ریاست کے نواب محمد مہابت خان نے ریاست جونا گڑھ کا الحاق پاکستان کے ساتھ کرنے کا اعلان کر دیا۔ حکومت پاکستان کی طرف سے بھی اس کی منظوری دے دی گئی۔ بھارتی افواج نے 1947ء میں ریاست جونا گڑھ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔

4- ریاست مناوادر

تقسیم ہند کے وقت اس ریاست کا حکمران مسلمان تھا۔ اس نے پاکستان کے ساتھ اپنی ریاست کے الحاق کا اعلان کر دیا۔ یہ ریاست جونا گڑھ کے ساتھ واقع تھی۔ بھارتی افواج نے جونا گڑھ پر پہلے ہی قبضہ کر رکھا تھا۔ بھارتی افواج نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ریاست مناوادر پر بھی قبضہ کر لیا۔

5- ریاست سوات، ریاست خیر پور اور ریاست بہاول پور

- ریاست سوات مغلیہ سلطنت کے دور میں ایک خود مختار ریاست کے طور پر اپنی تاریخ رکھتا تاریخ رکھتی ہے اور یہاں کے مقامی حکمرانوں کو اخوند کے نام سے جانا جاتا تھا۔ مغلیہ دور کے بعد 1947 تک یہ ایک نوابی ریاست تھی۔ قیام پاکستان کے وقت وہاں کے اخوند نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا۔
- ریاست خیر پور کی بنیاد 1783ء میں میر سہراب خان تالپور نے رکھی تھی۔ 1955ء میں اسے پاکستان میں شامل کیا گیا۔
- ریاست بہاولپور کی بنیاد 1690ء میں بہادر خان عباسی دوم نے رکھی۔ نواب محمد بہاول خان سوم نے برطانوی حکومت سے پہلا معاہدہ کیا جس کی وجہ سے ریاست بہاولپور کو خود مختار حیثیت حاصل ہوئی۔

ریاست سوات، ریاست خیر پور اور ریاست بہاول پور کا پاکستان کے ساتھ الحاق ہوا۔

6- قبائلی علاقے

قبائلی علاقہ جات 27 ہزار 220 مربع کلومیٹر کے علاقے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ پاکستان کے اعلان کے بعد قبائلی علاقہ جات چاروں صوبوں سے علیحدہ حیثیت رکھتے تھے اور یہ وفاق کے زیر انتظام رہے۔ 2018ء میں یہ علاقے صوبہ خیبر پختونخواہ میں ضم ہو گئے۔

حاصل کلام:

مندرجہ بالا ریاستوں نے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا مگر بھارت نے اپنی چالاکی اور مکاری سے ان ریاستوں پر قبضہ کر لیا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: ایسی ریاستوں کے نام لکھیں جن کے الحاق کا فیصلہ نہ ہو سکا؟ (K.B)

ج:

الحاق کا فیصلہ

برصغیر میں لگ بھگ 600 دیسی ریاستیں تھیں جن کو نیم خود مختاری حاصل تھی۔ 3 جون 1947ء کے منصوبہ کے اعلان کے بعد ان ریاستوں نے اپنے جغرافیائی حالات، آبادی مذہب کے پیش نظر پاکستان یا بھارت، کسی ایک ملک میں شامل ہونا تھا۔ جن ریاستوں کے الحاق کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا ان میں سے چند ریاستوں کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:

- ریاست جموں و کشمیر
- ریاست حیدر آباد دکن
- ریاست جونا گڑھ
- ریاست مناوادر

س2: ریاست جموں و کشمیر کا مسئلہ کیوں پیدا ہوا؟ (K.B)

ج:

کشمیر پر قبضہ

1947ء میں قیام پاکستان کے وقت ریاستوں کے حکمرانوں کو اس بات کا حق دیا گیا کہ وہ بھارت یا پاکستان کے ساتھ الحاق کریں۔ کشمیر میں مسلمان بھاری اکثریت میں آباد تھے جنھوں نے پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا چاہا مگر کشمیر کا ہندو حکمران راجہ ہری سنگھ بھاگ کر بھارت چلا گیا اور کشمیری عوام کی امنگوں کے خلاف اس کا الحاق بھارت سے کر دیا۔ جس کی وجہ سے ریاست جموں و کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوا۔

س3: مجاہدین نے آزاد کشمیر کو کیسے بھارت سے آزاد کروایا؟ (K.B)

www.ilmkidunya.com

ج: **بھارت سے آزادی**

بھارت نے جب 1948ء میں کشمیر پر قبضہ کیا تو غیرت مند کشمیریوں نے اعلان جہاد کیا اور کشمیری مجاہدین نے موجودہ آزاد جموں و کشمیر کا علاقہ بھارت سے آزاد کرا لیا۔

س4: بھارت نے حیدر آباد دکن پر قبضہ کیسے کیا؟ (K.B)

ج: **حیدر آباد دکن پر قبضہ**

تقسیم برصغیر کے وقت یہاں کا حکمران نظام کہلاتا تھا۔ یہاں ہندوؤں کی اکثریت تھی۔ برطانوی ہندوستان میں یہ ایک الگ ریاست تھی۔ اور اس کا رقبہ 86 ہزار مربع میل تھا۔ نظام اپنی ریاست کو خود مختار رکھنا چاہتا تھا۔ 1948ء میں بھارتی افواج نے نظام کی حکومت کا خاتمہ کر کے اس ریاست پر قبضہ کر لیا۔ حیدر آباد دکن موجودہ بھارت کی جنوبی ریاستوں آندھرا پردیش اور تلنگانہ کا مشترکہ دار لحکومت ہے۔

س5: بھارت نے جونا گڑھ پر قبضہ کیسے کیا؟ (K.B)

یا جونا گڑھ نے کس ریاست کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا؟

ج: **ریاست جونا گڑھ**

تقسیم ہند کے وقت اس ریاست کے نواب محمد مہابت خان نے ریاست جونا گڑھ کا الحاق پاکستان کے ساتھ کرنے کا اعلان کر دیا۔ حکومت پاکستان کی طرف سے بھی اس کی منظوری دے دی گئی لیکن بھارتی افواج نے 1947ء میں ریاست جونا گڑھ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔

س6: ریاست مناوادر پاکستان کا حصہ کیوں نہ بن سکی؟ (K.B)

ج: **ریاست مناوادر**

تقسیم ہند کے وقت اس ریاست کا حکمران مسلمان تھا۔ اس نے پاکستان کے ساتھ اپنی ریاست کے الحاق کا اعلان کر دیا۔ یہ ریاست جونا گڑھ کے ساتھ واقع تھی۔ بھارتی افواج نے جونا گڑھ پر پہلے ہی قبضہ کر رکھا تھا۔ بھارتی افواج نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ریاست مناوادر پر بھی قبضہ کر لیا۔

س7: کن ریاستوں نے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا؟ (K.B)

ج: **پاکستان سے الحاق**

پاکستان کے ساتھ الحاق کرنے والی ریاستوں کے نام درج ذیل ہیں:

- ریاست سوات
- ریاست خیر پور
- ریاست بہاول پور

س8: پاکستان کے قبائلی علاقہ جات کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا؟ (K.B)

ج: **قبائلی علاقہ جات**

قبائلی علاقہ جات 27 ہزار 220 مربع کلومیٹر کے علاقے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ پاکستان کے اعلان کے بعد قبائلی علاقہ جات چاروں صوبوں سے علیحدہ حیثیت رکھتے تھے اور یہ وفاق کے زیر انتظام رہے۔ 2018ء میں یہ علاقے صوبہ خیبر پختونخواہ میں ضم ہو گئے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ برصغیر میں کتنی دیسی ریاستیں تھیں: (K.B)

(A) 500 (B) 400 (C) 300 (D) 600

2۔ تقسیم برصغیر کے وقت ریاست جموں و کشمیر کا حکمران تھا: (K.B)

(A) من موہن سنگھ (B) راجہ داہر (C) کرشن (D) راجہ ہری سنگھ

3۔ کشمیری مجاہدین نے موجودہ آزاد جموں و کشمیر کا علاقہ بھارت سے آزاد کرایا؟ (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) 1948ء　(B) 1947ء　(C) 1949ء　(D) 1950ء

4۔ بھارت مسئلہ کشمیر کو کہاں لے گیا؟: (K.B)

(A) اقوام متحدہ　(B) او آئی سی　(C) عرب لیگ　(D) سارک

5۔ بھارت کی جنوبی ریاستوں آندھیرا پردیش اور تلنگانہ کا مشترکہ دارالحکومت ہے: (K.B)

(A) جموں و کشمیر　(B) سوات　(C) مناوادر　(D) حیدر آباد دکن

6۔ حیدر آباد کا حکمران کہلاتا تھا: (K.B)

(A) نظام　(B) بادشاہ　(C) صدر　(D) وزیر اعظم

7۔ حیدر آباد دکن کا کل رقبہ کتنے ہزار مربع میل تک پھیلا ہوا تھا؟ (K.B)

(A) 86 ہزار مربع میل　(B) 85 ہزار مربع میل　(C) 84 ہزار مربع میل　(D) 83 ہزار مربع میل

8۔ بھارتی افواج نے نظام کی حکومت کا خاتمہ کر کے حیدر آباد دکن کی ریاست پر قبضہ کر لیا: (K.B)

(A) 1948ء میں　(B) 1949ء میں　(C) 1950ء میں　(D) 1951ء میں

9۔ بھارتی افواج نے ریاست جوناگڑھ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا: (K.B)

(A) 1947ء میں　(B) 1948ء میں　(C) 1950ء میں　(D) 1951ء میں

10۔ تقسیم ہند کے وقت مناوادر کا حکمران تھا: (K.B)

(A) ہندو　(B) یہودی　(C) مسلمان　(D) عیسائی

11۔ مناوادر کس ریاست کے ساتھ واقع تھی؟ (K.B)

(A) حیدر آباد　(B) جوناگڑھ　(C) سوات　(D) جموں و کشمیر

12۔ قبائلی علاقہ جات کتنے ہزار مربع پر پھیلے ہوئے ہیں؟ (K.B)

(A) 28 ہزار 220　(B) 27 ہزار 120　(C) 27 ہزار 220　(D) 24 ہزار 110

13۔ قبائلی علاقے صوبہ خیبر پختونخواہ میں ضم ہو گئے: (K.B)

(A) 2016ء　(B) 2018ء　(C) 2019ء　(D) 2017ء

ایوب خان کا دور، 1958-1969 (AYUB KHAN ERA, 1958-1969)

تفصیلی سوالات

س 1: جنرل ایوب خان کے مارشل لاء کے اسباب کیا تھے؟ وضاحت کریں۔ (مشقی سوال نمبر:6)(K.B)

ج: مارشل لاء کے اسباب

تعارف:

پاکستان کے پہلے گورنر جنرل قائداعظم تھے۔ قائداعظم کی وفات کے بعد آہستہ آہستہ ملک کی باگ ڈور بیوروکریسی کے ہات آ گئی بالآخر 1958ء میں پاک آرمی نے براہ راست ملک کا انتظام سنبھال لیا۔ جنرل ایوب خان نے اکتوبر 1958ء میں سکندر مرزا کو ہٹا کر درج ذیل وجاہات کو جواز بنا کر مارشل لا لگا دیا۔ جنرل ایوب خان کے مارشل لا (1958ء) کے اہم اسباب درج ذیل تھے:

(i) اہل سیاسی قیادت کا فقدان

www.ilmkidunya.com

ایوب خان

14 اگست 1947ء کو پاکستان کا قیام برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کی تاریخ ساز جدوجہد اور مسلم رہنماؤں کے بے لوث قیادت کا نتیجہ تھا۔ بدقسمتی سے قیام پاکستان کے ایک سال بعد بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ وفات پا گئے۔ 1951ء میں قائدِ ملّت لیاقت علی خان کو شہید کر دیا گیا۔ اس طرح آزادی کے فوراً بعد ہی نوزائیدہ ملک قائداعظم اور لیاقت علی خان جیسے محب وطن، مدبّر اور دوراندیش رہنماؤں سے محروم ہو گیا۔ ان قائدین کے رخصت ہو جانے کے بعد پاکستان میں اہل سیاسی قیادت کا بحران پیدا ہو گیا۔

نااہل قائدین:

اب ملک کی باگ ڈور ایسے قائدین کے ہاتھوں میں آ گئی، جو مطلوبہ قومی وحدت پیدا کر سکے اور نہ ہی صوبائی، لسانی اور معاشی بحرانوں پر قابو پا سکے۔

(ii) انتخابات کا التوا

پاکستان کو سیاسی بحران سے دور کرنے کا ایک اہم سبب انتخابات کا التوا تھا۔ ابتدا میں ملک میں عام انتخابات منعقد نہ ہوئے۔ صرف صوبوں میں باری باری انتخاب کروائے گئے۔

دستور کی منظوری:

1956ء کا دستور منظور ہونے کے بعد یہ توقع تھی کہ ایک سال کے اندر اندر انتخابات منعقد کیے جائیں گے لیکن 1957ء میں متوقع انتخابات کو 1959ء تک ملتوی کر دیا گیا۔

(iii) نوکر شاہی کا کردار

قیام پاکستان کے بعد ملک میں جمہوریت کو ناکام کرنے میں بیوروکریسی نے بھی کردار ادا کیا۔ گورنر جنرل غلام محمد، سکندر مرزا اور چودھری محمد علی کا تعلق بھی سول سروس سے تھا۔ مجموعی طور پر نوکر شاہی نے غیر ذمہ دارنہ رویے کا مظاہرہ کیا۔ حقیقت یہ تھی کہ سول سروس میں جو لوگ زیادہ بااثر تھے ان کے دلوں میں اقتدار کی ہوس نے جنم لیا۔ اس صورتحال نے مارشل لا کا راستہ ہموار کیا۔

(iv) پارلیمانی نظام کی ناکامی

14 اگست 1947ء سے لے کر 7 اکتوبر 1958ء تک پاکستان میں پارلیمانی نظام رائج رہا۔ پہلے گیارہ برسوں میں یہ نظام مکمل طور پر ناکام ہو گیا۔

سیاسی عدم استحکام:

پارلیمانی نظام کی ناکامی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان گیارہ برسوں میں چار گورنر جنرلوں کے تحت سات وزارتیں تشکیل دی گئیں۔ ان میں مسٹر آئی آئی چندریگر کی وزارت مختصر ترین تھی جو صرف دو ماہ تک چل سکی۔ اس سیاسی عدم استحکام کے نتیجے میں ملک معاشی اور سیاسی بحران کا شکار ہوا۔ ان حالات سے مارشل لا کے نفاذ کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

(v) دستور سازی میں مسلسل رکاوٹ

پاکستان اور بھارت دونوں ایک ہی وقت میں آزاد ہوئے۔ بھارت نے اپنا دستور اڑھائی سال میں تیار کر لیا لیکن پاکستان کے سیاستدان اس اہم مسئلے کو لٹکاتے رہے۔ آخر کار صورت حال ایسی پیدا ہو گئی کہ مارشل لا کا نفاذ ہو گیا۔

حاصل کلام:

درج بالا یہ وہ تمام اسباب تھے جن کی وجہ سے ایوب خان کی منتخب حکومت کا خاتمہ کر کے 1958ء کا مارشل لا نافذ کرنا پڑا اور پاکستان میں پہلا مارشل لا تھا۔ ایوب خان نے تقریباً 10 سال حکومت کی۔

سوالات کے مختصر جوابات

س 1: پاکستان میں 1958ء میں سیاسی قیادت کا فقدان کیسے پیدا ہوا؟ (U.B)

www.ilmkidunya.com

ج: **سیاسی قیادت کا فقدان**

14 اگست 1947ء کو پاکستان کا قیام برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کی تاریخ ساز جدوجہد اور مسلم رہنماؤں کے بے لوث قیادت کا نتیجہ تھا۔ مگر بدقسمتی سے قیام پاکستان کے ایک سال بعد بانی پاکستان قائد اعظم وفات پا گئے اور 1951ء میں قائد ملّت لیاقت علی خان کو شہید کر دیا گیا۔ اس طرح آزادی کے فوراً بعد ہی نوزائیدہ ملک قائد اعظمؒ اور لیاقت علی خان جیسے محب وطن، مدبّر اور دور اندیش رہنماؤں سے محروم ہو گیا۔ ان قائدین کے رخصت ہو جانے کے بعد پاکستان میں اہل سیاسی قیادت کا بحران پیدا ہو گیا۔ اب ملک کی باگ ڈور ایسے قائدین کے ہاتھوں میں آ گئی، جو مطلوبہ قومی وحدت پیدا کر سکے اور نہ ہی صوبائی، لسانی اور معاشی بحرانوں پر قابو پا سکے۔

س2: جمہوریت کو ناکام کرنے میں نوکر شاہی اور بیوروکریسی نے کیا کردار ادا کیا؟ (U.B)

ج: **بیوروکریسی کا کردار**

قیام پاکستان کے بعد ملک میں جمہوریت کو ناکام کرنے میں بیوروکریسی نے بھی کردار ادا کیا۔ گورنر جنرل غلام محمد، سکندر مرزا اور چودھری محمد علی کا تعلق بھی سول سروس سے تھا۔ مجموعی طور پر نوکر شاہی نے غیر ذمہ دارانہ رویے کا مظاہرہ کیا۔ حقیقت یہ تھی کہ سول سروس میں جو لوگ زیادہ بااثر تھے ان کے دلوں میں اقتدار کی ہوس نے جنم لیا۔ اس صورتحال نے مارشل لا کا راستہ ہموار کیا۔

س3: سیاسی عدم استحکام نے مارشل لاء کے نفاذ میں کیسے حوصلہ افزائی کی؟ (K.B)

ج: **سیاسی عدم استحکام**

14 اگست 1947ء سے لے کر 7 اکتوبر 1958ء تک پاکستان میں پارلیمانی نظام رائج رہا۔ پہلے گیارہ برسوں میں یہ نظام مکمل طور پر ناکام ہو گیا۔ پارلیمانی نظام کی ناکامی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان گیارہ برسوں میں چار گورنر جنرلوں کے تحت سات وزارتیں تشکیل دی گئیں۔ ان میں مسٹر آئی آئی چندریگر کی وزارت مختصر ترین تھی جو صرف دو ماہ تک چل سکی۔ اس سیاسی عدم استحکام کے نتیجے میں ملک معاشی اور سیاسی بحران کا شکار ہوا۔ ان حالات سے مارشل لا کے نفاذ کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **لیاقت علی خاں کو شہید کیا گیا:** (K.B)

(A) 1949ء (B) 1950ء (C) 1951ء (D) 1952ء

2۔ **قیام پاکستان کے بعد ملک میں جمہوریت کو ناکام کرنے میں کردار ادا کیا:** (K.B)

(A) فوج (B) سیاستدانوں نے (C) عوام نے (D) بیوروکریسی نے

3۔ **گورنر جنرل غلام محمد، سکندر مرزا اور چودھری محمد علی کا تعلق تھا:** (K.B)

(A) فوج (B) سیاست دان (C) مجاہدین (D) سول سروس

4۔ **پاکستان میں پارلیمانی نظام مکمل طور پر ناکام ہو گیا:** (K.B)

(A) دس برسوں میں (B) گیارہ برسوں میں (C) نو برسوں میں (D) آٹھ برسوں میں

5۔ **گیارہ برسوں میں چار گورنر جنرلوں کے تحت کتنی وزاتیں تشکیل دی گئیں؟** (K.B)

(A) پانچ (B) چھ (C) سات (D) آٹھ

6۔ **مسٹر آئی آئی چندریگر کی وزارت کتنا عرصہ قائم رہی؟** (K.B)

(A) ایک ماہ (B) تین ماہ (C) چار ماہ (D) دو ماہ

7۔ **بھارت نے اپنا دستور کتنے سال میں تیار کیا؟** (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A)ایک سال (B)دو سال (C)اڑھائی سال (D)تین سال

بنیادی جمہوریتوں کا نظام 1959ء (BASIC DEMOCRACIES SYSTEM 1959)

تفصیلی سوالات

س1: **بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے خدو خال بیان کریں۔** (مشقی سوال نمبر:7)(K.B)(LHR 2014, RWP 2016)

ایوب خان کے بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (SGD 2016)

ج: **بنیادی جمہوریتوں کا نظام**

سیاسی صورتحال سے آگاہی:

جنرل ایوب خان نے مارشل لگا کر ملک کا انتظام سنبھال لیا تھا۔ وہ کافی عرصے سے سیاست کو قریب سے دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ بطور وزیر دفاع امور مملکت میں حصہ لیتے رہے، اس لیے وہ ملکی سیاسی صورتحال سے آگاہ تھے۔ وہ بذات خود صدارتی نظام کے حامی تھے جس میں صدر کو وسیع اختیارات حاصل تھے۔ 1959ء میں صدر ایوب خان نے بنیادی جمہوریتوں کا ایک نیا نظام متعارف کرایا جس کے تحت عوام کو بنیادی جمہوریت ممبران کا انتخاب کرنا تھا۔ بنیادی جمہوریتوں کے ممبران کی کُل تعداد 80 ہزار تھی۔ 1962ء کے آئین کے تحت ان ممبران کو صدر، صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں کے اراکین کے انتخاب کے لیے انتخابی ادارہ کی حیثیت بھی حاصل تھی۔

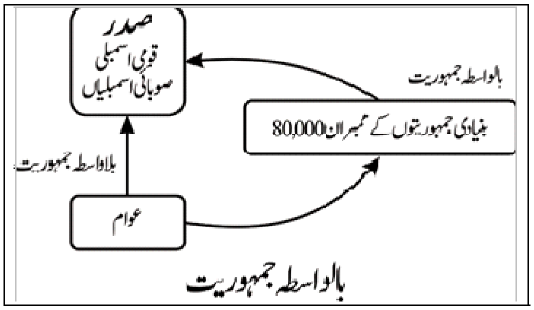

بنیادی جمہویتوں کا نظام:

اسی احساس کے پیش نظر 1959ء میں جنرل ایوب خان نے چار سطحی بنیادی جمہوریتوں کا نظام لانے کا فیصلہ کیا۔ یہ چار سطحی نظام درج ذیل پر مشتمل ہے:

- یونین کونسل
- تحصیل کونسل
- ضلع کونسل
- ڈویژن کونسل

(i) یونین کونسل / ٹاؤن کمیٹی

بڑے دیہی قصبات میں یونین کونسل اور چھوٹے قصبات میں ٹاؤن کمیٹی بنیادی جمہوریتوں کی پہلی منزل تھی۔ ہر یونین کونسل متعدد دیہاتوں پر مشتمل تھی۔ اور پانچ ہزار سے لے کر دس ہزار تک آبادی کی نمائندگی کرتی تھی۔ ہر ایک ہزار افراد کی نمائندگی ایک رکن کرتا تھا۔ یونین کونسل کے نمائندے اپنا ایک چیئرمین منتخب کرتے تھے۔

فرائض:

چھوٹے قصبوں میں ٹاؤن کمیٹی کے ارکان کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ ہر یونین کونسل اور ٹاؤن کمیٹی اپنے علاقہ میں اجتماعی ترقی کے فرائض انجام دیتی تھی۔

(ii) تحصیل کونسل / تھانہ کونسل

www.ilmkidunya.com

بنیادی جمہوریتوں کے نظام کی دوسری منزل تھانہ کونسل اور تحصیل کونسل کہلاتی تھی۔ ہر تھانہ اور تحصیل کونسل اپنی حدود میں واقع یونین کونسلوں کی سرگرمیوں کو بامقصد اور مربوط بناتی تھی۔

تحصیل کونسل:

مغربی پاکستان میں تحصیل کونسل کا چیئرمین تحصیلدار ہوتا تھا۔ تحصیل میں شامل تمام یونین کونسلوں کے چیئرمین تحصیل کونسل کے اراکین ہوتے تھے۔

تھانہ کونسل:

اسی طرح مشرقی پاکستان میں ہر تھانہ کونسل تمام یونین کونسلوں اور قصبات کی ٹاؤن کمیٹیوں کے چیئرمین پر مشتمل ہوتی تھی اور اس کا چیئرمین سب ڈویژنل آفیسر ہوتا تھا۔

(iii) ضلع کونسل

ضلع کونسل بنیادی جمہوریت کے نظام کی تیسری اہم منزل تھی۔ یہ ضلع بھر کی یونین کونسلوں، ٹاؤن کمیٹیوں اور یونین کمیٹیوں کے منتخب چیئرمینوں، میونسپل کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور کنٹونمنٹ بورڈون کے نائب صدر اور سرکاری افسروں پر مشتمل تھی۔ ہر ضلع کونسل کے نصف اراکین نامزد کردہ ہوتے تھے۔ ضلع کا ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر ضلع کونسل کا چیئرمین ہوتا تھا۔

(iv) ڈویژنل کونسل

ڈویژن کونسل بنیادی جمہوریت کے نظام کی آخری منزل تھی۔ ہر ڈویژنل کونسل سرکاری (نامزد کردہ) اور منتخب اراکین پر مشتمل ہوتی تھی۔ ڈسٹرکٹ کونسلوں کے چیئرمین بلحاظ عہدہ ڈویژنل کونسل کے رکن ہوتے تھے ڈویژنل کمشنر بلحاظ عہدہ ڈویژنل کونسل کا چیئرمین ہوتا تھا۔ ڈویژنل کونسل اپنے ماتحت کنٹونمنٹ بورڈوں اور مقامی اداروں کی سرگرمیوں میں ربط قائم کرتی تھی۔

فرائض:

ڈویژنل کونسل ڈویژن کے لیے ترقیاتی سکیمیں مرتب کرتی تھی اور حکومت کی جاری کردہ ہدایت پر عملدرآمد کرواتی تھی۔

(v) نظام کی افادیت

مسائل کا حل:

اس نظام کا مقصد عوامی سطح پر لوگوں کے مسائل حل کرنا تھا۔ اس نظام میں گاؤں اور محلے کی سطح پر عوامی نمائندوں کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ یہ عوامی نمائندے اپنے علاقے کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہوتے اور عوام کو جوابدہ بھی ہوتے تھے۔

سماجی وفلاحی بہبود:

اس نظام کے قیام سے لوگوں کے بنیادی مسائل کی طرف توجہ دی گئی اور ان کی سماجی اور فلاحی بہبود کے لیے منصوبے شروع کیے گئے۔

انتخابات کا انعقاد:

جنرل ایوب نے بنیادی جمہورتیوں کے نظام کا حکم نامہ 26 اکتوبر 1959ء کو جاری کیا۔ جس کے نتیجے میں دسمبر 1959ء اور جنوری 1960ء میں ملک میں انتخابات ہوئے جن مین 80,000 نمائندوں کو منتخب کیا گیا۔

صدر پاکستان:

فروری 1960ء میں ان نمائندوں نے جنرل ایوب خان پر اعتماد کا اظہار کیا۔ اس طرح 7 فروری 1960ء کو جنرل ایوب کان نے صدر پاکستان کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

سوالات کے مختصر جوابات

www.ilmkidunya.com

س1: ایوب خان کے بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے مراحل کتنے اور کون کون سے ہیں نام لکھیں؟ (K.B)

ج: **بنیادی جمہوریتوں کا نظام**

1959ء میں جنرل ایوب خان نے چار سطحی بنیادی جمہوریتوں کے نظام لانے کا فیصلہ کیا۔ یہ نظام بنیادی طور پر درج ذیل چار مراحل پر مشتمل تھا۔

- یونین کونسل / ٹاؤن کمیٹی
- تحصیل کونسل / تھانہ کونسل
- ضلع کونسل
- ڈویژن کونسل

س2: یونین کونسل اور ٹاؤن کمیٹی کن علاقوں میں تشکیل دی جاتی تھی؟ (K.B)

ج: **یونین کونسل اور ٹاؤن کمیٹی**

بڑے دیہی قصبات میں یونین کونسل اور چھوٹے قصبات میں ٹاؤن کمیٹی بنیادی جمہوریتوں کی پہلی منزل تھی۔ ہر یونین کونسل متعدد دیہاتوں پر مشتمل تھی۔ اور پانچ ہزار سے لے کر دس ہزار تک آبادی کی نمائندگی کرتی تھی۔ ہر ایک ہزار افراد کی نمائندگی ایک رکن کرتا تھا۔ یونین کونسل کے نمائندے اپنا ایک چیئرمین منتخب کرتے تھے۔ چھوٹے قصبوں میں ٹاؤن کمیٹی کے ارکان کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ ہر یونین کونسل اور ٹاؤن کمیٹی اپنے علاقہ میں اجتماعی ترقی کے فرائض انجام دیتی تھی۔

س3: تحصیل کونسل اور تھانہ کونسل کی تشکیل کے بارے میں آپ جانتے ہیں؟ (K.B)

ج: **تحصیل کونسل اور تھانہ کونسل**

بنیادی جمہوریتوں کے نظام کی دوسری منزل تھانہ کونسل اور تحصیل کونسل کہلاتی تھی۔ مغربی پاکستان میں تحصیل کونسل کا چیئرمین تحصیلدار ہوتا تھا۔ تحصیل میں شامل تمام یونین کونسلوں کے چیئرمین تحصیل کونسل کے اراکین ہوتے تھے۔ اسی طرح مشرقی پاکستان میں ہر تھانہ کونسل تمام یونین کونسلوں اور قصبات کی ٹاؤن کمیٹیوں کے چیئرمین پر مشتمل ہوتی تھی اور اس کا چیئرمین سب ڈویژنل آفیسر ہوتا تھا۔ ہر تھانہ اور تحصیل کونسل اپنی حدود میں واقع یونین کونسلوں کی سرگرمیوں کو بامقصد اور مربوط بناتی تھی۔

س4: بنیادی جمہوریت کے نظام کی افادیت پر نوٹ لکھیں؟ (K.B)

ج: **جمہوری نظام کی افادیت**

اس نظام کا مقصد عوامی سطح پر لوگوں کے مسائل حل کرنا تھا۔ اس نظام میں گاؤں اور محلے کی سطح پر عوامی نمائندوں کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ یہ عوامی نمائندے اپنے علاقے کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہوتے اور عوام کو جوابدہ بھی ہوتے تھے۔ اس نظام کے قیام سے لوگوں کے بنیادی مسائل کی طرف توجہ دی گئی اور ان کی سماجی اور فلاحی بہبود کے لیے منصوبے شروع کیے گئے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ مارشل لا لگا کر ملک کا انتظام سنبھال لیا: (K.B)

(A) جنرل پرویز مشرف (B) جنرل ایوب خان (C) جنرل یحیٰ خان (D) جنرل ضیاء الحق

2۔ بڑے دیہی قصبات میں یونین کونسل اور چھوٹے قصبات میں ٹاؤن کمیٹی بنیادی جمہوریتوں کی تھی: (K.B)

(A) پہلی منزل (B) دوسری منزل (C) تیسری منزل (D) چوتھی منزل

3۔ یونین کونسل میں ایک رکن نمائندگی کرتا تھا: (K.B)

(A) ایک ہزار افراد (B) دو ہزار افراد (C) تین ہزار افراد (D) چار ہزار افراد

4۔ بنیادی جمہوریتوں کے نظام میں تھانہ کونسل اور تحصیل کونسل منزل تھی: (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) پہلی (B) دوسری (C) تیسری (D) چوتھی

5۔ مغربی پاکستان میں تحصیل کونسل کا چیئرمین ہوتا تھا: (K.B)

(A) کونسلر (B) تحصیلدار (C) ناظم (D) دویژنل کمشنر

6۔ بنیادی جمہوریت کے نظام کی تیسری اہم منزل تھی: (K.B)

(A) یونین کمیٹی (B) تھانہ کونسل (C) ٹاؤن کمیٹی (D) ضلع کونسل

7۔ ضلع کونسل کا چیئرمین ہوتا تھا: (K.B)

(A) کمشنر (B) ڈویژنل آفیسر (C) ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر (D) ڈویژنل کلرک

8۔ ضلع کونسل بنیادی جمہوریت کے نظام کی منزل تھی: (K.B)

(A) پہلی منزل (B) دوسری منزل (C) تیسری منزل (D) چوتھی منزل

9۔ جنرل ایوب نے بنیادی جمہوریتوں کے نظام کا حکم نامہ جاری کیا: (K.B)

(A) 26 مئی 1960ء کو (B) 15 جون 1958ء کو (C) 12 اکتوبر 1959ء کو (D) 26 اکتوبر 1959ء کو

10۔ بنیادی جمہوریت کے نظام کے ملک میں انتخابات ہوئے: (K.B)

(A) دسمبر 1959 (B) جنوری 1960ء (C) جنوری 1917ء (D) A اور B دونوں

11۔ بنیادی جمہوریت کے نظام کے تحت انتخابات ہوئے جن میں نمائندوں کا انتخاب ہوا: (K.B)

(A) 60,000 (B) 70,000 (C) 80,000 (D) 90,000

12۔ جنرل ایوب خان نے صدر پاکستان کی حیثیت سے حلف اٹھایا: (K.B)

(A) 8 فروری 1958ء (B) 7 فروری 1960ء (C) 6 مارچ 1959ء (D) 7 فروری 1961ء

مسلم عائلی قوانین 1961ء / 1962ء کے آئین کی خصوصیات

تفصیلی سوالات

س 1: مسلم عائلی قوانین 1961ء کے نکات بیان کریں۔ (K.B)

ج:

مسلم عائلی قوانین 1961ء

جنرل ایوب خان نے 1961ء میں مسلم عائلی قوانین کا نفاذ کیا۔ جس کے اہم نکات حسبِ ذیل تھے۔

نکاح کا اندراج:

ان قوانین کے مطابق پاکستان میں پہلی دفعہ نکاح کا اندراج لازمی قرار دیا۔ اس کے علاوہ پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر دوسری شادی خلاف قانون قرار دی گئی۔

شادی کی عمر:

شادی کے لیے لڑکے کی عمر کم از کم 18 سال مقرر کی گئی جبکہ لڑکی کی عمر 16 سال مقرر کی گئی۔

عدت کی مدت:

طلاق کی صورت میں عدّت کا عرصہ 90 دن رکھا گیا۔

یتیم پوتے کا حق:

ان قوانین کے تحت دادا کی وراثت میں یتیم پوتے کا حق بھی تسلیم کیا گیا۔

www.ilmkidunya.com

پہلی قانون سازی:

مسلم عائلی قوانین اپنی طرز پر پاکستان میں پہلی قانون سازی تھی۔ جس کا مطالبہ کافی عرصے سے خواتین اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی طرف سے کیا جارہا تھا۔

اسلامی قوانین کا نفاذ:

اس طرح مسلم عائلی قوانین کے نفاذ سے ان لوگوں کا دیرینہ مطالبہ بھی پورا کیا گیا اور صحیح معنوں میں ایک اسلامی معاشرے کے لیے ضروری قوانین کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔

س2: 1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات لکھیں۔ (مشقی سوال نمبر:8)(K.B)

ج:

1962ء کے آئین کی خصوصیات

آئین کی تعریف:

بنیادی اصولوں کا وہ مجموعہ جس کے مطابق کسی ملک کا نظم ونسق چلایا جائے آئین یا دستور کہلاتا ہے:

پس منظر:

صدر جنرل محمد ایوب خان نے ملک کے لیے نیا آئین بنانے کے لیے ایک دستوری کمیشن قائم کیا۔ کمیشن نے اپنی سفارشات 1961ء میں صدر کو پیش کیں۔ صدر نے ان سفارشات میں اپنی مرضی کی ترامیم کے بعد پاکستان کے لیے ایک نیا آئین تیار کیا جسے 8 جون 1962ء کو نافذ کیا گیا۔ 1962ء کے آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

تحریری آئین:

1962ء کا آئین تحریری تھا جو کہ 250 دفعات اور 5 گوشواروں پر مشتمل تھا۔

وفاقی آئین:

1962ء کا آئین وفاقی نوعیت کا تھا۔ اس دستور میں پاکستان کے دونوں حصوں کو برابر نمائندگی دی گئی۔

صدارتی حکومت:

1962ء کے دستور کے تحت ملک میں صدارتی طرز حکومت رائج کیا گیا۔ تمام اختیارات کا منبع صدر کو بنایا۔

اسلامی دفعات:

1962ء کے دستور میں کئی اسلامی دفعات شامل کی گئیں مثلاً: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اقتدار اللہ تعالیٰ کی امانت اور اس کا عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال، پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان اور سربراہ ریاست کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

شہریوں کے بنیادی حقوق:

عوام کو بہتر زندگی گزارنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے کئی حقوق دیے گئے جن کو شہریوں کے بنیادی حقوق کہتے ہیں۔

قومی زبانیں

1962ء کے آئین میں اُردو اور بنگالی دونوں کو پاکستان کی قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

1962ء کے آئین کی ناکامی

صنعتی میدان میں ترقی:

صدر جنرل محمد ایوب خان نے قریباً 10 سال حکومت کی اور ان کے دور میں کئی اصلاحات نافذ ہوئیں اور ملک نے صنعتی میدان میں کافی ترقی کی۔

عوامی تحریک:

جنرل محمد ایوب خان کی آمرانہ حکومت کے خلاف عوام نے زبردست تحریک چلائی اور حالات ان کے کنٹرول سے باہر ہونے لگے۔

مارشل لا کا نفاذ:

www.ilmkidunya.com

آئین کی رو سے تمام اختیارات صدر پاکستان کے پاس تھے۔ ان حالات کے پیش نظر ایک دفعہ پھر ملک میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔

1962ء کے آئین کا خاتمہ:

25 مارچ 1969ء کو جنرل آغا محمد یحیٰ خان نے حکومت سنبھال لی اور 1962ء کے آئین کو ختم کر دیا۔

حاصل کلام:

مسلم عائلی قوانین میں نکاح، طلاق اور وراثت کے مسائل پر قانون سازی کی گئی۔ 1962ء کا آئین مرتب کیا گیا جس میں اسلامی اقدار کو وضع کیا گیا مگر 1962ء کے آئین میں تمام اختیارات صدر کے پاس تھے جس کی وجہ سے عوام نے تحریک چلائی اور بالآخر یہ آئین ختم ہو گیا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: مسلم عائلی قوانین کے کوئی سے چار نکات تحریر کریں؟ (K.B)

ج: مسلم عائلی قوانین کے نکات

صدر ایوب خان نے مسلم عائلی قوانین 1961ء نافذ کیا جس کے مطابق:

- پاکستان میں پہلی دفعہ نکاح کا اندراج لازمی قرار دیا۔
- اس کے علاوہ پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر دوسری شادی خلاف قانون قرار دی گئی۔
- شادی کے لیے لڑکے کی عمر کم از کم 18 سال مقرر کی گئی جبکہ لڑکی کی عمر 16 سال مقرر کی گئی۔
- طلاق کی صورت میں عدّت کا عرصہ 90 دن رکھا گیا۔
- ان قوانین کے تحت دادا کی وراثت میں یتیم پوتے کا حق بھی تسلیم کیا گیا۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

س2: مسلم عائلی قوانین کی اہمیت بیان کریں؟ (U.B)

ج: **عائلی قوانین کی اہمیت**

مسلم عائلی قوانین اپنی طرز پر پاکستان میں پہلی قانون سازی تھی۔ جس کا مطالبہ کافی عرصے سے خواتین اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی طرف سے کیا جارہا تھا۔ اس طرح مسلم عائلی قوانین کے نفاذ سے ان لوگوں کا دیرینہ مطالبہ بھی پورا کیا گیا اور صحیح معنوں میں ایک اسلامی معاشرے کے لیے ضروری قوانین کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔

س3: 1962ء کا آئین کب نافذ ہوا؟ (K.B)

ج: **آئین کا نفاذ**

صدر جنرل محمد ایوب خان نے ملک کے لیے نیا آئین بنانے کے لیے ایک دستوری کمیشن قائم کیا۔ کمیشن نے اپنی سفارشات 1961ء میں صدر کو پیش کیں۔ صدر نے ان سفارشات میں اپنی مرضی کی ترامیم کے بعد پاکستان کے لیے ایک نیا آئین تیار کیا جسے 8 جون 1962ء کو نافذ کیا گیا۔

س4: 1962ء کے آئین کی کوئی سے چار دفعات لکھیں۔ (K.B)

ج: **آئین کی دفعات**

1962ء کے آئین کی کوئی سے چار دفعات درج ذیل ہیں:

- 1962ء کا آئین تحریری تھا جو کہ 250 دفعات اور 5 گوشواروں پر مشتمل تھا۔
- 1962ء کا آئین وفاقی نوعیت کا تھا۔ اس دستور میں پاکستان کے دونوں حصوں کو برابر نمائندگی دی گئی۔
- 1962ء کا دستور کے تحت ملک میں صدارتی طرز حکومت رائج کیا گیا۔ تمام اختیارات کا منبع صدر کو بنایا۔
- 1962ء کے دستور میں کئی اسلامی دفعات شامل کی گئیں مثلاً: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اقتدار اللہ تعالیٰ کی امانت اور اس کا عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال، پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان اور سربراہ ریاست کے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

س5: 1962ء کے آئین کی کوئی سے تین اسلامی دفعات لکھیں؟ (K.B)

ج: **1962ء کے آئین اسلامی دفعات**

1962ء کے دستور میں کئی اسلامی دفعات شامل کی گئیں:

- اللہ تعالیٰ کی حاکمیت۔
- اقتدار اللہ تعالیٰ کی امانت اور اس کا عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال۔
- پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان۔
- سربراہ ریاست کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

س6: 1962ء کے آئین کی ناکامی کے اسباب لکھیں۔ (K.B)

ج: **آئین کی ناکامی**

- صدر جنرل محمد ایوب خان نے قریباً 10 سال حکومت کی اور ان کے دور میں کئی اصلاحات نافذ ہوئیں اور ملک نے صنعتی میدان میں کافی ترقی کی۔
- جنرل محمد ایوب خان کی آمرانہ حکومت کے خلاف عوام نے زبردست تحریک چلائی اور حالات ان کے کنٹرول سے باہر ہونے لگے۔
- آئین کی رو سے تمام اختیارات صدر پاکستان کے پاس تھے۔
- ان حالات کے پیش نظر ایک دفعہ پھر ملک میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔
- 25 مارچ 1969ء کو جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے حکومت سنبھال لی اور 1962ء کے آئین کو ختم کر دیا۔

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ جنرل ایوب خان نے مسلم عائلی قوانین کا نفاذ کیا: (K.B)
(A) 1960ء (B) 1961ء (C) 1962ء (D) 1963ء

2۔ شادی کے لیے لڑکے کی کم از کم عمر سال مقرر کی گئی: (K.B)
(A) 17 (B) 18 (C) 19 (D) 20

3۔ مسلم عائلی قوانین کے مطابق شادی کے لیے لڑکی کی عمر مقرر کی گئی: (K.B)
(A) 13 (B) 14 (C) 15 (D) 16

4۔ طلاق کی صورت میں عدت کا عرصہ متعین کیا گیا: (K.B)
(A) 60 دن (B) 70 دن (C) 90 دن (D) 100 دن

5۔ دستوری کمیشن نے اپنی سفارشات میں صدر کو پیش کیں: (K.B)
(A) 1960ء (B) 1961ء (C) 1962ء (D) 1963ء

6۔ 1962ء کا آئین نافذ کیا گیا: (K.B)
(A) 4 اگست 1962 کو (B) 6 جون 1962 کو (C) 5 جولائی 1962 کو (D) 8 جون 1962ء کو

7۔ 1962ء کا آئین دفعات پر مشتمل تھا: (K.B)
(A) 245 (B) 240 (C) 250 (D) 260

8۔ 1962ء کا آئین گوشواروں پر مشتمل تھا: (K.B)
(A) 5 (B) 6 (C) 7 (D) 8

9۔ 1962ء کا آئین کس نوعیت کا تھا: (K.B)
(A) صوبائی (B) وفاقی (C) ریاستی (D) کوئی بھی نہیں

10۔ 1962ء کے دستور کے تحت ملک میں طرز حکومت رائج تھا: (K.B)
(A) پارلیمانی (B) جمہوری (C) صدارتی (D) آمرانہ

11۔ 1962ء کے آئین میں کو پاکستان کی قومی زبانیں قرار دیں گئیں: (K.B)
(A) اردو اور ہندی (B) اُردو اور بنگالی (C) اردو اور پنجابی (D) اردو اور سندھی

12۔ صدر جنرل محمد ایوب خان نے کتنے سال حکومت کی؟ (K.B)
(A) 10 سال قریباً (B) 11 سال قریباً (C) 12 سال قریباً (D) 13 سال قریباً

13۔ جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے حکومت سنبھال لی: (K.B)
(A) 25 مارچ 1969ء (B) 25 جون 1970ء (C) 16 ستمبر 1971ء (D) 18 جون 1935ء

14۔ 1962ء کے آئین کو کس نے ختم کیا: (K.B)
(A) ایوب خان (B) ضیاء الحق (C) جنرل آغا محمد یحییٰ خان (D) اسد اللہ عمر

www.ilmkidunya.com

صدارتی انتخابات 1965ء (PRESIDENTIAL ELECTION OF 1965)

تفصیلی سوالات

س 1: صدارتی انتخابات 1965ء کے بارے میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔ (K.B)(LHR 2016)

ج: **صدارتی انتخابات 1965ء**

پس منظر:

1962ء کے آئین کے تحت جنوری 1965ء میں صدارتی انتخاب ہوا جس میں امیدواروں کی تعداد چار تھی۔ لیکن اصل مقابلہ جنرل ایوب خان اور مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح کے درمیان تھا۔ مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح دراصل جنرل ایوب خان کے قائم کردہ آمرانہ نظام کے سخت خلاف تھیں۔ آپ کو کسی عہدے یا اقتدار کا لالچ نہ تھا۔ لیکن ملک کو آمریت سے بچانے کے لیے اور پارلیمانی جمہوری اداروں کو بحال کرنے کی غرض سے آپ نے بڑھاپے اور صحت کی کمزوری کے باوجود اس انتخاب میں حصہ لیا۔

فاطمہ جناح کی مقبولیت:

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مادرِ ملّت ہی ایسی شخصیت تھیں جن کو ملک میں ہر دلعزیزی اور مقبولیت حاصل تھی۔ آپ میدان میں نکلیں تو ڈھاکہ سے کراچی تک آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ عوام نے 1958ء میں جس جوش و جذبے سے مارشل لا کا خیر مقدم کیا تھا اور جو اُمیدیں اس سے وابستہ کی تھیں وہ سرد پڑ چکی تھیں۔ ان کے جوش و جذبے کا یہ عالم تھا کہ مادرِ ملّت کے پنڈال میں پہنچنے سے پہلے ہی جلسہ گاہ میں لوگوں کی کثیر تعداد پہلے ہی موجود ہوتی تھی۔

BD ممبران کی تعداد میں اضافہ:

1965ء میں BD ممبران کی تعداد 80 ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ بیس ہزار کر دی گئی۔

صدارت کی توثیق:

صدر ایوب خان نے حکومت چلانے کے لیے 1960ء میں بنیادی جمہوریت کے نظام کے تحت 80 ہزار بنیادی جمہوریت کے ارکان کا انتخاب کیا اور مارشل لا کے دوران ان ارکانِ بنیادی جمہوریت سے اپنی صدارت کی توثیق کروائی۔

دوبارہ انتخاب:

ان ارکان کی مدت 1965ء میں ختم ہو رہی تھی۔ لہٰذا نومبر 1964ء میں ان کا دوبارہ انتخاب کروایا گیا۔ 1962ء کے آئین کے مطابق ان ارکان کو صدر، صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں کے انتخاب کے لیے انتخابی ادارہ کی حیثیت حاصل تھی۔

محترمہ فاطمہ جناح کو شکست:

بنیادی جمہوریت کے ارکان نے ایوب خان کو اکثریت سے صدر منتخب کر لیا اور محترمہ فاطہ جناح کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

سیاست پر انتخابات کے اثرات

بنیادی جمہوریتوں کا نظام ایوب خان کے زوال کا ایک اہم سبب بنا۔

دھاندلی کا الزام:

پاکستان کی حزبِ مخالف کی تمام سیاسی جماعتوں نے ان نام نہاد انتخابات میں ایوب خان پر دھاندلی کا الزام لگایا اور ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لیے عوامی رابطہ مہم کا آغاز کر دیا۔

احساس محرومی:

مشرقی پاکستان میں شدید احساس محرومی اور احساس عدم تحفظ نے جنم لیا۔

چھے نکاتی مطالبہ:

مشرقی پاکستان کے عوام نے اپنے چھے نکاتی مطالبے میں ایک نئے آئین کا مطالبہ کر دیا۔

مشترکہ عوامی تحریک:

جماعتی اور علاقائی عناصر کی ایک مشترکہ عوامی تحریک شروع ہو گئی۔ جنرل ایوب خان کے خلاف عوام نے بھی علم بغاوت بلند کر دیا، جس نے اُس کی حکومت کو ہلا کر رکھ دیا۔

حاصل کلام:

صدارتی انتخابات 1965ء میں صدارتی انتخاب ہوا۔ فاطمہ جناح نے کمزور صحت کے باوجود حصہ لیا۔ عوام نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا اور فاطمہ جناح کا ساتھ دیا مگر دھاندلی کی وجہ سے ایوب خان الیکشن جیت گئے جس سے عوام میں احساس محرومی پیدا ہوئی اور عوام نے علم بغاوت بلند کر دیا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: مادرِملت محترمہ فاطمہ جناح نے ایوب خان کے خلاف انتخابات میں حصہ میں کیوں لیا؟ (K.B)

ج: **انتخابات میں حصہ**

مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح دراصل جنرل ایوب خان کے قائم کردہ آمرانہ نظام کے سخت خلاف تھیں۔ آپ کو کسی عہدے یا اقتدار کا لالچ نہ تھا۔ لیکن ملک کو آمریت سے بچانے کے لیے اور پارلیمانی جمہوری اداروں کو بحال کرنے کی غرض سے آپ نے بڑھاپے اور صحت کی کمزوری کے باوجود اس انتخاب میں حصہ لیا۔

س2: صدر ایوب خان نے قبل از وقت الیکشن کیوں کروائے؟ اور ان کے کیا نتائج دیے؟ (K.B)

ج: **قبل از وقت الیکشن کے نتائج**

بنیادی جمہوریت کے ارکان کی مدت 1965ء میں ختم ہو رہی تھی۔ لہٰذا نومبر 1964ء میں ان کا دوبارہ انتخاب کروایا گیا۔ وَ 1962ء کے آئین کے مطابق ان ارکان کو صدر، صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں کے انتخاب کے لیے انتخابی ادارہ کی حیثیت حاصل تھی۔ بنیادی جمہوریت کے ارکان نے ایوب خان کو اکثریت سے صدر منتخب کر لیا اور محترمہ فاطہ جناح کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

س3: بنیادی جمہوریتوں کا نظام ایوب خان کے زوال کا سبب کیسے بنا؟ (U.B)

ج: **اویوب خان کے زوال اسباب**

بنیادی جمہوریتوں کا نظام ایوب خان کے زوال کا ایک اہم سبب بنا۔ پاکستان کی حزبِ مخالف کی تمام سیاسی جماعتوں نے ان نام نہاد انتخابات میں ایوب خان دھاندلی کا الزام لگایا اور ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لیے عوامی رابطہ مہم کا آغاز کر دیا۔ مشرقی پاکستان میں شدید احساس محرومی اور احساس عدم تحفظ نے جنم لیا۔ مشرقی پاکستان کے عوام نے اپنے چھے نکاتی مطالبے میں ایک نئے آئین کا مطالبہ کر دیا۔ جماعتی اور علاقائی عناصر کی ایک مشترکہ عوامی تحریک شروع ہو گئی۔ جنرل ایوب خان کے خلاف عوام نے بھی علم بغاوت بلند کر دیا، جس نے اُس کی حکومت کو ہلا کر رکھ دیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **1962ء کے آئین کے تحت صدارتی انتخاب ہوا:** (K.B)

(A) فروری 1965ء (B) مارچ 1965ء (C) اپریل 1965ء (D) جنوری 1965ء

www.ilmkidunya.com

2۔ **جنرل ایوب خان کا مقابلہ تھا:** (K.B)

(A) قائد اعظم　(B) لیاقت علی خان　(C) مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح　(D) محمد علی

3۔ **1965ء میں BD ممبران کی تعداد 80 ہزار سے بڑھا کر کر دی گئی:** (K.B)

(A) ایک لاکھ　(B) 70000 ہزار　(C) 90000 ہزار　(D) ایک لاکھ بیس ہزار

4۔ **بنیادی جمہوریت کے ارکان کا دوبارہ انتخاب کروایا گیا:** (K.B)

(A) نومبر 1964ء　(B) دسمبر 1964ء　(C) جنوری 1963ء　(D) فروری 1962ء

5۔ **ایوب خان نے انتخابات میں شکست دی:** (K.B)

(A) قائد اعظم　(B) علامہ اقبال　(C) لیاقت علی خان　(D) فاطمہ جناح

6۔ **مشرقی پاکستان کی عوام نے اپنے مطالبے میں ایک نئے آئین کا مطالبہ کیا:** (K.B)

(A) پانچ نکاتی　(B) چھے نکاتی　(C) چار نکاتی　(D) دو نکاتی

پاکستان، بھارت جنگ 1965ء (INDO-PAK WAR 1965)

تفصیلی سوالات

س 1: 1965ء کی پاک بھارت جنگ پر ایک مفصل نوٹ تحریر کریں۔ (K.B)(GRW 2013, 14, LHR 2016)

1965ء کی پاک بھارت جنگ کے واقعات بیان کیجیے۔

ج: پاک بھارت جنگ 1965ء

1965ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ہونے والی جنگ کی تفصیل درج ذیل ہے:

پس منظر:

بھارت نے قیام پاکستان سے ہی پاکستان کو کمزور کرنے کے لیے ہر قسم کی چال چلی، کبھی سرحدی تنازعات تو کبھی پانی کی تقسیم کا مسئلہ، کبھی اثاثوں کی تقسیم میں رکاوٹ اور کبھی کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کے ساتھ تعلقات خراب کرنا۔ ان سب واقعات کی وجہ سے ستمبر 1965ء میں پاک بھارت جنگ چھڑ گئی۔

پاک بھارت سرحدی تنازعات:

رن آف کچھ میں پاک بھارت سرحدی تنازعات 1965ء کے موسم بہار سے شروع ہو چکے تھے اور کبھی کبھی دونوں اطراف سے ایک دوسرے پر فائرنگ ہوتی رہتی تھی۔ اسی طرح کشمیر میں بھی حالات روز بروز خراب ہوتے جا رہے تھے۔ بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے کشمیر کے مسئلے کو پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے لیے ثانوی حیثیت قرار دیا۔

صدارتی راج:

1965ء میں ہی ریاست جموں و کشمیر میں صدر بھارت نے صدارتی راج نافذ کر دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ مقبوضہ جموں و کشمیر مکمل طور بھارت کا حصہ بن چکا ہے۔

اس پر کشمیری عوام نے اس بھارتی تسلط کے خلاف مظاہرے شروع کیے۔ ان تمام واقعات نے دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کو بڑھا دیا۔

www.ilmkidunya.com

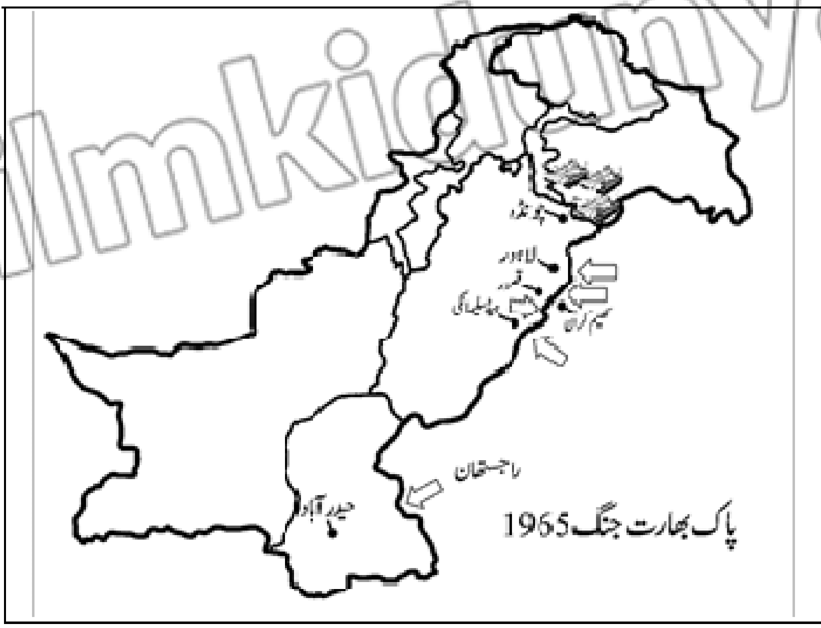

جنگ کے اہم واقعات

1965ء پاک بھارت جنگ کے اہم واقعات درج ذیل ہیں:

مغربی پاکستان پر حملہ:

صدر پاکستان جنرل ایوب خان قوم سے خطاب کرتے ہوئے

6 ستمبر صبح 3 بجے بھارت نے غیر اعلانیہ جنگ کا آغاز کیا اور بین الاقوامی سرحد عبور کرتے ہوئے مغربی پاکستان پر حملہ کر دیا ان میں لاہور سیکٹر، رن آف کچھ، سیالکوٹ (چونڈہ) اور کشمیر وغیرہ کے محاذ شامل تھے۔

جنرل ایوب خاں ریڈیو پر خطاب:

اس موقع پر صدر پاکستان جنرل ایوب خان نے ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

”ہمارے بہادر سپاہی دشمن کو پسپا کرنے کے لیے آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور پاکستان کی مسلح افواج بہادری کا مظاہرہ کریں گی۔ ہماری مسلح افواج ناقابلِ شکست جذبے سے دشمن کو شکست دے گی۔ بھارتی حکمرانوں کو یہ علم نہیں کہ انھوں نے کس کس قوم کو للکارا ہے۔“

افواج کی بہادری:

پاکستان کی فوج نے جوان مردی کے ساتھ اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کا مقابلہ اور پاکستان کی بہادر عوام نے اپنی فوج کا بھرپور ساتھ دیا۔ ملی نغموں نے عوام اور افواج کے جذبے کو مزید بڑھایا۔

میجر راجہ عزیز بھٹی:

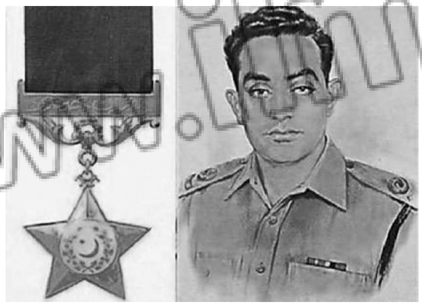
میجر راجا عزیز بھٹی شہید (نشانِ حیدر)

لاہور واہگہ کے محاذ پر میجر راجا عزیز بھٹی اور ان کے ساتھیوں نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ، دشمن کو اپنے علاقے میں داخل ہونے سے روکے رکھا۔ انھوں نے اپنی جان کا نذرانہ تو پیش کر دیا مگر دشمن کو کامیاب نہ ہونے دیا۔

www.ilmkidunya.com

نشانِ حیدر کا اعزاز:

دشمن بی۔ آر۔ بی نہر کو عبور نہ کر سکا۔ اس بہادری کے صلہ میں انھیں "نشانِ حیدر" سے نوازا گیا۔

چونڈہ بھارتی ٹینکوں کا قبرستان:

چونڈہ کے مقام پر ٹینکوں کی بہت بڑی جنگ لڑی گئی۔ ہمارے جوانوں نے اپنے جسموں پر بم باندھ کر دشمن کے ٹینکوں کا راستہ روکا۔ ہماری فضائیہ نے بھی اپنی صلاحیت سے بڑھ کر دشمن کا مقابلہ کیا۔ صرف ابتدائی تین دنوں میں بھارتی فضائیہ کی کمر توڑی گئی۔

1965ء کی جنگ کا ایک منظر

ایم۔ ایم عالم کا عالمی ریکارڈ:

فضائی جنگ میں سکوارڈن لیڈر ایم۔ ایم عالم کا نام ہمیشہ کے لیے تاریخ میں رقم ہو گیا۔ جس نے صرف ایک منٹ میں بھارتی فضائیہ کے پانچ جہاز فضا میں تباہ کیے۔ ہمارے فوجی جوانوں نے جنگی تاریخ کے یادگار کارنامے سرانجام دیتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا جبکہ عوام کا جذبہ بھی دیکھنے کے قابل تھا۔

جنگ کے اثرات

1965ء کی جنگ درج ذیل اثرات سامنے آئے:

ہلالِ استقلال:

اس عوامی جوش و خروش کے پیشِ نظر پاکستان کے تین شہروں لاہور، سرگودھا اور سیالکوٹ کو ہلالِ استقلال سے نوازا گیا۔

قومی یکجہتی اور اتحاد:

اس جنگ کی بدولت پاکستان کے عوام میں قومی یکجہتی اور اتحاد کی روح پیدا ہوئی۔ پوری قوم نے اپنے ذاتی اندرونی اختلافات کو بھلا کر متحد ہو کر پورے نظم و ضبط کے ساتھ حملہ آور دشمن کا مقابلہ کیا۔ صدر پاکستان کی اپیل پر پوری قوم نے دل کھول کر چندہ دیا۔ نوجوانوں نے ہسپتال جا کر اپنے زخمی خونی بھائیوں کو خون دیا۔

برادر اسلامی ممالک:

اس جنگ میں برادر اسلامی ممالک نے پاکستان کا بہت ساتھ دیا۔ اس جنگ کی وجہ سے پاکستان کا دفاع مضبوط ہوا اور مسئلہ کشمیر اجاگر ہوا۔

یوم دفاع:

ہر سال 6 ستمبر کو یوم دفاع کی تقریبات، جوش و خروش اور جذبے سے منائی جاتی ہیں تاکہ ایک دفعہ پھر دشمن کو بتایا جائے کہ تمام سچے جذبے آج بھی اپنے وطن کے لیے ہیں۔

وطن کا دفاع:

6 ستمبر 1965ء کی صبح بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا اس حملے کے جواب میں ہماری فوج نے جس طرح وطن کا دفاع کیا، اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہر کوئی اپنے اپنے انداز میں وطن عزیز کے لیے قربانی دینے کو بے قرار تھا۔

پاکستان کی فتح:

افواج کے ساتھ ساتھ 1965ء کی پاکستان بھارت جنگ میں عوام کے جذبوں اور دعاؤں کی بدولت فتح پاکستان کا مقدر بنی۔ قومی یکجہتی حب الوطنی اور اتحاد نے ہمارا سر پوری دنیا میں اونچا کر دیا۔ اس جنگ میں پاکستان کی بہادر افواج نے بھارت کے دانت کھٹے کر دیے۔ ملک اور قوم کی حفاظت کرنے والے بہادر جوانوں کو سلام کہ جنھوں نے اپنی زندگی کی بھی پرواہ نہ کی اور شہادت کے اونچے مرتبے پر فائز ہو گئے۔

حاصل کلام:

غرض یہ کہ 1965ء کی جنگ میں قوم متحد نظر آئی اور ہماری افواج نے جواں مردی، زندہ دلی اور دلیری کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کیا اور آخر کار فتح نصیب ہوئی۔

www.ilmkidunya.com

سوالات کے مختصر جوابات

س1: 1965ء کی جنگ کی اصل وجہ کیا ہے؟ (U.B)

ج: **جنگ کی وجہ**

رن آف کچھ میں پاک بھارت سرحدی تنازعات 1965ء کے موسم بہار سے شروع ہو چکے تھے اور کبھی کبھی دونوں اطراف سے ایک دوسرے پر فائرنگ ہوتی رہتی تھی۔ اسی طرح کشمیر میں بھی حالات روز بروز خراب ہوتے جا رہے تھے۔ بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے کشمیر کے مسئلے کو پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے لیے ثانوی حیثیت قرار دیا۔ 1965ء میں ہی ریاست جموں وکشمیر میں صدر بھارت نے صدارتی راج نافذ کر دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ مقبوضہ جموں وکشمیر مکمل طور بھارت کا حصہ بن چکا ہے۔ اس پر کشمیر عوام نے اس بھارتی تسلط کے خلاف مظاہرے شروع کیے۔ ان تمام واقعات نے دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کو بڑھا دیا۔ جو 1965ء کی جنگ کی وجہ بنے۔

س2: ایوب خان نے ریڈیو پر ہنگامی حالت میں خطاب کرتے ہوئے کیا کہا؟ (K.B)

ج: **ریڈیو پر خطاب**

اس موقع پر صدر پاکستان جنرل ایوب خان نے ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

”ہمارے بہادر سپاہی دشمن کو پسپا کرنے کے لیے آگے بڑھ گئے ہیں۔ پاکستان کی مسلح افواج بہادری کا مظاہرہ کریں گی۔ ہماری مسلح افواج ناقابلِ شکست جذبے سے دشمن کو شکست دے گی۔ بھارتی حکمرانوں کو یہ علم نہیں کہ انھوں نے کس قوم کو للکارا ہے۔

س3: میجر عزیز بھٹی کس محاذ پر لڑ کر شہید ہوئے؟ (U.B)

ج: **میجر عزیز بھٹی**

لاہور واہگہ کے محاذ پر میجر راجا عزیز بھٹی اور ان کے ساتھیوں نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ، دشمن کو اپنے علاقے میں داخل ہونے سے روکے رکھا۔ انھوں نے اپنی جان کا نذرانہ تو پیش کر دیا مگر دشمن کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ اور دشمن بی۔ آر۔ بی نہر کو عبور نہ کر سکا۔ اس بہادری کے صلہ میں انھیں ”نشان حیدر“ سے نوازا گیا۔

س4: 1965ء کی جنگ میں فضائیہ کا کردار لکھیں۔ (K.B)

ج: **پاک فضائیہ کا کردار**

ہماری فضائیہ نے بھی اپنی صلاحیت سے بڑھ کر دشمن کا مقابلہ کیا۔ صرف ابتدائی تین دنوں میں بھارتی فضائیہ کی کمر توڑ دی گئی۔ فضائی جنگ میں سکوارڈن لیڈر ایم۔ ایم عالم کا نام ہمیشہ کے لیے تاریخ میں رقم ہو گیا۔ جس نے صرف ایک منٹ میں بھارتی فضائیہ کے پانچ جہاز فضا میں تباہ کیے۔

س5: 1965ء کی جنگ کے پاکستان پر اثرات لکھیں۔ (U.B)

ج: **جنگ کے اثرات**

اس عوامی جوش وخروش کے پیش نظر پاکستان کے تین شہروں لاہور، سرگودھا اور سیالکوٹ کو ہلال استقلال سے نوازا گیا۔ اس جنگ کی بدولت پاکستان کے عوام میں قومی یکجہتی اور اتحاد کی روح پیدا ہوئی۔ پوری قوم نے اپنے ذاتی اندرونی اختلافات کو بھلا کر متحد ہو کر پورے نظم وضبط کے ساتھ حملہ آور دشمن کا مقابلہ کیا۔ صدر پاکستان کی اپیل پر پوری قوم نے دل کھول کر چندہ دیا۔ نوجوانوں نے ہسپتال جا کر اپنے زخمی خونی بھائیوں کو خون دیا۔ اس جنگ میں برادر اسلامی ممالک نے پاکستان کا بہت ساتھ دیا۔ اس جنگ کی وجہ سے پاکستان کا دفاع مضبوط ہوا اور مسئلہ کشمیر اجاگر ہوا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **پاک بھارت جنگ چھڑ گئی:** (K.B)

(A) 6 ستمبر 1966ء (B) ستمبر 1965ء (C) 4 ستمبر 1965ء (D) 3 اکتوبر 1967ء

2۔ **بھارت کے وزیر اعظم نے کشمیر کے مسئلے کو پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے لیے ثانوی حیثیت قرار دیا:** (K.B)

(A) من موہن سنگھ (B) لال بہادر شاستری (C) مودی (D) اندرا گاندھی

www.ilmkidunya.com

3۔ بھارت نے مغربی پاکستان پر حملہ کیا: (K.B)

(A) 5 ستمبر (B) 2 ستمبر (C) یکم ستمبر (D) 6 ستمبر

4۔ 1965ء کی جنگ کے دوران ٹینکوں کی بہت بڑی جنگ لڑی گئی: (K.B)

(A) سیالکوٹ (B) لاہور (C) ساہیوال (D) چونڈہ

5۔ فضائی جنگ میں کن کا نام ہمیشہ کے لیے تاریخ میں رقم ہو گیا: (K.B)

(A) سکوارڈن لیڈر ایم۔ ایم (B) میجر راجا عزیز بھٹی (C) جنرل ایوب خان (D) B اور C دونوں

6۔ ایم ایم عالم نے کتنے منٹ میں بھارتی فضائیہ کے پانچ جہاز فضا میں تباہ کیے: (K.B)

(A) ایک منٹ (B) دو منٹ (C) تین منٹ (D) چار منٹ

معاشی ترقی (ECONOMIC DEVELOPMENT)

تفصیلی سوالات

س 1: معاشی ترقی سے کیا مراد ہے؟ جنرل ایوب خان کے دور میں کن شعبوں میں خصوصی توجہ دی گئی؟

ج:

معاشی ترقی

معاشی ترقی سے مراد کسی پسماندہ معیشت کا ترقی یافتہ معیشت کی طرف گامزن ہونا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے کہ جس کے دوران جدید اور ترقی یافتہ ذرائع کا اختیار کر کے، انسانی وسائل کا بہتر استعمال یقینی بنایا جاتا ہے، اور سرمایاتی ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے معیشت میں ایسی تبدیلیاں لائی جاتی ہیں کہ ملک کی خام قومی آمدنی بڑھتی ہے۔ لوگوں کا معیار زندگی بلند ہوتا ہے۔ عوام الناس کو تعلیم، صحت، روزگار اور تفریح کے بہتر مواقع ملتے ہیں۔ جنرل ایوب خان کے دور حکومت میں معاشی ترقی کی اوسط سالانہ شرح 7 فیصد کے قریب تھی۔ معاشی ترقی کے لیے ایوب خان نے درج ذیل اقدامات کیے۔

زرائی شعبے پر توجہ

پاکستان کی معیشت کا انحصار زیادہ تر زراعت پر تھا لہٰذا ایوب خان نے زراعت کے شعبے میں مختلف اصلاحات متعارف کروائیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

- انھوں نے بڑے جاگیر داروں کے لیے زمین کی ملکیت کی حد مقرر کی۔ مزارعوں اور ہاریوں میں زمین تقسیم کی۔
- زیادہ پیداوار دینے والے بیج منگوا کر کسانوں میں تقسیم کیے۔ کیمیائی کھادوں کے استعمال کو بڑھایا گیا۔
- زراعت کے شعبے میں ٹریکٹر، ہارویسٹر اور تھریشر کو متعارف کروایا۔
- آسان شرائط پر زرعی قرضوں کا اجرا کیا۔ تاکہ غریب کسان نئی مشینری، کھادیں اور بیج خرید سکیں۔
- آب پاشی کے نظام میں بہتری کے لیے کئی نہریں، ڈیم اور بیراج بنائے۔ اس کے علاوہ ٹیوب ویل بھی لگائے گئے تاکہ کاشت کاری کے لیے پانی میسر ہو سکے۔

صنعتی شعبے پر توجہ

1958ء میں ایوب خان نے مارشل لا کے نفاذ کے بعد نئی صنعتی پالیسی کا اعلان کیا۔ جنرل ایوب خان کے دور میں صنعتی شعبے پر بھی بھرپور توجہ دی گئی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

صنعتی پالیسی:

ملک میں نئی صنعتوں کا قیام عمل میں لایا گیا جس سے عوام کو روزگار ملا۔ صنعتی برآمدات میں اضافہ ہوا۔ چھوٹی صنعتوں کو ترقی دی گئی۔ صنعت کاروں کو ٹیکسوں اور خام مال کی درآمدات پر چھوٹ دی گئی۔ ٹیکنیکل ٹریننگ کا انتظام کیا گیا۔

www.ilmkidunya.com

انوسٹمنٹ پر موشن بیورو:

بیرونی سرمایہ کاروں کو ملک میں سرمایہ کاری کی ترغیب دینے کے لیے 1959ء میں انویسٹمنٹ پروموشن بیورو (IPB) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس سے بہت سے غیر ملکی اداروں نے ملک میں سرکایہ کاری کی۔

پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ:

صنعتی شعبوں کی مدد کے لیے سائنسی تحقیق میں اضافہ کے لیے پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (PCSIR) کا قیام عمل میں لایا گیا۔

انڈسٹریل کریڈٹ اینڈ انویسٹمنٹ کارپوریشن:

1961ء میں پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بنک کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کی مدد سے صنعتوں کی مالی مدد کی۔ ایکسپورٹ بونس سکیم کا بھی آغاز کیا گیا۔

تعلیمی اور سماجی شعبوں میں بہتری

جنرل ایوب خان کے دور حکومت میں تعلیمی اور سماجی شعبوں میں بھی اصلاحات لائی گئیں۔ تعلیمی اور سماجی شعبے کی بہترین کے لیے درج ذیل اقدامات کیے گئے:

نیا نصابِ تعلیم:

سکولوں کے لیے نیا نصاب بنایا گیا۔ نئی درسی کتب کی چھپائی عمل میں لائی گئی۔

ٹیکسٹ بک بورڈز کا قیام:

مختلف صوبوں میں ٹیکسٹ بک بورڈز کا قیام عمل میں لایا گیا۔ نئے سکول کھولے گئے۔

کالجوں اور یونیورسٹیوں کا قیام:

ملک میں نئے کالجوں اور یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔

فیملی پلاننگ پروگرام:

سماجی شعبے کی ترقی کے لیے آبادی میں اضافے کو کنٹرول کرنے کے لیے فیملی پلاننگ کا پروگرام متعارف کروایا گیا۔ جنرل ایوب خان کے دور حکومت میں ملکی ترقی میں اضافہ ہوا اور آج بھی معاشی ترقی کے لحاظ سے ایوب خان کا دور مثالی دور سمجھا جاتا ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: ایوب خان نے کون سی زرعی اصلاحات متعارف کروائیں؟ **(K.B)**

ج:

زرعی اصلاحات

پاکستان کی معیشت کا انحصار زیادہ تر زراعت پر تھا لہٰذا ایوب خان نے زراعت کے شعبے میں مختلف اصلاحات متعارف کروائیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

- انھوں نے بڑے جاگیرداروں کے لیے زمین کی ملکیت کی حد مقرر کی۔
- مزارعوں اور ہاریوں میں زمین تقسیم کی۔
- زیادہ پیداوار دینے والے بیج منگوا کر کسانوں میں تقسیم کیے۔ کیمیائی کھادوں کے استعمال کو بڑھایا گیا۔
- زراعت کے شعبے میں ٹریکٹر، ہارویسٹر اور تھریشر کو متعارف کروایا۔

www.ilmkidunya.com

س2: ایوب خان دور میں صنعتی میدان میں ترقی کے لیے کون کون سے اقدامات کیے گئے؟ (K.B)

ج:

صنعتی میدان میں ترقی

1958ء میں ایوب خان نے مارشل لا کے نفاذ کے بعد نئی صنعتی پالیسی کا اعلان کیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- ملک میں نئی صنعتوں کا قیام عمل میں لایا گیا جس سے عوام کو روزگار ملا۔ صنعتی برآمدات میں اضافہ ہوا۔ چھوٹی صنعتوں کو ترقی دی گئی۔
- صنعت کاروں کو ٹیکسوں اور خام مال کی درآمدات پر چھوٹ دی گئی۔
- ٹیکنیکل ٹریننگ کا انتظام کیا گیا۔
- بیرونی سرمایہ کاروں کو ملک میں سرمایہ کاری کی ترغیب دینے کے لیے 1959ء میں انویسٹمنٹ پروموشن بیورو (IPB) کا قیام عمل میں لایا گیا۔

س3: ایوب خان کے دور میں تعلیمی اور سماجی شعبوں میں بہتری کے لیے کیا اصلاحات کی گئیں؟ (K.B)

ج:

تعلیمی اور سماجی شعبے

جنرل ایوب خان کے دور حکومت میں تعلیمی اور سماجی شعبوں میں بھی اصلاحات لائی گئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- سکولوں کے لیے نیا نصاب بنایا گیا۔ نئی درسی کتب کی چھپائی عمل میں لائی گئی۔
- مختلف صوبوں میں ٹیکسٹ بک بورڈز کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- نئے سکول کھولے گئے۔ ملک میں نئے کالجوں اور یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ ایوب خان کے دور میں پاکستان کی سالانہ اوسط شرح تھی: (K.B)

(A) 5 فیصد (B) 6 فیصد (C) 7 فیصد (D) 10 فیصد

2۔ پاکستان کی معیشت کا انحصار ہے: (K.B)

(A) صنعت پر (B) سیاحت پر (C) گھریلو صنعت پر (D) زراعت پر

3۔ بیرونی سرمایہ کاروں کو ملک میں سرمایہ کاری کی ترغیب دینے کے لیے میں انویسٹمنٹ پروموشن بیورو (IPB) کا قیام عمل میں لایا گیا: (K.B)

(A) 1959ء (B) 1957ء (C) 1958ء (D) 1959ء

4۔ پاکستان انڈسٹریل کریڈٹ اینڈ انویسٹمنٹ کارپوریشن (PICIC) کا قیام عمل میں لایا گیا: (K.B)

(A) 1960ء (B) 1961ء (C) 1962ء (D) 1963ء

5۔ سماجی شعبے کی ترقی کے لیے آبادی میں اضافے کو کنٹرول کرنے کے لیے کا پروگرام متعارف کروایا گیا: (K.B)

(A) صنعتی شعبہ (B) زرعی شعبہ (C) فیملی پلاننگ (D) سماجی شعبہ

جنرل ایوب خان کے دور کے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے
(FIVE YEAR DEVELOPMENT PLANS OF AYUB KHAN'S ERA)

تفصیلی سوالات

س1: جنرل ایوب خان کے دور حکومت میں دوسرے اور تیسرے پانچ سالہ منصوبے کی تفصیلات بیان کریں؟ (K.B)

ج:

پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے

جنرل ایوب خان کے دورِ حکومت میں دوسرا اور تیسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ متعارف کرائے گئے۔

(i) دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ (1960-1965ء)

دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے مقاصد اور ہدف کو پورا کرنے کے لیے 23 ارب روپے کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ اس پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے بڑے بڑے مقاصد اور ان کے اہداف میں قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ کرنا، لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنا، زرعی پیداوار اور بڑی اور اوسط درجے کی صنعتوں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرنا، گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کی پیداوار کو بڑھانا اور برآمدات میں اضافہ کرنا وغیرہ شامل تھا۔

www.ilmkidunya.com

دوسرے پانچ سالہ منصوبے کی اہمیت:

دوسرے پانچ سالہ منصوبہ درج ذیل اہمیت حاصل ہے:

- دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ خاصی کامیابی سے ہم کنار ہوا بلکہ کئی شعبوں میں تو ترقی مقررہ ہدف سے بھی بڑھ گئی۔
- پاکستان کی معاشی منصوبہ بندی میں دوسرے پانچ سالہ منصوبے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔
- اس منصوبے کی کامیابی سے مزید حوصلہ افزئی ہوئی جو مستقبل کی منصوبہ بندی میں ممد و معاون ثابت ہوئی۔

(ii) تیسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ (1965-1970ء)

دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کی کامیابی کے بعد تیسرا پانچ سالہ منصوبہ تیار کیا گیا۔ اس کے اہم اہداف قومی آمدنی میں اضافہ کرنا، تمام افرادی قوت کو 1985ء تک روزگار فراہم کرنا، غیر ملکی امداد پر انحصار ختم کرنا نیز ملک کے مختلف حصوں میں فی کس آمدنی کے تفاوت کو ختم کرنا تھے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے کل 52 ارب روپے مختص کیے گئے تھے۔

تیسرے منصوبے کی ناکامی:

تیسرا پانچ سالہ منصوبہ پورے طور کامیاب نہ ہو سکا اور بیشتر شعبوں میں مقرر کردہ ہدف تک نہ جا سکا۔ دراصل نامساعد حالات نے ابتدا ہی سے تیسرے منصوبے کو گھیر لیا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- ابتدائی دو سالوں میں زبردست خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا جس سے فصلیں بری طرح متاثر ہوئیں۔
- 1965ء کی پاک بھارت جنگ کی وجہ سے دفاعی اخراجات بڑھ گئے جس کی وجہ سے ترقیاتی اخراجات کے لیے مجوزہ وسائل میں کمی پیدا ہوئی۔
- زرعی ترقی میں کمی ہوئی۔ مختصراً تیسرے پانچ سالہ منصوبے کو صحیح معنوں میں حقیقی وسائل اور بہتر حالات میسر نہ آسکے جو معاشی ترقی کے پروگرام کے لیے درکار تھے۔

حاصل کلام:

پاکستان میں معاشی ترقی کے لیے اقدامات اٹھائے گئے تاکہ ملک ترقی کی طرف گامزن ہو سکے۔ جنرل ایوب خان کا دوسرا پانچ سالہ منصوبہ جہاں پاکستان کی معاشی ترقی کا ایک نمونہ ہے وہیں تیسرے پانچ سالہ منصوبہ میں کارساز حالات نہ ملنے پر اسے ناکامی کا سامنا رہا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س 1: دوسرے پانچ سالہ دور کے ترقیاتی اہداف بیان کریں۔ (K.B)

ج: **ترقیاتی اہداف**

دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے مقاصد اور اہداف کو پورا کرنے کے لیے 23 ارب روپے کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ اس پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے بڑے بڑے مقاصد اور ان کے اہداف درج ذیل تھے۔

- قومی آمدنی میں اضافہ کرنا۔
- گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کی پیداوار کو بڑھانا۔
- برآمدات میں اضافہ کرنا وغیرہ شامل تھا۔

س 2: دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کی اہمیت بیان کریں۔ (K.B)

ج: **دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کی اہمیت**

دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ کافی کامیابی سے ہم کنار ہوا بلکہ کئی شعبوں میں تو ترقی مقررہ ہدف سے بھی بڑھ گئی۔ پاکستان کی معاشی منصوبہ بندی میں دوسرے پانچ سالہ منصوبے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس منصوبے کی کامیابی سے مزید حوصلہ افزئی ہوئی جو مستقبل کی منصوبہ بندی میں ممد و معاون ثابت ہوئی۔

www.ilmkidunya.com

س3: تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے کوئی سے پانچ اہداف لکھیں۔ (U.B)

ج: **تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف**

تیسرا پانچ سالہ منصوبہ پورے طور کامیاب نہ ہوسکا اور بیشتر شعبوں میں مقرر کردہ ہدف تک نہ جاسکا۔

- قومی آمدنی میں اضافہ کرنا۔
- تمام افرادی قوت کو 1985ء تک روزگار فراہم کرنا۔
- غیر ملکی امداد پر انحصار ختم کرنا۔
- ملک کے مختلف حصوں میں فی کس آمدنی کے تفاوت کو ختم کرنا تھے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے کل 52 ارب روپے مختص کیے گئے تھے۔

س4: تیسرے پانچ سالہ منصوبے کی ناکامی کے دو اسباب لکھیں۔ (U.B)

ج: **ناکامی کے اسباب**

دراصل نامساعد حالات نے ابتدا ہی سے تیسرے منصوبے کو گھیر لیا۔ ابتدائی دو سالوں میں زبردست خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا جس سے فصلیں بری طرح متاثر ہوئیں۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ کی وجہ سے دفاعی اخراجات بڑھ گئے جس کی وجہ سے ترقیاتی اخراجات کے لیے مجوزہ وسائل میں کمی پیدا ہوئی۔ زرعی ترقی میں کمی ہوئی۔ مختصراً تیسرے پانچ سالہ منصوبے کو صحیح معنوں میں حقیقی وسائل اور بہتر حالات میسر نہ آسکے جو معاشی ترقی کے پروگرام کے لیے درکار تھے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے مقاصد اور اہداف کو پورا کرنے کے لیے تخمینہ لگایا گیا تھا:** (K.B)

(A) 22 ارب　(B) 21 ارب　(C) 23 ارب روپے کا　(D) 24 ارب

2۔ **دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ ہم کنار ہوا:** (K.B)

(A) ناکامی　(B) ناامیدی　(C) کامیابی سے　(D) بے ضرر

3۔ **قومی آمدنی میں اضافہ اور روزگار کی فراہمی کے مقاصد کے حصول کے لیے کل کتنا تخمینہ لگایا گیا؟** (K.B)

(A) 52 ارب　(B) 53 ارب　(C) 54 ارب　(D) 55 ارب

4۔ **ابتدائی دو سالوں میں کا سامنا کرنا پڑا:** (K.B)

(A) خوش حالی　(B) روزگار　(C) بدحالی　(D) خشک سالی

یحییٰ خان کا دورِ حکومت (1969-71ء) YAHYA KHAN REGIME(1969-71)

تفصیلی سوالات

س1: یحییٰ خان کے دورِ حکومت پر نوٹ لکھیں۔

ج: **یحییٰ خان کا دورِ حکومت**

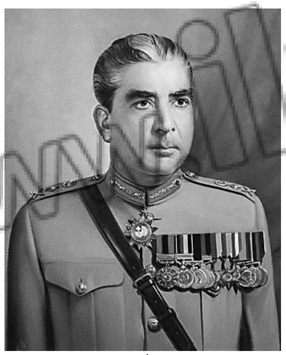

جنرل یحییٰ خان

پس منظر:

1965ء کے عام انتخابات میں مادرِ ملّت فاطمہ جناح کی شکست اور تاشقند میں صدر ایوب خان اور لال بہادر شاستری کے درمیان ہونے والے معاہدہ تاشقند کو پاکستان عوام نے قبول نہ کیا جس کے نتیجے میں عوام میں صدر ایوب خان کے خلاف نفرت پیدا ہونے لگی۔ طلبہ نے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں صدر ایوب کے خلاف احتجاج شروع کر دیا۔ ایوب خان کی معاشی اصلاحات کے ثمرات عام عوام تک نہ پہنچ سکے بلکہ دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو کر رہ گئی۔

www.ilmkidunya.com

پاکستان پیپلز پارٹی کی بنیاد:

اسی دوران صدر ایوب خان کے قریبی ساتھی اور اس وقت کے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے معاہدہ تاشقند پر اختلافات کے باعث وزارت خارجہ سے استعفیٰ دے کر ایک نئی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھی، جس میں عوام نے بھرپور شمولیت اختیار کی۔

گول میز کانفرنس:

حالات پر قابو پانے کے لیے صدر ایوب نے مارچ 1969ء میں تمام سیاسی قائدین کی ایک گول میز کانفرنس بلائی تاکہ ملک کے سیاسی مسائل کا حل نکالا جا سکے۔ لیکن یہ کوشش بھی ناکام ہوگئی۔

جنرل یحییٰ خان کا مارشل لاء:

آخر کار رائے عامہ کے دباؤ کے تحت صدر ایوب خان نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ فوج کے سربراہ جنرل یحییٰ خان نے 25 مارچ 1969ء کو ملک میں مارشل لا لگا کر حکومت سنبھال لی۔

عام انتخابات کا اعلان:

جنرل یحییٰ خان ملک کی سیاسی صورت حال سے پوری طرح آگاہ تھے لہٰذا ملک کی باگ ڈور سیاسی قائدین کے حوالے کرنے کے لیے ملک میں 5 اکتوبر 1970ء کو عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔ جنرل یحییٰ خان کے مارشل لا لگاتے ہی 1962ء کا آئین ختم کر دیا گیا۔

لیگل فریم ورک آرڈر:

نئی حکومت کی تشکیل تک جنرل یحییٰ خان نے تمام سیاسی قائدین کی مشاورت سے ایک عبوری آئین بنایا جس کو لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء کا نام دیا گیا۔

حاصل کلام:

جنرل یحییٰ خان نے ایوب خان کے جانے کے بعد حالات کو سنبھالنے کی کوشش کی اور دوبارہ انتخابات کا اعلان کیا اور عام انتخابات کروائے۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: معاہدہ تاشقند اور فاطمہ جناح کی شکست کے بارے میں عوام کا کیا ردِ عمل تھا؟ (K.B)

ج: **عوامی رد عمل**

1965ء کے عام انتخابات میں مادر ملت فاطمہ جناح کی شکست اور تاشقند میں صدر ایوب خان اور لال بہادر شاستری کے درمیان ہونے والے معاہدہ تاشقند کو پاکستان عوام نے قبول نہ کیا جس کے نتیجے میں عوام میں صدر ایوب خان کے خلاف نفرت پیدا ہونے لگی طلبہ نے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں صدر ایوب کے خلاف احتجاج شروع کر دیا۔ ایوب خان کی معاشی اصلاحات کے ثمرات عام عوام تک نہ پہنچ سکے بلکہ دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو کر رہ گئی تھی۔

س2: پیپلز پارٹی کی بنیاد کب اور کیسے رکھی گئی؟ (U.B)

ج: **پیپلز پارٹی**

صدر ایوب خان کے قریبی ساتھی اور اس وقت کے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے معاہدہ تاشقند پر اختلافات کے باعث وزارت خارجہ سے استعفیٰ دے کر ایک نئی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھی، جس میں عوام نے بھرپور شمولیت اختیار کی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **صدر ایوب خان اور لال بہادر شاستری کے درمیان کون سا معاہدہ ہوا؟** (K.B)

(A) معاہدہ ڈھاکہ (B) معاہدہ شملہ (C) معاہدہ تاشقند (D) معاہدہ جنگ بندی

2۔ **معاہدہ تاشقند پر اختلافات کے باعث کس وزیر خارجہ نے استعفیٰ دیا؟** (K.B)

(A) ذوالفقار علی بھٹو (B) ضیاء الحق (C) نواز شریف (D) مشرف

3۔ **ذوالفقار علی بھٹو نے کس جماعت کی بنیاد رکھی؟** (K.B)

(A) مسلم لیگ (B) پاکستان پیپلز پارٹی (C) ANP (D) جمیعت علما اسلام

www.ilmkidunya.com

4۔ صدر ایوب نے کب تمام سیاسی قائدین کی ایک گول میز کانفرنس بلائی: (K.B)

(A) مارچ 1969ء　(B) جون 1969ء　(C) جولائی 1969ء　(D) اگست 1970ء

5۔ عام انتخابات کا اعلان ہوا: (K.B)

(A) 5 اکتوبر 1970ء　(B) 4 جنوری 1969ء　(C) 3 جولائی 1967ء　(D) 2 فروری 1971ء

6۔ جنرل یحییٰ خان کے مارشل لا لگاتے ہی ختم کر دیا گیا: (K.B)

(A) 1973ء کا آئین　(B) 1956ء کا آئین　(C) 1948ء کا آئین　(D) 1962ء کا آئین

7۔ جنرل یحییٰ خان نے تمام سیاسی قائدین کی مشاورت سے ایک عبوری آئین بنایا جس کو نام دیا گیا: (K.B)

(A) لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء　(B) قرارداد مقاصد　(C) عائلی مسلم آرڈیننس　(D) کوئی بھی نہیں

لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء (LEGAL FRAMEWORK ORDER 1970)

تفصیلی سوالات

س 1: لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء کا جائزہ پیش کریں۔ (مشقی سوال نمبر: 9)(K.B)

ج: لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء کا جائزہ

فوجی حکومتیں معطل کر کے ملکی نظم و نسق کے لیے اصلاحات نافذ کرتی ہیں اور عدالتوں سے ان کی منظوری حاصل کرتی ہیں۔ ان آئینی اصلاحات کو لیگل فریم ورک آرڈ کہتے ہیں۔

لیگل فریم ورک آرڈر کے خدو خال:

نومبر 1969ء میں عبوری آئین کی تشکیل کے لیے جنرل یحییٰ خان نے ایک کمیشن ترتیب دیا جس نے 30 مارچ 1970ء کو اسے حتمی شکل میں پیش کیا۔

اس لیگل فریم ورک آرڈر کے اہم نکات درج ذیل تھے:

ون یونٹ کا خاتمہ:

مغربی پاکستان سے ون یونٹ کا خاتمہ کر دیا گیا اور چاروں صوبے بحال کر دیے گئے۔

آبادی کے لحاظ سے نشستیں:

صوبوں کے درمیان قومی اسمبلی کی سیٹوں کے برابر تقسیم کو ختم کر کے تمام صوبوں کو ان کی آبادی کے لحاظ سے قومی اسمبلی کی نشستیں دی گئیں۔ کل نشستوں کی کل تعداد 313 کر دی گئی۔ جن میں

خواتین کو جنرل نشستوں پر انتخاب لڑنے کا حق:

13 نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کر دی گئیں جبکہ خواتین کو جنرل نشستوں پر انتخاب لڑنے کا حق بھی دیا گیا۔

امیدوار کی عمر:

انتخاب لڑنے کے لیے امیدوار کی کم از کم عمر 25 سال مقرر کی گئی۔

نیا آئین بنانے کے لیے وقت مقرر:

اگر نئی قومی اسمبلی 120 دنوں کے اندر نیا آئین بنانے میں ناکام رہی تو اسمبلی ختم ہو جائے گی۔

مستقبل کے آئین کے لیے پالیسی:

ان تمام نکات کے علاوہ لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء میں مستقبل کے آئین کے لیے ایک پالیسی تشکیل دی گئی۔ جس کے مطابق ملک کا آئین وفاقی طرز کا ہو گا۔

www.ilmkidunya.com

ملک کا نام:

ملک کا نام اسلامی جمہوریہ قرار پایا

اسلامی نظریات:

آئین میں اسلامی نظریات اور جمہوری اقدار کو مد نظر رکھا جائے گا۔

بنیادی حقوق:

شہری اپنے بنیادی حقوق کا آزادی سے استعمال کر سکیں گے۔

عدلیہ کی آزادی:

عدلیہ کو انتظامیہ سے آزاد رکھا جائے گا۔

صوبوں کی خود مختاری:

صوبوں کو خود مختاری دی جائے گی۔

صدر کا اختیار:

صدر کے پاس اختیار ہو گا کہ آئین کو اس وقت تک منظور نہ کرے جب تک اوپر بیان کردہ نکات آئین کا حصہ نہ ہوں۔ صدر کے پاس آئین کی ترمیم کا اختیار ہو گا۔ اور اس کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

حاصل کلام:

لیگل فریم ورک آرڈر پاکستان میں مستقبل کے لیے ایک مشعل راہ تھی جس نے 1973ء کے آئین کو بنانے میں اہم اصول مہیا کیے۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: **لیگل فریم ورک آرڈر کب پیش کیا گیا؟** (K.B)

ج: **لیگل فریم ورک آرڈر**

نومبر 1969ء میں عبوری آئین کی تشکیل کے لیے جنرل یحییٰ خان نے ایک کمیشن ترتیب دیا جس نے 30 مارچ 1970ء کو اسے حتمی شکل میں پیش کیا۔

س2: **لیگل فریم ورک آرڈر کے چار اہم نکات لکھیں۔** (K.B)

ج: **لیگل فریم ورک آڈر کے اہم نکات**

اس لیگل فریم ورک آرڈر کے اہم نکات درج ذیل تھے:

- مغربی پاکستان سے ون یونٹ کا خاتمہ کر دیا گیا اور چاروں صوبے بحال کر دیے گئے۔
- انتخابات کے لیے عوام کو براہ راست ووٹ ڈالنے کا حق دیا گیا۔ رائے دہی کے لیے 21 سال کی عمر مقرر کی گئی۔
- صوبوں کے درمیان قومی اسمبلی کی کل نشستوں کی کل تعداد 313 کر دی گئی۔ جن میں 13 نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کر دی گئیں جبکہ خواتین کو جنرل نشستوں پر انتخاب لڑنے کا حق بھی دیا گیا۔
- انتخاب لڑنے کے لیے امیدوار کی کم از کم عمر 25 سال مقرر کی گئی۔

www.ilmkidunya.com

س3: لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء کے تحت آئندہ حکمت عملی کے کیا نکات طے کیے گئے؟ **(U.B)**

ج:

آئندہ کی حکمت عملی

آئندہ کی حکمت عملی کے درج ذیل نکات طے کیے گئے:

- لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء میں مستقبل کے آئین کے لیے ایک پالیسی تشکیل دی گئی، جس کے مطابق ملک کا آئین وفاقی طرز کا ہوگا۔
- ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہوگا۔
- آئین میں اسلامی نظریات اور جمہوری اقدار کو مد نظر رکھا جائے گا۔
- شہری اپنے بنیادی حقوق کا آزادی سے استعمال کر سکیں گے۔
- عدلیہ کو انتظامیہ سے آزاد رکھا جائے گا۔
- صوبوں کو خود مختاری دی جائے گی۔
- صدر کے پاس اختیار ہوگا کہ آئین کو اس وقت تک منظور نہ کرے جب تک اوپر بیان کردہ نکات آئین کا حصہ نہ ہوں۔
- صدر کے پاس آئین کی ترمیم کا اختیار ہوگا اور اس کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکے گا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ عبوری آئین کی تشکیل کے لیے جنرل یحییٰ خان نے ایک کمیشن ترتیب دیا: **(K.B)**

(A) دسمبر 1970ء کو (B) نومبر 1969ء کو (C) جنوری 1969ء کو (D) اکتوبر 1971ء کو

2۔ جنرل یحییٰ خان نے ایک کمیشن ترتیب دیا جس نے حتمی شکل عبوری آئین پیش کیا: **(K.B)**

(A) 12 فروری 1949ء کو (B) 10 جولائی 1963ء کو (C) 20 مارچ 1970ء کو (D) 30 مارچ 1970ء کو

3۔ لیگل فریم ورک آرڈر رائے دہی کے لیے عمر مقرر کی گئی: **(K.B)**

(A) 18 سال (B) 19 سال (C) 20 سال (D) 21 سال

4۔ صوبوں کے درمیان قومی اسمبلی کی کل نشستوں کی کل تعداد کر دی گئی: **(K.B)**

(A) 310 (B) 312 (C) 313 (D) 314

5۔ خواتین کے لیے نشستیں مخصوص کر دی گئیں: **(K.B)**

(A) 13 (B) 14 (C) 15 (D) 16

6۔ انتخاب لڑنے کے لیے امیدوار کی کم از کم عمر مقرر کی گئی: **(K.B)**

(A) 22 سال (B) 23 سال (C) 24 سال (D) 25 سال

7۔ اگر نئی قومی اسمبلی کے اندر نیا آئین بنانے میں ناکام رہی تو اسمبلی ختم ہو جائے گی: **(K.B)**

(A) 115 دنوں (B) 117 دنوں (C) 120 دنوں (D) 122 دنوں

8۔ آئین میں ترمیم کا اختیار ہوگا: **(K.B)**

(A) وزیر اعظم (B) صدر (C) وزیر خارجہ (D) وزیر مملکت

9۔ صدر کے ترمیم کرنے کے اختیار کو چیلنج نہیں کیا جاسکے گا: **(K.B)**

(A) عدالت (B) قومی اسمبلی (C) صوبائی اسمبلی (D) یونین کونسل

www.ilmkidunya.com

1970ء کے عام انتخابات (GENERAL ELECTIONS OF 1970)

تفصیلی سوالات

س1: 1970ء کے عام انتخابات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **1970ء کے عام انتخابات**

پس منظر:
لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء کے مطابق قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے عام انتخابات ہوئے۔ یہ پاکستان میں ہونے والے پہلے عام انتخابات تھے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ان الیکشنز میں 63 فیصد پاکستانیوں نے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا اور مجموعی طور پر 24 سیاسی جماعتوں نے انتخابات میں حصہ لیا۔ ان انتخابات میں 1،579 امیدواروں نے قومی اسمبلی کی 300 نشستوں کے لیے الیکشن میں حصہ لیا۔ واضح رہے کہ مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) میں سیلابی صورت حال کے باعث الیکشن کچھ تاخیر سے ہوئے تھے۔ انتخابات میں شیخ مجیب الرحمان کی عوامی لیگ قومی اسمبلی میں سب سے بڑی جماعت کے طور پر ابھری۔ انتخاب کے بعد سیاسی حالات ناقابل کنٹرول ہو گئے۔

انتخابات میں جوش و خروش:
یہ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر پاکستان کی تاریخ میں پہلے انتخابات تھے لہٰذا عوام میں ان انتخابات کے لیے بھرپور جوش و خروش پایا جاتا تھا۔ ان انتخابات میں تمام سیاسی جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اہم سیاسی جماعتوں میں عوامی لیگ اور پاکستان پیپلز پارٹی بہت مقبول تھیں۔

پیپلز پارٹی کا نعرہ:
پیپلز پارٹی نے روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ لگایا جو کہ عوام میں بہت مقبول ہوا۔

قومی اسمبلی کے انتخابی نتائج:
انتخابی نتائج کے بعد عوامی لیگ واحد اکثریتی جماعت کے طور پر سامنے آئی جس نے قومی اسمبلی کی 300 جنرل نشستوں میں 167 نشستیں جیت لیں اور پاکستان پیپلز پارٹی نے 81 نشستیں حاصل کیں۔ باقی تمام جماعتیں قومی اسمبلی کی صرف 37 نشستیں جیتنے میں کامیاب ہو سکیں۔

صوبائی اسمبلی کے انتخابی نتائج:
اس طرح صوبائی اسمبلی کے نتائج بھی مختلف نہیں تھے۔ عوامی لیگ نے مشرقی پاکستان 300 نشستوں میں سے 288 نشستیں جیت لیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے پنجاب اور سندھ میں اکثریت حاصل کی جبکہ نیشنل عوامی پارٹی (NAP) اور جمعیت علمائے اسلام (JUI) کو صوبہ سرحد (خیبر پختونخواہ) اور بلوچستان میں اکثریت ملی۔

عوامی لیگ کی مرکزی حکومت:
ان انتخابات کے نتائج نے واضح کر دیا کہ عوامی لیگ مرکز میں حکومت بنائے گی۔ مغربی پاکستان کی سیاسی قیادت اور افسر شاہی کو تشویش لاحق ہوئی کیونکہ عوامی لیگ جس منشور کی بنیاد پر جیت کر آئی تھی وہ مغربی پاکستان کی سیاسی قیادت کو قابل قبول نہ تھا۔

اختیارات کی منتقلی:
نئی حکومت کو اختیارات کی منتقلی میں تاخیر ہوئی جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان میں تشویش کی لہر اٹھی۔ جنرل یحییٰ خان نے عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب الرحمٰن کے ساتھ مذاکرات کیے لیکن یہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اس کے بعد مشرقی پاکستان میں خانہ جنگی کی صورتحال پیدا ہو گئی۔

آزاد مملکت کا نعرہ:
بنگالیوں نے بھارت نواز تنظیم مکتی باہنی کی مدد سے آزاد مملکت کا نعرہ لگایا۔ افواج پاکستان کو بغاوت کچلنے کے لیے مداخلت کرنا پڑی۔ اس طرح مشرقی پاکستان میں خون ریز فسادات شروع ہو گئے۔

حاصل کلام:
1970ء کے عام انتخابات میں مشرقی پاکستان سے عوامی لیگ اور مغربی پاکستان سے پیپلز پارٹی نے کامیابی حاصل کی مگر ایسے حالات بنائے گئے جس سے عوامی لیگ کو اقتدار نہ سونپا گیا اور حالات خراب ہو گئے۔

www.ilmkidunya.com

سوالات کے مختصر جوابات

س1: 1970ء کے آئین میں کون سی جماعتیں مقبول تھیں؟ اور کون سا نعرہ مشہور ہوا؟ (K.B)

ج: **مقبول جماعتیں**

1970ء کے انتخابات میں اہم سیاسی جماعتوں میں عوامی لیگ اور پاکستان پیپلز پارٹی بہت مقبول تھیں۔ پیپلز پارٹی نے روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ لگایا جو کہ عوام میں بہت مقبول ہوا۔

س2: 1970ء کے قومی اسمبلی انتخابات کے نتائج بیان کریں۔ (K.B)

ج: **انتخابات کے نتائج**

1970ء کے قومی اسمبلی کے انتخابات کے نتائج درج ذیل ہیں:

- انتخابی نتائج کے بعد عوامی لیگ واحد اکثریتی جماعت کے طور پر سامنے آئی جس نے قومی اسمبلی کی 300 جنرل نشستوں میں 167 نشستیں جیت لیں۔
- پاکستان پیپلز پارٹی نے 81 نشستیں حاصل کیں۔
- باقی تمام جماعتیں قومی اسمبلی کی صرف 37 نشستیں جیتنے میں کامیاب ہو سکیں۔

س3: 1970ء کے صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے نتائج بیان کریں۔ (K.B)

ج: **صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے نتائج**

1970ء کے صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے نتائج درج ذیل ہیں:

- صوبائی اسمبلی کے نتائج بھی مختلف نہیں تھے۔ عوامی لیگ نے مشرقی پاکستان 300 نشستوں میں 288 نشستیں جیت لیں۔
- پاکستان پیپلز پارٹی نے پنجاب اور سندھ میں اکثریت حاصل کی۔
- نیشنل عوامی پارٹی (NAP) اور جمعیت علمائے اسلام (JUI) کو صوبہ سرحد (خیبر پختونخواہ) اور بلوچستان میں اکثریت ملی۔

س4: انتخابات جیتنے کے باوجود عوامی لیگ کو حکومت کیوں نہ بنانے دی گئی جس پر مشرقی بنگال نے کیا ردعمل کیا؟ (U.B)

ج: **عوامی لیگ کو حکومت بنانے میں رکاوٹ**

1970ء کے انتخابات کے نتائج نے واضح کر دیا کہ عوامی لیگ مرکز میں حکومت بنائے گی۔ مغربی پاکستان کی سیاسی قیادت اور افسر شاہی کو تشویش لاحق ہوئی کیونکہ عوامی لیگ جس منشور کی بنیاد پر جیت کر آئی تھی وہ مغربی پاکستان کی سیاسی قیادت کو قابل قبول نہ تھا۔ لہٰذا نئی حکومت کو اختیارات کی منتقلی میں تاخیر ہوئی جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان میں تشویش کی لہر اُٹھی۔ جنرل یحییٰ خان نے عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب الرحمٰن کے ساتھ مذاکرات کیے لیکن یہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اس کے بعد مشرقی پاکستان میں خانہ جنگی کی صورتحال پیدا ہو گئی۔ بنگالیوں نے بھارت نواز تنظیم مکتی باہنی کی مدد سے آزاد مملکت کا نعرہ لگا دیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے عام انتخابات ہوئے:** (K.B)

(A) 1969ء (B) 1970ء (C) 1971ء (D) 1972ء

2۔ **1970ء کے انتخابات میں اہم سیاسی جماعتوں میں بہت مقبول تھیں:** (K.B)

(A) مسلم لیگ (B) جماعت اسلامی (C) عوامی لیگ اور پاکستان پیپلز پارٹی (D) ANP

3۔ **1970ء کے انتخابی نتائج میں اکثریتی جماعت کے طور پر سامنے آئی:** (K.B)

(A) عوامی لیگ (B) پیپلز پارٹی (C) جماعت اسلامی (D) جمیعت علما اسلام

4۔ **عوامی لیگ قومی اسمبلی کی 300 جنرل نشستوں میں سے کامیابی حاصل کی:** (K.B)

(A) 160 نشستیں (B) 162 نشستیں (C) 165 نشستیں (D) 167 نشستیں

www.ilmkidunya.com

5۔ 1970ء کے انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے نشستیں حاصل کیں: (K.B)

(A)79　(B)80　(C)81　(D)82

6۔ عوامی لیگ نے مشرقی پاکستان کی 300 جنرل نشستوں میں سے سیٹیں جیتیں: (K.B)

(A)282　(B)285　(C)288　(D)290

7۔ انتخابات کے نتائج نے واضح کر دیا کہ مرکز میں حکومت بنائے گی: (K.B)

(A) پیپلز پارٹی　(B) مسلم لیگ　(C) عوامی لیگ　(D) ANP

8۔ عوامی لیگ کے سربراہ تھے: (K.B)

(A) ذوالفقار علی بھٹو　(B) ضیا الحق　(C) ایوب خان　(D) شیخ مجیب الرحمٰن

9۔ بنگالیوں نے بھارت نواز تنظیم کی مدد سے آزاد مملکت کا نعرہ لگایا: (K.B)

(A) آریا سماج　(B) برھمو　(C) مکتی باہنی　(D) شرھی

مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کا قیام
مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب

تفصیلی سوالات

س1: مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کے قیام کے اسباب اور اثرات کا جائزہ لیں۔ (مشقی سوال نمبر10)(RWP 2016, 17)(K.B)

ج: **1970ء کے عام انتخابات**

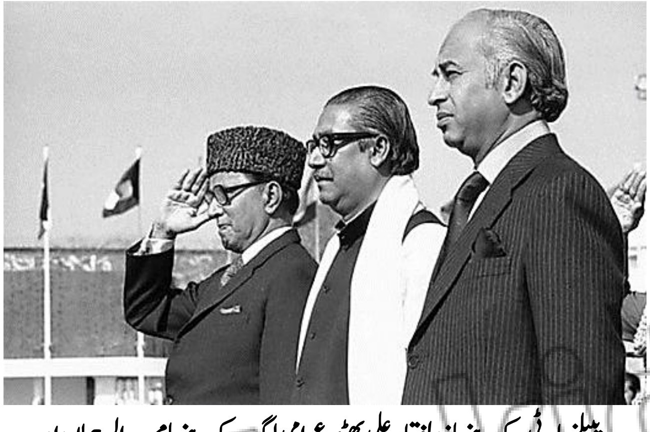

پیپلز پارٹی کے رہنما ذولفقار علی بھٹو، عوامی لیگ کے رہنما مجیب الرحمان اور

پس منظر:

1970ء کے عام انتخابات کے بعد جب عوامی لیگ کو مشرقی پاکستان میں کامیابی ملی اور ملک کی باگ ڈور عوامی لیگ کو نہ سونپی گئی اور مشرقی پاکستان میں امن و امان کی صورتِ حال خراب ہوگئی۔ ان حالات کو سنبھالنے کے لیے چیف مارشل لا ایڈ منسٹریٹر جنرل یحییٰ خان نے وہاں پر ایمرجنسی لگا دی۔ پاک فوج نے امن امان کی صورت حال کو بہتر بنانے کی کوشش کی لیکن حالات روز بروز خراب ہوتے چلے گئے کیونکہ وہاں پر مکتی باہنی نامی تنظیم فسادات پھیلانے میں مصروف تھی۔ ان حالات 15 مارچ 1971ء کو ذوالفقار علی بھٹو، جنرل یحییٰ خان اور شیخ مجیب الرحمٰن کی ڈھاکہ میں ملاقات ہوئی تاکہ حالات کو پر امن بنایا جاسکے یہ مذاکرات بغیر کسی نتیجے کے ختم ہوگئے۔

بنگالیوں کی ہجرت:

کشیدہ حالات کے باعث لاکھوں کی تعداد میں بنگالیوں نے بھارت کی طرف ہجرت کرنا شروع کر دی۔ بھارت نے بنگالیوں کی مدد کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا۔ بھارتی فوج نے باغیوں کو اسلحہ دیا اور ان کی تربیت کرنا شروع کر دی، جس کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے مابین حالات خراب ہوگئے۔

پاک فوج کا کنٹرول:

جنرل یحییٰ خان نے فوج کے مزید دستے مشرقی پاکستان روانہ کیے جس کے نتیجے میں پاک فوج نے بیشتر علاقوں پر کنٹرول حاصل کر لیا۔

www.ilmkidunya.com

بھارت کا مشرقی پاکستان پر حملہ:

حالات کو دیکھتے ہوئے بھارت نے مشرقی پاکستان پر اپنی افواج کی مدد سے حملہ کیا۔۔ مشرقی پاکستان میں موجود پاک فوج نے دو ہفتوں تک بھارتی افواج کو روکے رکھا۔ جب ان کے پاس رسد ختم ہوگئی اور مغربی پاکستان سے مزید امداد نہ پہنچ سکی تو بھارت اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہوگیا۔

بنگلہ دیش کا قیام:

اس طرح 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان ہم سے علیحدہ ہوگیا اور بنگلہ دیش کے نام سے علیحدہ ملک بن گیا۔

مشرقی پاکستان کی علیٰحدگی کے اسباب

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات کا مختصر جائزہ مندرجہ ذیل عوامل سے لیا جاسکتا ہے:

- **جغرافیائی فاصلہ:**

مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان ایک ہزار میل کا فاصلہ تھا۔ ان دونوں حصوں کے درمیان ملک بھارت تھا جو کہ 1947ء میں تقسیم ہند کے بعد سے ہی پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی کوششوں میں مصروف تھا۔ ایک ہزار میل فاصلے پر واقع دونوں حصوں میں سیاسی اور ثقافتی رابطے رکھنا بہت دشوار کام تھا۔ دونوں حصوں کی ثقافت بھی ایک دوسرے بالکل مختلف تھی۔

- **مشرقی پاکستان کی معاشی پسماندگی:**

مشرقی پاکستان دوسرے صوبوں کے مقابلے میں معاشی طور پر پسماندہ رہا۔ اس سے مقامی آبادی میں احساسِ محرومی پیدا ہوا جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا ایک سبب بنا۔

- **تجارت و ملازمت پر ہندوؤں کے اثرات:**

مشرقی پاکستان میں تجارت و سرکاری ملازمتوں پر کافی تعداد میں ہندو چھائے ہوئے تھے اور وہ ایک خاص منصوبہ کے تحت لوگوں کے اندر علیحدگی کے جذبات کو ابھار رہے تھے۔

- **معاشی پسماندگی:**

مشرقی پاکستان معاشی لحاظ سے پسماندہ علاقہ تھا۔ کسی بھی حکومت نے اس علاقہ کی معاشی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے خاطر خواہ اقدامات نہ کیے۔

- **ہندو اساتذہ کا کردار:**

مشرقی پاکستان میں تعلیم کا شعبہ پوری طرح ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا۔ انھوں نے بنگالیوں کو پاکستان کے خلاف پوری طرح تیار کیا اور ان کے جذبات کو ابھارا۔

- **زبان کا مسئلہ:**

زبان کا مسئلہ اگرچہ 1956ء اور 1962 کے دساتیر میں حل ہوگیا تھا مگر مشرقی پاکستان کے لوگوں کے اندر زبان کے حوالے سے ایک احساس محرومی پیدا ہو چکا تھا، جو ان اقدامات کے باوجود بھی ختم نہ کیا جاسکا۔

- **نمائندگی کی شرح کا مسئلہ:**

مشرقی پاکستان کی آبادی 56 فیصد تھی اور وہ آبادی کی کثرت کی وجہ سے نمائندگی کا حق چاہتے تھے۔ اگرچہ انھوں نے 1956ء اور 1962ء کے آئین میں برابری کی بنیاد پر نمائندگی قبول کرلی تھی۔ مگر انہیں ان کے جائز حقوق نہ دیے لہٰذا ان میں مایوسی پیدا ہوگئی۔

- **بھارت کی بے جا مداخلت:**

بھارت کی مشرقی پاکستان کے معاملات میں بے جا مداخلت نے بھی حالات کو خراب کیا۔ بھارت نے مکتی باہنی کے کارکنوں کو تربیت اور امداد دینے کے علاوہ علیحدگی چاہنے والوں کی حوصلہ افزائی کی۔

- **شیخ مجیب الرحمٰن کے چھے نکات:**

عوامی لیگ کے صدر شیخ مجیب الرحمٰن کے چھے نکات نے بھی علیٰحدگی کو فروغ دیا۔

- **1970ء کے عام انتخابات:**

1970ء کے عام انتخابات نے حالات کو ایک نئی کروٹ دی اور مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کی مکمل کامیابی کے بعد لوگوں نے ایک نئے انداز سے سوچنا شروع کر دیا۔

مغربی پاکستان میں حکومت:

بنگلہ دیش کے قیام کے بعد جنرل یحییٰ خان نے باقی رہ جانے والے مغربی پاکستان میں حکومتِ پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو کے سپرد کر دی کیونکہ اس جماعت کو 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان میں اکثریت حاصل ہوئی تھی۔

سول مارشل لا ایڈمنسٹریٹر:

اس طرح ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان کی تاریخ میں پہلے سول مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا۔

مستقبل کے آئین کے لیے کمیٹی:

ملک کا نظام چلانے کے لیے ایک عبوری آئین 1972ء میں بنایا گیا۔ مستقبل کے آئین کے لیے نئی منتخب ہونے والی قومی اسمبلی کے 25 ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں تمام سیاسی جماعتوں کو نمائندگی دی گئی۔

حاصلِ کلام:

1970ء کے عام انتخابات پاکستان میں جمہوری دور کی آمد کا راستہ تھا مگر ایسے حالات پیدا ہو گئے جس سے ملک میں انتشار پیدا کیا گیا اور عوامی لیگ نے چھ نکات کے ذریعے حالات مزید تشویش ناک کر دیے۔ بنگلہ دیش کی آزادی میں بیوروکریسی، سیاست دانوں اور بہت سے دوسرے محرکات کی مجرمانہ غفلت شامل ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: مشرقی پاکستان میں حالات کیسے خراب ہوئے؟ (K.B)

ج: **مشرقی پاکستان میں حالات**

1970ء کے عام انتخابات کے بعد جب عوامی لیگ کو مشرقی پاکستان میں کامیابی ملی اور ملک کی باگ ڈور عوامی لیگ کو نہ سونپی گئی اور مشرقی پاکستان میں امن و امان کی صورتِ حال خراب ہو گئی۔ ان حالات کو سنبھالنے کے لیے چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر جنرل یحییٰ خان نے وہاں پر ایمرجنسی لگا دی۔ پاک فوج نے امن امان کی صورتِ حال کو بہتر بنانے کی کوشش کی لیکن حالات روز بروز خراب ہوتے چلے گئے کیونکہ وہاں پر مکتی باہنی نامی تنظیم فسادات پھیلانے میں مصروف تھی۔

س2: مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں بھارت نے کیا کردار ادا کیا؟ (K.B)

ج: **بھارت کا کردار**

- کشیدہ حالات کے باعث لاکھوں کی تعداد میں بنگالیوں نے بھارت کی طرف ہجرت کرنا شروع کر دی۔
- بھارت نے بنگالیوں کی مدد کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا۔
- بھارتی فوج نے باغیوں کو اسلحہ دیا اور ان کی تربیت کرنا شروع کر دی، جس کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے مابین حالات خراب ہو گئے۔
- جنرل یحییٰ خان نے فوج کے مزید دستے مشرقی پاکستان روانہ کیے جس کے نتیجے میں پاک فوج نے بیشتر علاقوں پر کنٹرول حاصل کر لیا۔ حالات کو دیکھتے ہوئے بھارت نے مشرقی پاکستان پر اپنی افواج کی مدد سے حملہ کیا۔
- مشرقی پاکستان میں موجود پاک فوج نے دو ہفتوں تک بھارتی افواج کو روکے رکھا۔ جب ان کے پاس رسد ختم ہو گئی اور مغربی پاکستان سے مزید امداد نہ پہنچ سکی تو بھارت اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہو گیا۔

س3: جغرافیائی فاصلہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا سبب کیسے بنا؟ (U.B)

ج: **جغرافیائی فاصلہ**

مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان ایک ہزار میل کا فاصلہ تھا۔ ان دونوں حصوں کے درمیان ملک بھارت تھا جو کہ 1947ء میں تقسیم ہند کے بعد سے ہی پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی کوششوں میں مصروف تھا۔ ایک ہزار میل فاصلے پر واقع دونوں حصوں میں سیاسی اور ثقافتی رابطے رکھنا بہت دشوار کام تھا۔ دونوں حصوں کی ثقافت بھی ایک دوسرے بالکل مختلف تھی۔ مشرقی پاکستان دوسرے صوبوں کے مقابلے میں معاشی طور پر پسماندہ رہا۔ اس سے مقامی آبادی میں احساسِ محرومی پیدا ہوا جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا ایک سبب بنا۔

س4: مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں ہندو اساتذہ نے منفی کردار کیسے ادا کیا؟ (U.B)(GRW 2013)

ج: **اساتذہ کا کردار**

مشرقی پاکستان میں تعلیم کا شعبہ پوری طرح ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا۔ انھوں نے بنگالیوں کو پاکستان کے خلاف پوری طرح تیار کیا اور ان کے جذبات کو ابھارا۔

س5: زبان کے مسئلہ پر مشرقی پاکستان کے لوگ احساسِ محرومی کا شکار تھے۔ واضح کریں۔ (U.B)

ج: **احساسِ محرومی**

زبان کا مسئلہ اگرچہ 1956ء اور 1962 کے دساتیر میں حل ہو گیا تھا مگر مشرقی پاکستان کے لوگوں کے اندر زبان کے حوالے سے ایک احساس محرومی پیدا ہو چکا تھا، جو ان اقدامات کے باوجود بھی ختم نہ کیا جا سکا۔

س6: نمائندگی کی شرح مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجہ کیسے بنی؟ (U.B)

ج: **نمائندگی کی شرح**

مشرقی پاکستان کی آبادی 56 فیصد تھی اور وہ آبادی کی کثرت کی وجہ سے نمائندگی کا حق چاہتے تھے۔ اگرچہ انھوں نے 1956ء اور 1962ء کے آئین میں برابری کی بنیاد پر نمائندگی قبول کر لی تھی۔ مگر انہیں ان کے جائز حقوق نہ دیے لہٰذا ان میں مایوسی پیدا ہو گئی۔

س7: بنگلہ دیش کے قیام کے بعد پاکستان کی حکومت کس کے حوالے کر دی گئی؟ (K.B)

ج: **پاکستان حکومت**

بنگلہ دیش کے قیام کے بعد جنرل یحییٰ خان نے باقی رہ جانے والے مغربی پاکستان میں حکومتِ پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو کے سپرد کر دی کیونکہ اس جماعت کو 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان میں اکثریت حاصل ہوئی تھی۔

س8: ملک کا نظام چلانے کے لیے سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر مستقبل کے آئین بنانے کی کون سی کوشش کی گئی؟ (K.B)

ج: **مستقبل کا آئین**

ملک کا نظام چلانے کے لیے ایک عبوری آئین 1972ء میں بنایا گیا اور مستقبل کے آئین کے لیے نئی منتخب ہونے والی قومی اسمبلی کے 25 ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں تمام سیاسی جماعتوں کو نمائندگی دی گئی۔

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ 1970ء کے عام انتخابات کے بعد مشرقی پاکستان میں کامیابی ملی: (K.B)

(A) مسلم لیگ (B) عوامی لیگ (C) جماعت اسلامی (D) ANP

2۔ ذوالفقار علی بھٹو، جنرل یحییٰ خان اور شیخ مجیب الرحمٰن کی ڈھاکہ میں ملاقات ہوئی: (K.B)

(A) 12 مارچ 1972ء (B) 13 جون 1970ء (C) 15 مارچ 1971ء (D) 10 مئی 1969ء

3۔ مشرقی پاکستان اور بنگلہ دیش کے نام سے علیحدہ ملک بن گیا: (K.B)

(A) 16 دسمبر 1970ء (B) 16 دسمبر 1971ء (C) 15 جنوری 1970ء (D) 16 مارچ 1969ء

4۔ مشرقی پاکستان کس نام سے علیحدہ ملک بن گیا: (K.B)

(A) پاکستان (B) افغانستان (C) مالدیپ (D) بنگلہ دیش

5۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان کا فاصلہ تھا: (K.B)

(A) ایک ہزار میل (B) دو ہزار میل (C) تین ہزار میل (D) چار ہزار میل

6۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان کون سا ملک تھا: (K.B)

(A) افغانستان (B) بھارت (C) سری لنکا (D) مالدیپ

7۔ بنگالی اور اُردو زبان کا مسئلہ کن دساتیر میں حل ہو گیا تھا: (K.B)

(A) 1962ء اور 1972ء (B) 1956ء اور 1962ء (C) 1956ء اور 1972ء (D) 1962ء اور 1972ء

8۔ مشرقی پاکستان کی آبادی تھی؟ (K.B)

(A) 54 فیصد (B) 56 فیصد (C) 57 فیصد (D) 58 فیصد

9۔ عوامی لیگ کے کن نکات نے علیحدگی کو فروغ دیا: (K.B)

(A) چھے نکات (B) پانچ نکات (C) چار نکات (D) تین نکات

10۔ 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان میں کس جماعت نے اکثریت حاصل کی؟ (K.B)

(A) مسلم لیگ (B) عوامی لیگ (C) جماعت اسلامی (D) پیپلز پارٹی

11۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ تھے: (K.B)

(A) بینظیر بھٹو (B) آصف علی زرداری (C) ذوالفقار علی بھٹو (D) بلاول بھٹو

12۔ ملک کا نظام چلانے کے لیے ایک عبوری آئین بنایا گیا: (K.B)

(A) 1971ء (B) 1974ء (C) 1972ء (D) 1973ء

13۔ مستقبل کے آئین کے لیے نئی منتخب ہونے والی قومی اسمبلی کتنے ارکان پر مشتمل کمیٹی تھی؟ (K.B)

(A) 20 (B) 22 (C) 24 (D) 25

www.ilmkidunya.com

اہم ترین معلومات	
مسلمانوں اور محمد بن قاسم کی آمد	712
اورنگزیب عالمگیر کی وفات	1707
جنگ پلاسی	1757
ٹیپو سلطان کی شہادت	1799
سید احمد شہید	1831
فرائض تحریک	بنگال
جنگ آزادی	1857
سر سید احمد خان کی پیدائش	17 اکتوبر 1817
مراد آباد میں سکول	1859
غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی	1863
علی گڑھ میں سکول	1875
علی گڑھ میں کالج	1877
علی گڑھ یونیورسٹی	1920
کانگرس کا قیام	1885
تقسیم بنگال	1905
تقسیم بنگال کی منسوخی	1911
شملہ وفد	1906
مسلمانوں کا سیاسی وفد ملا	یکم اکتوبر 1906
مسلم لیگ کا قیام	30 دسمبر 1906
منٹو مارلے اصلاحات	1909
میثاق لکھنو	1916
ہندو مسلم اتحاد کے سفیر	قائد اعظم
پہلی جنگ عظیم	1914
تحریک خلافت کا آغاز	1919
تحریک عدم تعاون	1920
تحریک ہجرت	1920
علما کا برصغیر کے بارے فتویٰ	دارالحرب
خلافت کا خاتمہ	مصطفیٰ کمال اتاترک
نہرو رپورٹ	1928
خطبہ الہ آباد	1930
"پاکستان" نام سے روشنائی	1933
پٹنہ میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس	1938

www.ilmkidunya.com

محمد علی جناح کو خطاب	قائداعظم
مسلم لیگ کا اجلاس	23مارچ1940
کانگریسی وزارتوں کا خاتمہ	1939
یوم نجات	22دسمبر1939
قرارداد لاہور پیش کی	شیر بنگال اے کے فضل الحق
دوسری جنگ عظیم	(1939-45)
شملہ کانفرنس	1945
شملہ	بھارت کی ریاست ہماچل پردیش کا تفریحی مقام
کابینہ مشن پلان	1946
کابینہ منصوبے کا اعلان	16مئی1946
یوم راست اقدام	16اگست1946
قانون آزادی ہند	18جولائی1947
پاکستان آزاد ہوا	14اگست1947
پاکستان کا قیام	27رمضان المبارک
پہلے گورنر جنرل	قائداعظم محمد علی جناح
قائداعظم محمد علی جناح کی پیدائش	25دسمبر1876 کراچی
قائداعظم کی مسلم لیگ میں شمولیت	1913
قائداعظم نے کانگریس چھوڑی	1920
رولٹ ایکٹ	1919
چودہ نکات	1929
تین گول میز کانفرنس	1930 سے 1932
قائداعظم کی انگلستان سے واپسی	1934
مسلم لیگ کی مرکز میں کامیابی	100 فیصد
مسلم لیگ کی صوبائی اسمبلیوں میں کامیابی	90فیصد
پہلے گورنر جنرل	15اگست1947
بیماری کی شدت	1948
قائداعظم کی وفات	11ستمبر1948
پہلی عرب اسرائیل جنگ	1948
گاندھی کا قتل	1948
آئین ساز اسمبلی کا اجلاس	11اگست1947
حد بندی کمیشن	30جون1947
پہلا دارالحکومت	کراچی
مشرقی بنگال میں پٹ سن	75فیصد

www.ilmkidunya.com

کپڑے کے کارخانے	394
پاکستان کے حصہ کپڑے کے کارخانے	14
متحدہ برصغیر میں بینکوں کی شاخیں	487
فوجی اثاثے	64فیصد 36فیصد
متحدہ برصغیر میں اسلحہ کی فیکٹریاں	16
اسلحہ بنانے والی فیکٹریوں کے بدلے پیسے	60ملین
پانی کی روک تھام	اپریل1948
سندھ طاس معاہدہ	1960
جوناگڑھ پر قبضہ	9نومبر 1947
کشمیر پر قبضہ	1947
حیدرآباد دکن پر قبضہ	17 ستمبر1948
قائداعظم بطور گورنر جنرل	13ماہ
تعلیمی کانفرنس	1947
قرارداد مقاصد	1949
امریکہ کا دورہ	1950
بھارتی سرحدی جارحیت	1951
لیاقت علی خان کی شہادت	16اکتوبر1951
لیاقت علی کی شہادت	کمپنی باغ راولپنڈی
لیاقت علی خان کا خطاب	قائد ملت
قرادادمقاصد	12مارچ1949
مغربی پاکستان کو ملا کر ایک صوبہ	ون یونٹ
1956 کا آئین منظور ہوا	9سال کی کوششوں کے بعد
1956 کا آئین رہا	2سال7ماہ
1956 کا آئین منسوخ ہوا	1958
1956 کا آئین منسوخ کیا	جنرل ایوب خان نے
برصغیر میں دیسی ریاستیں	600
کشمیر کا راجہ	راجہ ہری سنگھ
بھارت نے کشمیر میں فوجیں بھیجیں	1948
بھارت کی جنوبی ریاستوں آندھرا پردیش اور تلنگانہ کا مشترکہ دارالحکومت	حیدر آباد دکن
حیدر آباد دکن کا حکمران	نظام
حیدرآباد کا رقبہ	86ہزار مربع میل
حیدر آباد دکن پر قبضہ	1948
بھارت کا جوناگڑھ پر قبضہ	1947

www.ilmkidunya.com

قبائلی علاقہ جات	27ہزار220مربع کلومیٹر
قبائلی علاقہ جات کو خیبر پختونخوا میں ضم کیا گیا	2018
ایوب خان کا دور	1958-1969
چا گورنروں کے تحت وزاتیں	سات
مختصر ترین وزارت	مسٹر آئی آئی چندریگر
آئی آئی چندریگر کی وزارت	2ماہ
بھارت کا دستور تیار ہوا	اڑھائی سال
چار سطحی بنیادی جمہوریتوں کا نظام	1959
بنیادی جمہوریتوں کے نظام کا حکم نامہ	26اکتوبر1959
BDممبر	8000
جنرل ایوب خان صدر پاکستان کے طور پر حلف	11 فروری1960
مسلم عائلی قوانین کا نفاذ	1961
انویسٹمنٹ پروموشن بیورو(IPB)	1959
پاکستان انڈیسٹریل ڈویلپمنٹ بینک	1961
جنرل ایوب کا استعفیٰ	25مارچ1969
ایوب خان اور لال بہادر شاستری کے درمیان معاہدہ	معاہدہ تاشقند
کل نشستوں کی تعداد	313
عوامی لیگ کی سیٹیں	167/300
پیپلز پارٹی کی نشستیں	81
صوبائی انتخابات میں عوامی لیگ کی سیٹیں	288/300
جغرافیائی فاصلہ	1000 میل
مشرقی پاکستان کی آبادی	56فیصد
عوامی لیگ کے صدر	شیخ مجیب الرحمٰن
ذوالفقار علی بھٹو	پہلے سول مارشل لا ایڈ منسٹریٹر

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

تحریکِ پاکستان کا پس منظر

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	C	A	A	D	A	D	A	B	A

تحریکِ علی گڑھ اور سرسید احمد خان

8	7	6	5	4	3	2	1
B	A	B	D	A	D	A	A

تقسیم بنگال 1905ء

5	4	3	2	1
D	A	C	B	D

شملہ وفد 1906ء، مسلم لیگ کا قیام 1906ء

4	3	2	1
C	D	B	C

منٹو مارلے اصلاحات 1909ء/ میثاق لکھنو 1916ء

5	4	3	2	1
D	A	C	B	B

تحریکِ خلافت 1919ء

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	B	A	C	A	C	D	D	C	B

نہرو رپورٹ 1928ء، قائداعظمؒ کے چودہ نکات 1929ء

2	1
D	B

علامہ محمد اقبالؒ کا خطبہ الٰہ آباد 1930ء

6	5	4	3	2	1
B	A	C	A	A	C

1935ء کا آئین اور صوبائی خود مختاری / قرار دادِ لاہور 1940ء

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	A	C	A	A	B	C	C	B	B

کرپس مشن 1942ء

5	4	3	2	1
D	A	B	C	A

شملہ کانفرنس اور انتخابات

6	5	4	3	2	1
C	B	A	D	B	A

www.ilmkidunya.com

کابینہ مشن پلان1946ء

7	6	5	4	3	2	1
D	A	B	B	A	C	B

عبوری حکومت کا قیام

4	3	2	1
A	B	C	C

3جون1947ء کا منصوبہ

7	6	5	4	3	2	1
C	D	B	A	C	C	B

قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیام پاکستان میں کردار

15	14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	A	C	A	B	A	D	A	B	A	C	B	B	A	A

23	22	21	20	19	18	17	16
D	A	D	D	B	A	B	D

ابتدائی مسائل

15	14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	B	D	B	A	A	C	D	A	D	A	A	D	C	A

18	17	16
D	A	C

پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات اور کارنامے

7	6	5	4	3	2	1
C	D	A	D	A	D	B

پہلے وزیر اعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خان کی خدمات اور کارنامے

5	4	3	2	1
D	A	B	C	A

قرار دادِ مقاصد

5	4	3	2	1
D	A	A	A	B

ریاست کا استحکام اور آئین کی تیاری 56-1947ء، پاکستان میں دستور سازی کے مراحل

5	4	3	2	1
A	A	B	C	D

1956ء کے آئین کی اہم خصوصیات

5	4	3	2	1
D	B	B	C	A

ریاستوں اور قبائلی علاقوں کا پاکستان سے الحاق

13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	A	B	C	B	A	A	A	D	A	A	D	D

www.ilmkidunya.com

ایوب خان کا دور، 1958-1969

7	6	5	4	3	2	1
C	D	B	B	D	D	C

بنیادی جمہوریتوں کا نظام 1959ء

12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	C	B	D	C	C	D	B	B	A	A	B

مسلم عائلی قوانین 1961ء، 1962ء کے آئین کی خصوصیات

14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	A	B	B	C	C	B	C	D	B	C	D	B	B

صدارتی انتخابات 1965ء

6	5	4	3	2	1
B	D	D	A	C	D

پاکستان، بھارت جنگ 1965ء

6	5	4	3	2	1
A	A	D	D	B	B

معاشی ترقی

5	4	3	2	1
C	B	A	D	B

جنرل ایوب خان کے دور کے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے

4	3	2	1
D	A	C	B

یحییٰ خان کا دور حکومت 71-1969ء

7	6	5	4	3	2	1
A	D	A	A	B	A	C

لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء

9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	B	C	D	A	C	A	D	B

1970ء کے عام انتخابات

9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	D	C	A	C	D	A	C	B

مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کا قیام، مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب

13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
D	A	C	D	A	B	B	B	A	D	B	C	B

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

1۔ ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ اورنگ زیب عالمگیر نے وفات پائی: (K.B)

(الف) 1707ء میں (ب) 1708ء میں (ج) 1717ء میں (د) 1718ء میں

2۔ 1906ء میں قائم کی گئی: (K.B)

(الف) کانگریس (ب) مسلم لیگ (ج) انجمن حمایت اسلام (د) مجلسِ احرار

3۔ پہلی جنگِ عظیم میں ترکی نے ساتھ دیا: (K.B)

(الف) روس کا (ب) امریکا کا (ج) جرمنی کا (د) جاپان کا

4۔ علما نے برصغیر کو قرار دیا: (K.B)

(الف) دارالحرب (ب) دارالسّلام (ج) دارالامان (د) دار السلطنت

5۔ نہرو رپورٹ پیش کی گئی: (K.B)

(الف) 1938ء میں (ب) 1928ء میں (ج) 1918 ء میں (د) 1908ء میں

6۔ کرپس مشن ہندوستان آیا: (K.B)

(الف) 1940ء میں (ب) 1942ء میں (ج) 1944ء میں (د) 1946ء میں

7۔ قائداعظمؒ نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے فوری طور پر دار لحکومت بنایا: (K.B)

(الف) اسلام آباد کو (ب) کراچی کو (ج) لاہور کو (د) فیصل آباد کو

8۔ جنرل ایوب خان نے ملک میں مارشل لا لگایا: (K.B)

(الف) 10 اکتوبر 1956ء (ب) 7 اکتوبر 1957ء (ج) یکم اکتوبر 1958ء (د) 27 اکتوبر 1958ء

9۔ 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان سے پاکستان پیپلز پارٹی نے قومی اسمبلی کی نشستیں حاصل کیں: (K.B)

(الف) 37 (ب) 81 (ج) 112 (د) 160

10۔ بنگلہ دیش کا قیام عمل میں آیا: (K.B)

(الف) 1970ء (ب) 1971ء (ج) 1972ء (د) 1973ء

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
ب	ب	د	ب	ب	ب	الف	ج	ب	الف

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

1۔ 1757ء میں بنگال کے نواب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نے انگریزوں کا راستہ روکنا چاہا۔ **سراج الدّولہ**

2۔ سر سید احمد خان کی ایک اہم سیاسی خدمت رسالہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا جاری کرنا تھا۔ **اسباب بغاوت ہند**

3۔ یکم اکتوبر 1906ء کو مسلمانوں کا ایک سیاسی وفد۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی قیادت میں وائسرائے لارڈ منٹو سے ملا۔ **سر آغا خان**

4۔ فوج کے سربراہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نے 25 مارچ 1969ء کو ملک میں مارشل لا لگا کر حکومت سنبھال لی۔ **جنرل یحییٰ خان**

5۔ جنرل ایوب خان نے سماجی نظام کی بہتری کے لیے 1961ء میں۔۔۔۔۔۔۔۔ قوانین کا نفاذ کیا۔ **مسلم عائلی**

www.ilmkidunya.com

3۔ کالم الف اور کالم ب کو ملائیں اور درست جواب کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
جنرل ایوب خان کے زوال کا ایک اہم سبب بنا	12 مارچ 1949ء میں	بنیادی جمہوریتوں کا نظام
قرارداد مقاصد پیش کی گئی	پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے	12 مارچ 1949ء میں
حکومت برطانیہ نے رولٹ ایکٹ منظور کیا	بنیادی جمہوریتوں کا نظام	1919ء میں
15 اگست 1947ء کو قائداعظم نے حلف اٹھایا	24 اکتوبر 1954ء کو	پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے
گورنر جنرل غلام محمد وفاقی اسمبلی توڑ دی	1919ء میں	24 اکتوبر 1954ء کو

4۔ مختصر جوابات دیں۔

1۔ تحریک علی گڑھ کا بنیادی مقصد تحریر کریں۔ (K.B)

ج: **تحریک علی گڑھ**

سرسید احمد خان کی تحریک علی گڑھ کے مقاصد درج ذیل تھے:

- حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کرنا۔
- مسلمانانِ برصغیر کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی طرف راغب کرنا۔
- مسلمانانِ برصغیر کو سیاست سے باز رکھنا۔

2۔ مسلم لیگ کے قیام کے پس منظر میں کیا محرکات شامل تھے؟ (K.B)

ج: **مسلم لیگ کا قیام اور محرکات**

30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔

اس کے قیام کے اہم محرکات یہ تھے:

- تقسیم بنگال 1905ء اور ہندوؤں کا ردِ عمل
- انگریزوں کا رویہ
- مسلمانوں کا احساسِ محرومی
- مسلمانوں کو سیاسی طور پر نظر انداز کیا جانا

3۔ تحریک ہجرت کا کیا سبب تھا؟ (K.B)

ج: **تحریک ہجرت**

1920ء میں چند علماء کرام نے فتویٰ جاری کیا کہ برصغیر "دارالحرب" ہے۔ مسلمانوں کا انگریزوں کی عملداری میں رہنا جائز نہیں۔ انھیں دارالسلام میں ہجرت کر جانی چاہیے۔ چنانچہ ہزاروں مسلمان خاندان اپنی جائیدادیں بیچ کر افغانستان ہجرت کر گئے۔ افغانستان نے ان کو اپنے ملک میں داخلے کی اجازت نہ دی اور انھیں مجبور کر دیا کہ وہ اپنے ملک واپس چلے جائیں۔ جب یہ لٹے پٹے مسلمان واپس آئے تو بربادی کے سوا ان کے لیے کچھ نہ تھا۔

4۔ ریڈ کلف ایوارڈ کا اہم ترین فیصلہ کیا تھا؟ (K.B)

ج: **ریڈ کلف ایوارڈ کا فیصلہ**

تقسیم میں ریڈ کلف نے مشرقی پنجاب کے مسلم اکثریت کے کئی علاقے بھارت میں شامل کیے۔ پاکستان کو ستلج، بیاس اور راوی کے پانی سے محروم کر دیا۔ بھارت کی سرحد کو کشمیر کے ساتھ ملا دیا۔ گورداسپور کے راستے بھارت نے کشمیر پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوا جو آج تک حل نہیں ہو سکا۔

www.ilmkidunya.com

5۔ قیامِ پاکستان کے بعد مسلمانوں کو جو مشکلات پیش آئیں، اُن میں صرف تین کے نام لکھیں۔ (U.B)

ج: **ابتدائی مسائل**

- مہاجرین کی آبادکاری
- انتظامی مشکلات
- معاشی مشکلات
- فوجی اثاثوں کی تقسیم

6۔ قراردادِ مقاصد کے حوالے سے حاکمیت اعلیٰ کس کے پاس ہے؟ (U.B)

ج: **اللہ کی حاکمیت**

- اس قرارداد مقاصد میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سارا اقتدار اسی کو حاصل ہے۔
- اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اس اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر عوام کے منتخب نمائندے استعمال کریں گے۔

7۔ 1956ء کے آئین کی تین خصوصیات بیان کریں۔ (U.B)

ج: **آئین کی خصوصیات**

پاکستان کا پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ کیا گیا۔ اس آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل تھیں:

- پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔
- ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا۔
- آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اختیارات کا عوامی نمائندوں کے ذریعے استعمال، قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ماحول اور اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی دینے کا اعلان کیا گیا۔

8۔ بنیادی جمہوریتوں کے نظام 1959ء کا تعارف لکھیں۔ (K.B)

ج: **بنیادی جمہوریتوں کا نظام**

1959ء میں جنرل ایوب خان نے چار سطحی بنیادی جمہوریتوں کے نظام لانے کا فیصلہ کیا۔
اس چار سطحی نظام میں درج ذیل کونسل شامل ہیں۔

- یونین کونسل
- تحصیل کونسل
- ضلع کونسل
- ڈویژن کونسل

5۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیں۔

1۔ تحریک علی گڑھ پر سیاسی، سماجی اور تعلیمی پہلوؤں سے روشنی ڈالیں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1، زیر عنوان " تحریکِ علی گڑھ اور سر سید احمد خان "، صفحہ نمبر 47

2۔ قائداعظمؒ کے چودہ نکات لکھیں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1، زیر عنوان " نہرو رپورٹ 1928ء اور قائداعظم کے چودہ نکات "، صفحہ نمبر 58

3۔ قائداعظمؒ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیامِ پاکستان میں کردار کو بیان کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1، زیر عنوان " قائداعظم محمد علی جناحؒ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیامِ پاکستان میں کردار"، صفحہ نمبر 78

www.ilmkidunya.com

4۔ قیامِ پاکستان کے بعد پیش آنے والی ابتدائی مشکلات کا جائزہ لیں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1،زیر عنوان" ابتدائی مسائل "، صفحہ نمبر 83

5۔ قراردادِ مقاصد کے اہم نکات کو تفصیل سے بیان کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1،زیر عنوان" قراردادِ مقاصد "، صفحہ نمبر 96

6۔ جنرل ایوب خان کے مارشل لا کے اسباب کیا تھے؟ وضاحت کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1،زیر عنوان" ایوب خان کا دور،1969-1958 "، صفحہ نمبر 106

7۔ بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے خدوخال بیان کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1،زیر عنوان" بنیادی جمہوریتوں کا نظام1959ء "، صفحہ نمبر 108

8۔ 1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات لکھیں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر2،زیر عنوان" مسلم عائلی قوانین 1961ء/1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات "، صفحہ نمبر 112

9۔ لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء کا جائزہ پیش کریں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1،زیر عنوان" لیگل فریم ورک آرڈر1970ء "، صفحہ نمبر 129

10۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کے قیام کے اسباب اور اثرات کا جائزہ لیں۔

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1،زیر عنوان" مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کا قیام "، صفحہ نمبر 136

سرگرمی
مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب پر طلبہ کے درمیان ایک گفتگو کا اہتمام کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ
صدر ایوب خان کے دورِ حکومت میں ہونے والے اہم واقعات سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت:40منٹ　　کل نمبر:25

س1۔ ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (7×1=7)

(i) اورنگ زیب عالمگیر نے وفات پائی:

(A) 1707ء میں　(B) 1708ء میں　(C) 1717ء میں　(D) 1718ء میں

(ii) پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے ساتھ دیا:

(A) روس کا　(B) امریکہ کا　(C) جرمنی کا　(D) جاپان کا

(iii) نہرو رپورٹ پیش کی گئی:

(A) 1938ء میں　(B) 1928ء میں　(C) 1918ء میں　(D) 1908ء میں

(iv) جنرل ایوب خان نے ملک میں مارشل لا لگایا:

(A) 10 اکتوبر 1956ء　(B) 17 اکتوبر 1957　(C) یکم اکتوبر 1958　(D) 27 اکتوبر 1958ء

(v) 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان سے پاکستان پیپلز پارٹی نے قومی اسمبلی کی نشستیں حاصل کیں:

(A) 37　(B) 81　(C) 112　(D) 160

(vi) بنگلہ دیش کا قیام عمل میں آیا:

(A) 1970ء　(B) 1971ء　(C) 1972ء　(D) 1973ء

(vii) 1906ء میں قائم کی گئی:

(A) کانگریس　(B) مسلم لیگ　(C) انجمن حمایت اسلام　(D) مجلس احرار

س2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (5×2=10)

(i) تحریک علی گڑھ کا بنیادی مقصد تحریر کریں۔

(ii) تحریک ہجرت کا کیا سبب تھا؟

(iii) 1956ء کے آئین کی تین خصوصیات بیان کریں۔

(iv) مسلم عائلی قوانین کے اہم نکات لکھیں۔

(v) 1970ء کے انتخابات کے نتائج بیان کریں۔

س3۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلاً جوابات لکھیں۔ (8×1=8)

مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کے قیام کے اسباب اور اثرات کا جائزہ لیں۔

www.ilmkidunya.com